HINDU SECTS.

سمپردائے

مؤلفہ

پروفیسر ٹی-بی رائے صاحب

مدرسہ علم الٰہی سہارنپور

کرسچن لٹریچر سوسائٹی کی طرف سے شائع ہوا

مشن پریس لودیانہ - ایم - وائلی منیجر

سنہ ۱۹۰۶ء

دفعہ اول — جلد ۲۰۰۰ — قیمت بغیر جلد ۶ مجلد ۱۰/

Paper 6 as. — C. L. S. LUDHIANA. — Cloth 10 as

فہرست مضامین

سمپردائے

دیباچہ

تعریف اہل ہنود کے مذہبی فرقوں کو سمپردائے کہتے ہیں۔ اگرچہ عام طور سے کل ہندو اپنے کل دیوتاؤں کو پوجتے ہیں تاہم ہر ایک سمپردائے کا ایک خاص دیوتا ہوتا ہی۔ اُس سمپردائے کے تمام لوگ اُسی دیوتا کی خاص تعظیم کرتے اور اَور دیوتاؤں سے اُسکا درجہ افضل سمجھتے ہیں۔ ہر ایک سمپردائے میں دو قسم کے لوگ ہوتے ہیں (۱) گرہست یعنے گھر بار رکھنے والے (۲) بیراگی یعنے فقیر۔ گھر باریوں کی نسبت فقیروں کی زیادہ عزت ہوتی ہی اور فقیروں ہی میں سمپردائے کی خاصیت زیادہ تر صفائی سے نظر آتی ہی اسلیئے سمپردائے کے بیان میں اکثر فقیروں ہی کو مدِ نظر رکھنا پڑتا ہی۔

ہر ایک سمپردائے مختلف شاخوں میں منقسم ہوتا ہی۔ بہہ شاخیں اکثر اُن کے

بانیوں کے نام سے نام زد ہوتی ہیں۔

خاصیت ہر ایک سمپردائے کی چند خاصیتیں اور ظاہری نشان ہوتے ہیں۔ مثلاً +

ا۔ گرو اور چیلا۔ عنقریب ہر ایک سمپردائے میں کوئی گرو اور کوئی چیلا بنتا ہی۔ گرو کے منتر کے بغیر کوئی سمپردائے میں داخل نہیں ہو سکتا۔

۲۔ منتر۔ وہ کلمہ جو گروجی چیلے کے کان میں پھونکتے ہیں اسکو منتر کہتے ہیں۔ منتر سمپردائے کے خاص دیوتا کے نام سے اور تھوڑے الفاظ میں ہوتا ہی منتر کو خاص طور سے ہر روز اور مقرری وقتوں پر جپنا پڑتا ہی۔ جو زیادہ دیندار ہوتے ہیں وہ اگر چاہیں تو ہر وقت منتر کو جپ سکتے ہیں +

۳۔ تلک۔ مٹی صندل یا راکھ سے پیشانی پر یا اور اعضا پر جو نشان کئے جاتے ہیں اُن کو تلک کہتے ہیں۔ ہر ایک سمپردائے کے تلک اِسقدر مختلف ہیں۔ کہ اُن سے سمپردائے کی پہچان میں اکثر غلطی نہیں ہوتی ہی +

۴۔ مالا جو ہاتھ میں جپتے ہیں بعض سمپردائے تلسی کی اور بعض سمپردائے رُدراکش کی مالا جپتے ہیں +

۵۔ کنٹھی۔ وہ مالا جو گلے میں پہنتے ہیں اسکو کنٹھی کہتے ہیں۔ یہہ بھی بعض سمپردائے میں تلسی کی اور بعض سمپردائے میں رُدراکش کی ہوتی ہی +

۶۔ نمسکار۔ آپس میں سلام کرنیکو نمسکار یا ڈنڈوت کہتے ہیں خاص خاص سمپردائے میں نمسکار کے لئے بھی خاص کلمے مستعمل ہوتے ہیں۔ اور بعضوں کو نمسکار کرتے وقت محض ہاتھ جوڑنا اور ذرا سر جھکانا پڑتا ہے۔ لیکن بعضوں کو نمسکار کرتے وقت زمین پر گر کر سجدہ کرنا پڑتا ہی۔ اور پاؤں کی گرد لیکر پیشانی اور چھاتی پر ملنا اور کبھی کبھی زبان سے بھی چکھنا پڑتا ہی۔ بعضوں کی ایسی تعظیم کرتے ہیں کہ اُن کے پاؤں کا دھوون جسے **چرنامرت** کہتے ہیں پی لیتے ہیں +

۷۔ بھیش۔ فقیروں کی پوشش وغیرہ کو بھیش کہتے ہیں۔ فقیروں کے مختلف سمپروایوں کے مختلف بھیش ہوتے ہیں۔ مثلاً کوئی سر کے بال اور داڑھی اور مونچھ وغیرہ منڈوا ڈالتے اور کوئی اُس کے برعکس لمبی لمبی جٹا اور داڑھی وغیرہ رکھتے ہیں۔ بعض بدن پر بھبوت یعنے راکھ ملتے اور بعض نہیں ملتے ہیں۔ بعض لنگوٹی وغیرہ پہنتے اور بعض ننگے بھی رہتے ہیں +

تقسیم اہل ہنود ذیل کے پانچ سمپردایوں کو مانتے ہیں +

ا۔ ویشنو (Vishnav) جن کا خاص دیوتا وشنو ہی۔

۲۔ شیو (Shaiva) جن کا خاص دیوتا شیو ہی۔

۳۔ شاکت۔ (Shakta) جن کا خاص دیوتا شکتی ہی۔

۴- سورہ (Saura) جن کا خاص دیوتا سورج ہی-
۵- گانپتیا (Ganapatya) جن کا خاص دیوتا گنپتی یعنے
گنیش ہی +

اِن پانچوں سمپر دایوں میں سے سورہ اور گانپتیا اکثر نظر نہیں آتے ہیں- شاید کسی زمانہ میں سورج اور گنپتی کے نام سے خاص خاص سمپر دائے قایم ہوئے ہونگے لیکن زمانہ حال میں محض اُن کا نام ہی نام رہگیا اگرچہ اب سورج اور گنیش جی کا اپنا کوئی خاص سمپر دائے موجود نہیں ہے تاہم اُن کی تعظیم بالکل معدوم نہیں ہوئی- ہر صبح برہمن لوگ اشنان کرتے وقت ہاتھ جوڑ کر سورج کی طرف منہہ پھیر کر اُسکی ستائش کا منتر پڑھتے ہیں- ویدک گائتری منتر سے بھی اُسی کی تعظیم کرتے ہیں گنیش جی کی بھی بخوبی خاطر کی جاتی ہی- جا بجا اُسکا ہاتھی کا سا سر اور بڑے توند والی مورت نظر آتی ہی- ہر ایک عبادت کے شروع میں پہلے گنیش کی عبادت ہوتی ہی- اور ہندو لوگ ہر ایک خط اور کتاب شری گنیش آئینمہ کر کے شروع کرتے ہیں- سورج اور گنیش جی کے سمپر دایوں کو چھوڑ دینے سے ہندوؤں کے تین سمپر دائے مشہور نظر آتے ہیں- ان تینوں میں سے شیو- اور شاکت سمپر دایوں میں جس قدر یکتائی پائی جاتی ہی اُس سے ان دونوں

سمپر دایوں کو علیحدہ تصور نہیں کر سکتے ہیں- کیونکہ شِو اور شکتی کی پرستش کے سامان قریباً ایک ہی ہیں- اور اُن کے پرستاروں کی حرکات و سکنات بھی قریباً ایک ہی نظر آتی ہیں- ان کی خاص کتاب تنتر شاستر ہی- اسلیئے اِن دو فرقوں کو عام طور سے تانترک کہتے ہیں- تانترک اور وشنوؤں میں زمانہ حال میں کسی قدر میل و محبت پائی جاتی ہی- لیکن مختلف کتابوں کے بیان سے معلوم ہوتا ہی کہ پیشتر ایسا نہ تھا- وشنیوؤں کی کتابوں میں اکثر شِو کی توہین اور تانترکوں کی کتابوں میں اکثر وشنو کی توہین نظر آتی ہے- انگریزوں کی عملداری سے پیشتر اکثر ہردوار کے نہانے کے موقع پر دونوں فرقوں کے درمیان اس قدر جنگ و جدل ہوتا تھا کہ ہزارہا جانیں جاتی رہتی تھیں +

ہمارے موجودہ رسالہ کی غرض اِن سمپر دایوں کی تواریخ اور تعلیم اور مختلف ریت و رسم وغیرہ کو دریافت کرنا ہی- اگر ہماری زندگی بخیر رہی تو اُمید ہی کہ اس تحقیقات میں ہم کامیاب ہوں گے اور ناظرین کو کچھ مدت تک مشغول رکھیں گے +

موجودہ زمانہ سے پیشتر کے سمپردائے

زمانۂ حال کے سمپردایوں کے بیان کرنے سے پیشتر مناسب ہوگا کہ ہم اس سے پیشتر کے زمانے کے سمپردایوں کا بھی کچھ بیان کریں۔ جس حال کہ اہل ہنود کی کوئی معتبر تواریخ کا دستیاب ہونا نہایت مشکل ہی۔ قدیم سمپردایوں کی مفصل اور تحقیق خبر ملنا بھی امر محال ہی۔ بودھ مذہب کے زوال کے بعد ہندو مذہب کو موجودہ صورت میں لانے کے لئے جن ہندو بزرگوں نے کوشش کی اُن میں سے سوامی شنکراچارج جی سب سے زیادہ مشہور ہوئے۔ اُن کے ایک چیلے انندگری نے شنکر دگ بجیئے نام کتاب میں سوامی جی کے ہم زمانے کے سمپردایوں کا کسی قدر بیان کیا ہی۔ اس کے بعد مدھواچارج نے سرب درشن سنگرہ نام کتاب میں چند سمپردائیوں کی تعلیم کا اختصار درج کیا ہی۔ ان دونوں کتابوں کی مدد سے بزرگ پروفیسر ایچ۔ ایچ ولسن صاحب نے موجودہ زمانہ سے پیشتر کے سمپردایوں کا حال کسی قدر دریافت کیا ہی +

صاحب موصوف فرماتے ہیں کہ اُسوقت وشنو اور شیو دونوں سمپردائے ترقی پذیر تھے۔ ان میں سے ایک ایک کی چھ چھ مشہور شاخیں تھیں +

وشنو سمپردائے

چنانچہ وشنو سمپردائے کی مشہور شاخوں کے نام یہہ ہیں۔ (۱) بھاگت (۲) بھاگوت (۳) وشنو (۴) چکرین یا پنچ راتر ک (۵) ویکھانس (۶) کرم ہین +

۱۔ بھاگت۔ یہہ لوگ وشنو کو باسودیو کی صورت میں پوجتے تھے۔ اور اپنے بدن پر کوئی خاص نشان نہیں لگاتے تھے۔

۲۔ بھاگوت۔ یہہ لوگ وشنو کو بھگوان کر کے پوجتے تھے۔ اور اپنے بدن پر وشنوؤں کی عام نشانیاں یعنے سنکھ۔ چکر۔ گدا۔ پدم رکھتے تھے۔ یہہ لوگ سالگرام پتھر اور تلسی کے پیڑ کو بھی پوجتے تھے +

ولسن صاحب گمان کرتے ہیں کہ مذکورہ بالا دونوں ناموں سے شاید کوئی سمپردائے مراد نہ تھے۔ بھاگت وہ تھے جو اپنے تئیں بڑے دیندار قرار دیتے تھے۔ اور جن کو زمانہ حال میں عام محاورہ میں بھگت یا بھگت کہتے ہیں۔ اور بھاگوت وہ تھے جو سری بھاگوت پران نام کتاب کی خاص پیروی کرتے تھے +

۳۔ وشنو۔ یہہ لوگ وشنو کو نارائن کر کے پوجتے تھے۔ اور بدن پر وشنوؤں کی عام نشانیاں رکھتے تھے یہہ لوگ موت کے بعد بیکنٹھ میں داخل ہو کر ہر طرح کے جسمانی آرام بھوگنے کی تمنا رکھتے تھے۔ ان کی تعلیمات زمانہ حال کے وشنوؤں

میں بھی رائج ہیں۔ صاحب موصوف کے گمان میں شاید یہہ بھی کسی خاص سمپردائے کا نام نہ تھا +

۴۔ چکرین یا پنچ راترک۔ یہہ لوگ درحقیقت وشنوؤں کے شاکت تھے یعنے وشنو کی شکتی کو پوجتے تھے۔ اور پنچ راتر تنتر کی رسومات ادا کیا کرتے تھے اس قسم کے لوگ اب بھی نظر آتے ہیں جو ایک صورت سے کرشن اور رام کے اور دوسری صورت سے شکتی یا دیوی کے پرستاروں میں ملے ہوئے رہتے ہیں۔

۵۔ بیکھانس۔ معلوم نہیں ہوتا ہی کہ یہہ لوگ مذکورہ بالا وشنوؤں سے بہت کچھ فرق رکھتے تھے آنندگری نے ان کی کسی خاص خاصیت کو بیان نہیں کیا۔ یہہ لوگ وشنو کو نارائن کرکے پوجتے تھے اور وشنوؤں کی نشانیاں بدن پر رکھتے تھے۔

۶۔ کرم ہین۔ جیسا ان کا نام ہی یہہ لوگ ویسے ہی تھے۔ کرم ہین کے معنے جس کا کوئی کرم نہیں ہی۔ لہذا کرم ہین لوگ کسی قسم کا کرم یعنے رسومات یا عبادت کو نہیں مانتے تھے۔ یہہ کہتے تھے کہ سربم وشنو میم جگت۔ (Sarbam Vishnu Mayam Jagat.) یعنے کل خلقت وشنو ہی۔ زمانہ حال کے بعض وشنو سمپردائے میں بھی بعض

بعض کرم ہین نظر آتے ہیں +

موجودہ سمپردایوں میں رامانج اور رامانند کے سمپردائے نہایت مشہور ہیں لیکن آنندگری کی کتاب میں ان دونوں سمپردایوں کا بیان نہیں ملتا ہی۔ لہذا یہہ سمپردائے اسوقت موجود نہ تھے۔ ولسن صاحب کے خیال کے مطابق رامانج سوامی گیارھویں صدی میں پیدا ہوئے۔ سو اُن کا سمپردائے شنکراچارج کے زمانے سے بہت پیچھے قائم ہوا۔ آنندگری کی کتاب میں کرشن کی بھی خاص پرستش کا ذکر نہیں ہی۔ سو برندابن کی لیلا جو موجودہ وشنو سمپردائے کی عبادت کا ایک خاص حصہ ہی وہ بھی نہایت نو ایجاد ہی۔ موجودہ وشنوؤں کے بعض سمپردایوں میں جو بال گوپال یعنے کرشن کی طفلانہ صورت کی پرستش رائج ہی آنندگری کی کتاب میں اسکا بھی نام و نشان نہیں ہی۔ رام اور سیتا لکشمن یا ہنومان ان کی بھی کسی خاص پرستش کا ذکر نہیں ملتا ہی۔

شیو سمپردائے

شیوؤں کے چھہ سمپردایوں کے نام یہہ تھے۔ (۱) شیو (۲) رودر (۳) اُگر۔ (۴) بھاکت۔ (۵) جنگم۔ (۶) پاشوپت۔ +

ا۔ شیو لوگ اپنے دونوں بازوؤں پر شولنگ کا چھاپہ لگاتے تھے +

۲- رودروں کی پیشانی پر ایک ترشول کا نشان ہوتا تھا +

۳- اوگر لوگ اپنے بازوؤں پر شوجی کے ڈورو کا نشان رکھتے تھے۔

۴- بھاکت لوگ اپنی پیشانی پر شولنگ کا نشان لگاتے تھے۔ +

۵- جنگموں کے سر پر شولنگ کی ایک تصویر ہوتی تھی +

۶- پاشوپت لوگ اپنی پیشانی چھاتی اور ناف اور بازوؤں پر شولنگ کا چھاپہ مارتے تھے۔ اِن سمپردائیوں کی نسبت ولسن صاحب فرماتے ہیں کہ آجکل شیو نام سے شیوؤں کا کوئی خاص سمپردائے موجود نہیں ہے۔ اور نہ رودر۔ اوگر اور بھاکت نام ہی سے کوئی خاص جماعتیں پائی جاتی ہیں۔ جنگم سمپردائے اب بھی موجود ہے لیکن وہ صرف جنوبی ہندوستان میں محدود ہے۔ کہیں کہیں شو کے پرستاروں میں چند پاشوپت نظر آتے ہیں جو شو کو پشپتی نام سے پوجتے ہیں۔ ان کا بھی کوئی علیحدہ سمپردائے نہیں ہے۔ وہ اور سمپردائیوں میں مل گئے اور خصوصاً کن پھٹا جوگیوں میں۔ آنندگری نے اِن سمپردایوں کی جو مشہور کتابوں کا ذکر کیا ہے سو یہ ہیں۔ شوگیتا۔ شوسنگھتا۔ شورہسیہ اور رودریامل تنتر۔ زمانہ حال میں شیو لوگوں میں جو مختلف جوگیوں کے سمپردائے نظر آتے ہیں آنندگری کی کتاب میں اُن کا ذکر نہیں ہے۔ لیکن اس بات کا صاف بیان ہے کہ سوامی شنکراچارج

نے موجودہ ونڈی اور دسنامی گوسائیوں کے سمپردائے کو قایم کیا۔

برہما کے پرستار

وشنو اور شیوؤں کے علاوہ آنندگری کی کتاب میں برہما یا ہرنیہ گربھ کے پرستاروں کا بھی بیان ہے۔ زمانہ حال میں برہما کے نام سے کوئی سمپردائے نہیں پایا جاتا ہے۔ اور نہ کہیں اُس کا مندر بھی نظر نہیں آتا۔ تاہم ہندو لوگ برہما کی بڑی تعظیم کرتے ہیں۔ اجمیر کے علاقہ میں پشکر یا پوکھر نام جگہ میں برہما کا ایک مشہور مندر ہے اور بٹھور میں ایک مشہور گھاٹ ہے جسکو برہماورت گھاٹ کہتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ جگت کی پیدائش کا کام تمام کرکے برہماجی نے یہاں پر ایک اشومیدہ کیا۔ اِس گھاٹ کی ایک پوڑی پر ایک میخ گڑی ہوئی ہے جسکی بڑی تعظیم اور پرستش ہوتی ہے۔ کہتے ہیں کہ اشومیدہ کے بعد چلتے وقت برہماجی کی جوتی سے یہ میخ نکل کر وہاں پر گر پڑی تھی۔ مگر کے مہینے میں یہاں ایک بڑا میلا ہوتا ہے۔

اگنی اور سورج کے پرستار

اُن دنوں میں اگنی کے پرستار بھی تھے پر زمانہ حال میں سوائے چند اگنی ہوتر برہمنوں کے اگنی کے نام سے کوئی علیحدہ سمپردائے نظر نہیں آتا۔ اُن دنوں میں سورج کے پرستار بھی بہت تھے جن کے سمپردائے کو سورہ کہتے تھے۔ آنندگری کی کتاب میں چھ سورہ سمپردائے کا بیان ہے۔ زمانہ حال میں سورہ سمپردائے قریباً معدوم

ہوگیا ہی۔ کہیں کہیں دو چار سورہ نظر آتے ہیں +

گنیش کے پرستار

اُن دنوں میں گنیش کے پرستار بھی بہت تھے۔ آنندگری نے سورہ کی طرح چھ گانپتیہ سمپر دایوں کا بھی بیان کیا ہی۔ آجکل گانپتیہ سمپر دائے بھی قریباً معدوم ہوگیا ہی۔ زمانہ حال میں کاشی کے ڈھنڈی راج نام گنیش کی مورت بہت مشہور ہی +

شکتی کے پرستار

اُن دنوں میں شکتی کے پرستار بھی بکثرت موجود تھے آجکل شاکت سمپر دائے سے محض شو کی شکتی کے پرستار مراد ہیں۔ پر اُن دنوں میں اور دیوتاؤں کی شکتیوں کے پرستار بھی شاکت کہلاتے تھے۔ چنانچہ آنندگری کی کتاب میں شو کی بھوانی۔ وشنو کی مہالکشمی اور برہما کی سرسوتی کے خاص پرستاروں کا ذکر ہی۔ ان دنوں میں رام کی ستیا اور کرشن کی رادھا کی بڑی پرستش ہوتی ہی۔ اور سیتارام اور رادھاکرشن کی جگل مورتی یعنے جوڑے کو خاص طور سے پوجتے ہیں لیکن آنندگری کی کتاب میں نہ توان کی علیحدہ اور نہ ان کی جگل مورتی کی پرستش کا ذکر ہی۔ اِن دنوں میں شاکت سمپر دائے میں جس طرح دکشنا چاری۔ (یعنے دہنے ہاتھ والے) اور باما چاری۔ (یعنے بائیں ہاتھ والے) دو قسم کے خاص پرستار پائے جاتے ہیں اُن دنوں میں بھی اسی طرح یہہ

دونوں قسم کے خاص پرستار موجود تھے۔ اِن دنوں میں شاکت سمپر دائے کی نفرت انگیز حرکات نہایت مشہور ہیں۔ انگریزوں کی عملداری میں ظاہراً ایسی حرکت کا میں لانا دشوار ہی تاہم باطن میں یہہ لوگ کیا کچھ نہیں کرتے ہیں۔ بعض شاکت فقیر ظاہر میں بھی ننگے رہتے۔ مُردوں کی پھکی ہوئی راکھ ملتے۔ ہاتھ میں ترشول اور مردوں کی کھوپڑی رکھتے اور اُسی کھوپڑی میں شراب پی پی کر متوالے ہوکر پھرتے رہتے ہیں۔ اور ہر ایک نفرت انگیز اور نجس کام کرنے کے لئے مستعد ہوتے ہیں۔ اُن دنوں میں اس سے بھی بدتر حالت تھی۔ آنندگری کی کتاب میں دو کاپالک کا ذکر ہی جو شراب اور گوشت خوری اور بدمستی میں مشغول تھے۔ اُن دنوں کی اور تصنیفات میں بھی کاپالک سمپر دائے کا بیان ملتا ہی مثلاً پرپودہ چندرودیئے ناٹک ایکٹ ۳ سین ۸ (بنگال کے مشہور ہندو مصنف بابو بنکم چندر چٹرجی صاحب نے اپنے ایک ناول میں ایک کاپالک کا بیان کیا جو ایک کنواری لڑکی کو پہلے بے عزت کرکے پھر اُس کو دیوی کے سامنے بلدان کرنا چاہتا تھا) زمانہ حال میں کاپالک بہت کم نظر آتے ہیں۔ اور اُن کی شرارت بھی نہایت پوشیدگی میں ہوتی ہی +

ناستک اور بدعتی سمپر دائے

آنندگری کی کتاب میں ان سمپر دایوں کے علاوہ چند ناستک اور بدعتی سمپر دائوں کی

بیان ہیں جن کے ساتھ شنکراچارج نے بحث کی۔ اُن کے نام۔ ۱۔ چارباک۔ ۲۔ سوگت۔ ۳۔ کشپنک۔ ۴۔ جین۔ ۵۔ بودھ ان سمپردایوں میں سے بعضوں کی تعلیمات کا اختصار مدھواچارج کی سرب درشن سنگرہ نام کتاب میں پایا جاتا ہی

متفرق سمپردائے

مذکورہ بالا سمپردایوں کے علاوہ آنندگری کی کتاب میں اور بھی بہت سے سمپردایوں کا ذکر ہی جو زمانہ حال میں بالکل نابود ہوگئے ہیں مثلاً اندر۔ کوبیر۔ جم۔ ورن گوڑ۔ شیش اور سوم وغیرہ کے سمپردائے۔ اِن دیوتاؤں کے سوا اور بھی چھوٹے چھوٹے معبودوں کے پرستاروں کے بھی کئی سمپردائے موجود تھے۔ یہہ لوگ اب یا تو معدوم ہو گئے یا اور سمپردایوں میں مل گئے۔ مثلاً آکاش۔ پتری۔ سدھ۔ بسویحش۔ گندھرب۔ بیتال۔ اور بھوتوں کے پرستار۔ +

وشنو سمپردائے

تقسیم

زمانہ حال کے وشنو لوگ چار بڑے سمپردایوں میں منقسم ہیں۔ جن میں سے

عنقریب باقی سمپردائے نکلے ہیں۔ اِن چار سمپردایوں کے نام یہہ ہیں +

(۱) سری سمپردائے۔ جسکا بانی رامانج اچارج ہی۔
(۲) برہم سمپردائے۔ جس کا بانی مدھواچارج ہی۔
(۳) رودر سمپردائے۔ جسکا بانی وشنو سوامی ہی۔
(۴) سنکادی سمپردائے۔ جسکا بانی نمبادت ہی۔

سری سمپردائے

نام

یہہ سمپردائے سری سمپردائے اور رامانج سمپردائے دونوں ناموں سے مشہور ہی کہتے ہیں کہ سری یعنے لکشمی نے رامانج کو اپنا بھگت قرار دیا تھا۔ اِسلئے رامانج کے سمپردائے کو سری سمپردائے کہتے ہیں۔ مذکورہ بالا چاروں سمپردایوں میں سے سری سمپردائے سب سے زیادہ مشہور اور قدیم ہی۔ بارہویں صدی عیسوی کے درمیان رامانج سوامی نے اِس سمپردائے کو قایم کیا +

رامانج کی سوانح عمری

رامانج اور اُس کے پہلے شاگرد دکھن کے باشندہ تھے۔ اِسلئے اُنکا احوال اُسی اطراف میں زیادہ تر

مشہور ہی۔ رامانج کی صحیح اور تحقیق تواریخ معلوم ہونا فی زمانہ ناممکن ہی۔ کیونکہ اُسکا
رتبہ بڑھانے کی غرض سے اُس کے پیروؤں نے بہت سے قصہ کہانیاں اُسکی
سرگذشت میں ڈالدی ہیں +

بھارگو اُوپ پران میں رامانج کو شیش ناگ کا اوتار قرار دیا ہی۔ اور اُس کے
ساتھیوں کو سنکھ۔ چکر۔ گدا۔ پدم وغیرہ وشنو کے ہتھیاروں کے اوتار ٹھہرایا ہی۔
دبہ چرتر نام ایک کناری کتاب میں بھی اُن کی نسبت یہہ ہی قصہ پایا جاتا ہی۔ اس
کتاب کے مطابق رامانج کے باپ کا نام کیشواچارج اور ماں کا نام بھومی دیوی تھا۔
رامانج پیرومبر میں پیدا ہوا جو مدراس کے مغرب و شمال میں واقع ہی۔ کانچی پور (موجودہ
کنجیورم) میں اُس نے تعلیم حاصل کی اور وہیں اُس نے پہلے پہل اپنے مت کا
اوپدیش دیا اور اپنی مشہور تصنیفات تحریر کیں۔ بعدازاں وہ سری رنگ میں آبسا۔
اور سری رنگ ناتھ نام وشنو کی مورت کی پرستش کرتا رہا۔ اس کے بعد وہ دگبجے
کو (یعنے پنڈتانہ مہم کو) نکلا اور ہندوستان کے مختلف ممالک میں سفر کرتا ہوا مختلف
مت اور عقیدوں کے پنڈتوں کا مقابلہ کرتا پھرا اور اُن کو بحث میں شکست دیکر اپنے
مت کو بہت پھیلایا۔ کہتے ہیں کہ اس امر میں وہ اسقدر کامیاب ہوا کہ اُس نے بہتیرے
شیو کے مندروں کو وشنو کے مندروں میں تبدیل کیا۔ جن میں سے ترپتی کا مندر

جو مدراس سے چھتیس ۳۶ کوس کے فاصلہ پر بیانکٹ پہاڑ پر واقع ہی نہایت مشہور ہی۔
رامانج کے سری رنگ میں واپس آنے پر وہاں کے شیو اور وشنوں میں سخت
فساد برپا ہوا۔ یہانتک کہ اُس دیس کا راجہ جو چول خاندان سے تھا اور شیو کا بڑا
بھگت تھا اُس نے اپنے علاقہ کے تمام برہمنوں کو حکم دیا کہ ایسا ایک اقرار نامہ
لکھدیویں کہ جس میں شیو سب سے بڑا دیوتا قرار دیا جاتے۔ راجہ نے اپنے اِس
حکم کی تعمیل کرانے کے لئے اکثروں کو ڈرا کر اور بعضوں کو رشوت دے کر اپنا
مطلب پورا کیا۔ راجہ کا فرمان رامانج کو بھی پہنچا۔ پر رامانج کسی طرح راضی نہ ہوا۔
اس پر رامانج کو گرفتار کرنے کے لئے راجہ نے سپاہیوں کو بھیج دیا۔ رامانج اپنے
شاگردوں کی مدد سے گھاٹ پربت عبور کر کے میسور میں بھاگ گیا اور وہاں
کے جین راجہ بیتال دیو بلال رائے کے ہاں پناہ گزین ہوا۔ نقل ہی کہ اس
راجہ کی بیٹی پر ایک برہم راکشس (یعنے ایک قسم کا دیو) چڑھا تھا۔ رامانج
نے اُس دیو کو نکال کر راج کنیا کو چنگا کیا۔ جس سے راجہ کے ہاں اُس کی قدر
بہت بڑھ گئی۔ رانی تو پہلے ہی سے وشنوی تھی۔ اب رامانج کے اپدیش
سے راجہ نے بھی اُسی مت کو قبول کیا۔ اور اپنے تئیں وشنو بردھن یعنے
وشنو کے بڑھانے والے کے لقب سے ملقب کیا۔ راجہ نے جادوگری

پہاڑ پر ایک وشنو کے مندر کو تعمیر کروا کے اس میں چول رائے نامے ایک مورت کو قایم کیا۔ رامانج اس مندر میں بارہ برس تک رہا۔ بعدازاں جب سنا کہ اس کا دشمن چول راجہ مر گیا ہی تو وہ سری رنگ میں واپس آیا اور سری رنگ ناتھ کی سیوا ٹہل میں باقی زندگی صرف کر کے فوت ہو گیا۔ کہتے ہیں کہ رامانج نے بہت سے مندر اور قریب سات سو مٹھ یعنے خانقاہیں قایم کیں +

خاص دیوتا

رامانج کے پیرو وشنو اور لکشمی کی پرستش کرتے ہیں۔ ان کی اصلی حالت میں یا ان کے اوتاروں کی صورت میں پرستش کرتے ہیں۔ اس سمپردائے کے نام سری ویشنو ہونے سے گمان غالب ہی کہ ابتدا میں انکا خاص معبود لکشمی تھی۔ اس سے یہہ مراد نہیں ہی کہ وہ وشنو کو نہیں مانتے تھے۔ وشنو کو تو وہ مانتے ہی تھے نہیں تو ویشنو کیوں کہلاتے؟

پر اس کی شکتی لکشمی کو خصوصیت کے ساتھ بہت اعلیٰ درجہ دیتے تھے۔ زمانہ حال کے سری ویشنووں میں اکثر تین فریق پائے جاتے ہیں۔ جن میں سے بعض مذکر بعض مونث اور بعض دونوں کی جفتی صورت کی عبادت کرتے ہیں۔ مثلاً بعض نارائن کی۔ بعض لکشمی کی اور بعض لکشمی نارائن کی پوجا کرتے ہیں۔ بعض رام کی۔ بعض سیتا کی اور بعض سیتارام کی پوجا کرتے ہیں۔ بعض کرشن کی بعض رکمنی

کی اور بعض رکمنی کرشن کی پوجا کرتے ہیں۔ اس سمپردائے کے لوگ رادہا کی پرستش نہیں کرتے ہیں جس سے ظاہر ہوتا ہی کہ رامانج سمپردائے کے عروج کے وقت کرشن کی معشوقوں میں رادھا بہت مشہور نہ تھی۔ بھر بھاگوت پران جو اس سمپردائے کے قایم ہونے کے بعد تصنیف ہوا اس میں بھی رادھا کا نام نہیں ہی۔ پس رادھا کا قصہ نہایت نئی ایجاد ہی +

مندر اور تیرتھ

بعض خاندانوں میں پتھر یا پیتل کی مورت ہوتی ہی۔ اکثروں کے پاس سالگرام ہوتا ہی تلسی کا درخت تو سب ہی لوگ لگاتے اور پوجتے ہیں۔ علاوہ ان کے خاص خاص مندر ہیں جہاں دیوتا کا مہاتم بہت زیادہ سمجھا جاتا ہی اور جہاں وہ تیرتھ کرنے کو جاتے ہیں۔ مثلاً (۱) لکشمی بالجی۔ (۲) رام ناتھ (۳) سری رنگ ناتھ (۴) بدری ناتھ (۵) جگناتھ (۶) دوارکا +

گدی اور اچارج

سمپردائے کے بانی کی جگہہ کو اسکی گدی کہتے ہیں۔ سلسلہ وار کوئی نہ کوئی گدی نشین ہوتا رہتا ہی۔ رامانج سمپردائے کے گرو یعنے استادوں کو اچارج کہتے ہیں۔ جس حال کہ اس سمپردائے کی گدی دکھن میں ہی اس سمپردائے کے دکھنی اچارجوں کا رتبہ اتری اچارجوں

کی نسبت زیادہ سمجھا جاتا ہی۔ اگرچہ ہر ذات کے لوگ اس سمپر دائے میں لئے جانے ہیں تاہم اکثر محض برہمن لوگ ہی اس سمپر دائے میں اچارج ہونے کا حق رکھتے ہیں۔ گھر چھوڑنا اچارجوں کے لئے لازمی نہیں ہی۔ اسلئے گھر باری لوگ بھی اس سمپر دائے کے اچارج بن سکتے ہیں +

کھانیکا دستور

اور اور وشنو سمپر دالوں کی نسبت اس سمپر دائے میں کھانا پکانے اور کھانا کھانے کا دستور نرالا ہی۔ گرو لوگ کبھی کبھی اپنے خاص خاص چیلوں کے ہاتھ سے کھاتے ہیں۔ پر اکثر ہر ایک اپنا کھانا آپہی پکاتا ہی۔ پکاتے یا کھاتے وقت اگر کسی کی نظر پڑ جائے تو اُن کا تمام کھانا بھرشٹ ہو جاتا ہی اور کھانے کی تمام چیزیں پھینک دیتے ہیں۔ اس لئے وہ پوشیدگی میں پکاتے اور پوشیدگی ہی میں کھاتے ہیں۔ سُوتی کپڑا پہن کر کھانا کھانا بھی منع ہی۔ بلکہ اشنان کر کے ریشمی یا اونی لباس پہن کر وہ اپنا اپنا بھوجن پاتے ہیں۔ اگرچہ پوشیدگی میں کھانا پکانا اور کھانا کھانا اس سمپر دائے کا عام قاعدہ ہی تو بھی بعض اس پر عمل نہیں کرتے ہیں۔ اسلئے وہ جو اس پر عمل کرتے ہیں آوَرنی یعنے باپردہ اور وہ جو اس پر عمل نہیں کرتے ہیں اناوَرنی یعنے بے پردہ کہلاتے ہیں +

وکھیشا کسی شخص کو کسی سمپر دائے میں ملا لینے کی رسم کو وکھیشا کہتے ہیں۔ دکھیشا کے وقت گرو چیلے ہونے والے آدمی کے کان میں منتر پھونکتا ہی۔ منتر ایک جملہ ہی جو بہت تھوڑے لفظوں سے اور کسی دیوتا کے نام سے ہوتا ہی جس دیوتا کے نام سے منتر ہوتا ہی اُس دیوتا کو اشٹ دیوتا یعنے دلی معبود کہتے ہیں منتر کو پوشیدہ رکھنا ہر ایک کا فرض ہی۔ منتر محض دل ہی میں جپتے ہیں اور کسی کو نہیں بتاتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ رامُنج سمپر دائے کا منتر اوم راماینہ نمہ ہی پر اس امر میں تحقیق خبر معلوم نہیں ہی +

ڈنڈوت آپس میں ایک دوسرے کو سلام کرنے کو ڈنڈوت کہتے ہیں۔ اس کے لئے بھی خاص خاص کلمات ہیں۔ رامُنج سمپر دائے کے لوگ ڈنڈوت کرتے وقت ذرہ سر جھکاتے ہوئے داسوسمی یا داسوہم کہتے ہیں یعنے میں تمہارا غلام ہوں۔ اچارجوں کو ڈنڈوت کرنے کا دستور جُدا ہی۔ جب کوئی چیلا آچارج کو ڈنڈوت کرتا ہی تو زمین پر گر کے سجدہ کرتا ہی جسے اشٹانگ ڈنڈوت یعنے آٹھ عضوں سے ڈنڈوت کہتے ہیں۔ اُس وقت۔ ماتھا سینہ۔ دونوں ہاتھ۔ دونوں گھٹنے دونوں پاؤں کے انگھٹے ان آٹھ عضوؤں سے زمین کو چھونا پڑتا ہی +

تلک تلک کسے کہتے ہیں ناظرین کو بخوبی معلوم ہوگا ایک قسم کی سفید مٹی جسے

گوپی چندن کہتے ہیں اُس سے وشنو لوگ اپنے بدن پر چھاپا مارتے ہیں۔ اسی
کا نام تِلک ہے۔ دوارکا کا گوپی چندن سب سے زیادہ پاک اور اچھا سمجھا جاتا ہے۔
وشنو لوگ دوادش انگ یعنے اپنے جسم کے بارہ جگہہ پر تلک دھارن کرتے ہیں۔
وہ بارہ جگہہ یہہ ہیں (١) پیشانی (٢) گلا (٣) بائیں بازو (٤) دہنا بازو (٥) سینہ
(٦) ناف (٧) بائیں پہلو (٨) دہنا پہلو (٩) بائیں کان کا نچلا حصہ (١٠) دہنا کان
کا نچلا حصہ (١١) سر کا بیچ (١٢) پیٹھ۔ وشنوں کے مختلف سمپردایوں کے تِلک مختلف
ہوتے ہیں۔ سری وشنو لوگ ناک کی جڑ سے لیکر سر کے بال تک پیشانی کے بیچ و بیچ
دو سیدھی لکیریں کھینچتے ہیں اور پھر دونوں بھوؤں کے بیچ میں اور ایک تیسری لکیر
کھینچ کر مذکورہ بالا دونوں لکیروں کی جڑ ملا دیتے ہیں اور آخرکار ایک قسم کے پیلے یا
لال رنگ کے چورہ سے جسے رولی کہتے ہیں اُن دونوں لکیروں کے بیچ کا خالی
حصہ بھر دیتے ہیں۔ اس قسم کے تلک کو اُردھ پنڈرہ یعنے کھڑی لکیر کہتے ہیں۔
علاوہ اس پیشانی کے نقشہ کے وہ لوگ سینہ اور دونوں بازوؤں پر گوپی چندن سے
سنکھ چکر۔ گدا اور پدم کی تصویر کھینچتے ہیں اور اُن کے بیچ بیچ میں ایک ایک لال لکیر
نقش کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ وہ لال لکیر خود لکشمی جی ہے۔ اکثروں کے پاس ان
جگہوں میں تِلک کھینچنے کی سہولیت کے لئے لکڑی یا کسی دہات کی بنی ہوئی مہریں

ہوتی ہیں۔ بعض اوقات وہ دہات کی بنی ہوئی مہروں کو آگ میں تپا کر اُن سے اپنے
جسم پر پکی نشان بھی کر لیتے ہیں +

مالا اور کنٹھی

وشنو لوگ ایک مالا گلے میں پہنتے ہیں اور ایک مالا ہاتھ میں
لیکر جپتے ہیں گلے کے مالے کو کنٹھی اور ہاتھ کے مالے کو جپ
مالا یا صرف مالا کہتے ہیں۔ سری وشنو لوگ گلے میں تُلسی کا مالا پہنتے ہیں اور ہاتھ
میں تُلسی یا کنول گٹے کا مالا جپتے ہیں +

شاستر

اس سمپردائے کے لوگ ویدارتھ سنگرہ۔ ویدانت سار۔ ویدانت پردیپ۔
گیتا بھاشیہ رامانج کرت برہم سوتر بھاشیہ اِن ویدانتی کتابوں کو
سب سے بڑے شاستر قرار دیتے ہیں۔ علاوہ اِن کے ستوتر بھاشیہ۔ شت دوشنی
وغیرہ ونکٹ اچارج کی تصنیفات اور چنڈ مارت۔ ویدک ترنیشت دھیان پنچ پاتر
وغیرہ کتابوں کو بھی مانتے ہیں۔ اہل ہنود کے ١٨ پرانوں میں محض ٦ پران وہ مانتے
ہیں اور باقی ١٢ پرانوں کو رد کرتے ہیں۔ اُن چھ پرانوں کے نام یہہ ہیں۔ وشنو پران
نارد پران۔ گرڑ پران۔ پدم پران۔ براہ پران۔ اور بھاگوت پران۔ مذکورہ بالا
سنسکرت تصنیفات کے علاوہ دکھنی بھاشا میں بھی اس سمپردائے کے بہتیری
کتابیں ہیں جن کی بڑی قدر کی جاتی ہے +

رامانج کی فلسفی

رامانج کی تعلیم کے مطابق پدارتھ تین قسم کے ہیں (۱) چیت (۲) اچیت (۳) اشور +

۱-چیت - جیو کو چیت کہتے ہیں - جو بھوگنے والا اور ہمیشہ چیتن سوروپ ہی +

۲-اچیت - جڑ یعنے مادہ کو اچیت کہتے ہیں - اچیت تین قسم کے ہیں -
(۱) بھوگیہ (۲) بھوگوپکرن (۳) بھوگاتین بھوگیہ کے معنے جو شے بھوگ کی جاتی ہی - مثلاً ان جل وغیرہ - بھوگوپکرن کے معنے جن کے ذریعہ سے بھوگ کیا جاتا ہی - مثلاً برتن - بھانڈے وغیرہ - بھوگاتین کے معنے بھوگ کے مطیع - مثلاً جسم وغیرہ +

۳-اِشور - خدا -

مذکورہ بالا تین پدارتھوں کا بیان پڑھتے وقت ہم کو آریہ سماج کے تین ازلی والے مسلہ کی بنیاد کا کچھ پتہ لگتا ہی - اہل ہنود کے مشہور کھٹ درشن میں پدارتھوں کا شمار کہیں بھی تین نظر نہیں آتا ہی لیکن رامانج درشن میں پدارتھوں کا عین وہ ہی شمار پایا جاتا ہی جو دیانندی لوگ مانتے ہیں یعنے جیو پرکرتی (یا مادہ) اور اِشور - اب ناظرین دیکھئے سوامی دیانند نے کہاں سے تین ازلی کا مسلہ نکالا ہی - نہ ویدک تصنیفات میں نہ مشہور کھٹ درشن میں یہہ تعلیم پائی جاتی ہی - یہہ تعلیم سوامی جی نے رامانج درشن سے لیکر اُس پر ویدک دھرم کی مہر لگا کر اپنے ناواقف پیروں

کو عنایت کی ہی - افسوس کی بات یہہ ہی کہ تعصب کی پٹی سے اُن کی آنکھیں ایسی بند ہوگئیں کہ وہ اِن باتوں کی حقیقت دریافت کرنا نہیں چاہتے ہیں -

رامانج کے خیال کے مطابق اِشور گیان سوروپ ہی اور چیت اور اچیت اُسکا جسم ہی اور وہ تمام خلقت کو حرکت دینے والا ہی -

رامانج کی تعلیم کے مطابق وِشنو ہی وہ پربرہم ہی جو سرشٹی سنہتی اور ناش کا بانی ہی - پہلے محض اکیلا وشنو ہی تھا جس سے تمام خلقت برپا ہوئی - اُس نے چاہا کہ "میں بہت بن جاؤں" اور اُس نے ستھول روپ یعنے بیرونی صورت میں بہت بن کر اپنے تعیں ظاہر کیا -

رامانج کی فلسوفی کو وِششٹ ادوَیت مت کہتے ہیں وِششٹ کے معنے خصوصیت یافتہ ہی - سو وِششٹ ادوَیت مت عام ادوَیت مت کے لحاظ سے کچھ خصوصیت رکھتا ہی - عام ادوَیت مارگی خلقت کی ہستی کے منکر ہیں اور محض ایک برہم ہی کی ہستی کو مان کر خلقت کو ایک بھرم یا وہم قرار دیتے ہیں - رامانج نے اِس بھرم یا وہم یا مایا کی تعلیم کو ذرہ سدھار کر ویدانت درشن کی ایک نئی تشریح کی ہی - اُس کے خیال میں چیت اور اچیت یعنے خلقت پرماتما کا بھرم نہیں ہی - یعنے خلقت اور پرماتما ایک وجود نہیں ہی - بلکہ چیت اور اچیت یعنے خلقت پرماتما کا جسم ہی جس طرح

جیوآتما بھوتک دیہ یعنے مادی جسم کے انتریامی ہونے کے باعث بھوتک دیہ کو جیوآتما کا جسم کہتے ہیں اُسی طرح پرماتما چیت اور اچیت کے انتریامی ہونے کے سبب سے چیت اور اچیت پرماتما کا جسم کہلاتا ہے۔

عام ویدانتی لوگ پر برہم کو نرگن اور نراکار کہتے ہیں۔ پر رامانج اُسکو سگن اور سروپ مانتا ہے۔ اُسکے خیال میں۔ اُسکے اننت (یعنے لامحدود اور بے شمار) گن ہیں اور اُس کے دو روپ یعنے صورتیں ہیں۔ اُس کے دو روپ (۱) پرماتم روپ یا کارن روپ (۲) ستھول روپ یا وِشوروپ۔ پرماتما روپ سے اُس کی اصلی آلہی روپ مُراد ہے جو کارن روپ یعنے علت غائی بھی کہلاتا ہے۔ ستھول روپ سے اُس کی بیرونی صورت مراد ہے جسے وِشوروپ یعنے خلقت کہتے ہیں۔ رامانج کی اِس تعلیم کے ساتھ دوَیت ادوَیت مت کا مقابلہ کرو جس کا کچھ ذکر ہم نے کرم مارگ نام رسالہ میں کیا ہے۔ یہہ تعلیم نرالی ہے۔ اِس تعلیم کے مطابق خالق اور خلقت جدا بھی ہیں اور ایک بھی ہیں۔ خلقت کو خالق کا جسم یا روپ یا صورت ٹھہرانے سے دونوں کو ایک ہی وجود قرار دیا گیا کیوں کہ خلقت اُسی پر برہم کا ظہور ہے جیسا کہ اُن کے خیال میں خالق نے چاہا کہ میں ایک ہوں پر انیک بن جاؤں گا۔ سو وہ انیک بن گیا اور اپنے تئیں وِشوروپ سے ظاہر کیا۔ اور پھر اِس تعلیم کے مطابق پر برہم کے پرماتم روپ کو کارن روپ کہتے

ہیں۔ لفظ کارن کے معنے علت غائی۔ اگر پرماتما علت ہے تو اُسکا معلول کیا ہے؟ کیونکہ بغیر معلول کے کسی کو علت نہیں کہہ سکتے ہیں۔ پس اِس دلیل کے مطابق اُسکا وشوروپ یعنے خلقتی صورت معلول ٹھہرتا ہے۔ اب اگر خلقت معلول ٹھہری تو وہ علت سے جُدا ایک نیا وجود ہوئی۔ سو رامانج اور اُس کے قدیم اور نئے پیروؤں کی تعلیم کے مطابق وہ ایک صورت میں ادویت مارگی اور دوسری صورت میں دویت مارگی دونوں ہیں۔ یعنے پرماتما آپ ہی کمہار ہے اور آپ ہی گھڑا ہے جو کمہار نام کارن یعنے علت کا کاریہ یعنے معلول ہے۔ اگر علت اور معلول کی تعلیم مانی جائے تو اُن کا یہہ خیال غلط ہے۔ کیونکہ معلول علت سے برپا ہوتا ہے۔ سو اگر وِشو یعنے خلقت پرماتما سے برپا ہوا ہے تو وِشو کو کس طرح پرماتما کا روپ کہہ سکتے ہو؟ +

پرماتم روپ اور وِشوروپ کے علاوہ رامانجیوں کے خیال میں بھگوان نے اپنے بھگتوں کے لیئے اور پانچ قسم کی صورتیں اختیار کی ہیں۔ (۱) ارچا (۲) بیبھو (۳) بیوہہ (۴) سُوکشم (۵) انتریامی +

۱۔ مورتی یعنے بتوں کو ارچا کہتے ہیں۔ مثلاً سالگرام وغیرہ +

۲۔ متسہ۔ کورم۔ براہ وغیرہ اوتاروں کو بیبھو کہتے ہیں۔ +

۳۔ باسودیو (یعنے کرشن) بلرام (کرشن کا بھائی) پردیومنہ (کرشن کا بیٹا)

اور انیرودھ (کرشن کا پوتا) ان چاروں کو بیوہہ کہتے ہیں +
کامل چھ گنوالے باسودیو (یعنے کرشن) نام پر برہم کو شوکشم کہتے ہیں۔ اس کے
چھ گن یہہ ہیں (۱) بیرج رج گن سے بعید (۲) بیمرتو۔ موت سے بعید۔ (۳)
بشوک۔ غم سے بعید۔ (۴) بجیگھتسا۔ بھوکھ پیاس سے بعید (۵) سیتہ کام
خواہش کا پورا (۶) سیتہ سنکلپ مقصد کا پورا +

(۵) انتریامی کے معنے من کا جاننے والا۔ انتریامی روپ سے بھگوان
تمام جیو کو اپنے اپنے کام میں مقرر کرتا ہی +

بھگت لوگ مذکورہ بالا پانچ صورتوں کی متواتر اوپاسنا یعنے پرستش کرتے
ہیں۔ اوپاسنا پانچ قسم کے ہیں۔ (۱) ابھی گمن (۲) اوپادان۔ (۳) اجیا۔ (۴)
سوادھیائے (۵) جوگ +

(۱) دیوتا کے گھر صحن وغیرہ میں جھاڑو دینا لیپنا وغیرہ کو ابھی گمن کہتے ہیں +
(۲) پوجا کے لئے پھول وغیرہ سامان کو اکٹھا کرنے کا نام اوپادان ہی +
(۳) پوجا کو اجیا کہتے ہیں +
(۴) منتر جپ۔ پاٹھ۔ بھجن وغیرہ کو سوادھیائے کہتے ہیں +
(۵) دھیان۔ دھارنا۔ سمادھی وغیرہ کے ذریعے دیوتا سے دل لگانا جوگ ہی۔

کہتے ہیں کہ مذکورہ بالا طریق پر اوپاسنا کرنے سے بھگت کو بیکنٹھ حاصل ہوتا ہی۔
جہاں سوائے سرب کرتا یعنے قادر مطلق ہونے کے بھگوان کے تمام گن اُس
کو مل جاتے ہیں اور وہ وہاں بھگوان کے ساتھ بڑے آرام میں رہتا ہی +

رامانندی یا راماوت

نام

شمالی ہندوستان میں رامانج کی نسبت رامانندی وشنو زیادہ مشہور ہیں۔
یہہ لوگ بسبب رامانند کے پیرو ہونے کے رامانندی اور رام کے پرستار
ہونے کے راماوت کہلاتے ہیں۔ اس سمپردائے کا بانی رامانند رامانج کے چیلوں
میں سے تھا سو یہہ سمپردائے سری سمپردائے کی شاخ ہی +

رامانند کا زمانہ

رامانج کے چیلوں کے سلسلے میں رامانند پانچویں پشت
پر آتا ہی۔ مثلاً رامانج کا چیلا دیوانند دیوانند کا چیلا ہری نند
ہری نند کا چیلہ راگھوانند۔ راگھوانند کا چیلہ رامانند۔ (بھکت مال نام مشہور کتاب
میں ہری نند کا نام نہیں پایا جاتا اور رامانند کا نام چوتھے پشت پر مندرج ہی) اگر
رامانج بارہویں صدی عیسوی کے درمیان موجود تھا تو اس حساب سے رامانند

کا زمانہ تیرہویں صدی عیسوی کے آخر میں آتا ہی۔ پر جس حال کہ رامانند کے اپنے شاگرد (مثلاً کبیر وغیرہ) پندرہویں صدی میں موجود تھے تو رامانند کا زمانہ چودہویں صدی کے آخر یا پندرھویں صدی کے شروع میں ہونا ہی زیادہ قابل قیاس ہی اور مذکورہ بالا رامانج کے چیلوں کی فہرست جس میں رامانند پانچواں یا چوتھا قرار دیا گیا غلط یا نامکمل ہی +

جدائی کا سبب

کہاوت ہی کہ کچھ مدت تک سیر کرنے کے بعد جب رامانند اپنے مٹھ میں واپس آیا تو بیراگیوں نے اُس سے کہا کہ رامانج سمپردائے کے دستور کے مطابق کھانا پینا پوشیدگی میں ہونا چاہئے لیکن جب تم ملکوں میں سیر کرتے رہے تو ہم کو یقین نہیں کہ تم نے اس دستور کی پابندی کی ہوگی۔ یہہ کہکر بیراگیوں نے اُس کے ساتھ کھانے پینے میں اعتراض کیا اور رامانند کا گرو راگھوانند بھی اُنہیں کے ساتھ مِل گیا اور رامانند کو اپنی پنگتی سے علیحدہ کردیا یعنے کھانے کے وقت اُسکو الگ جگہہ پر بٹھایا۔ رامانند اِس بے عزتی سے بہت ناراض ہوا اور اُن سے جُدا ہوکر ایک نیا سمپردائے قایم کیا جس میں کھانے پینے کے معاملہ میں رامانج سمپردائے کی پرہیزگاری کا قانون توڑ دیا اور اپنے چیلوں میں سے ہر ذات کے لوگوں کو گرو ہونے کی اجازت دی۔

سکونت

اپنے گرو اور سمپردائے سے علیحدہ ہوکر رامانند کاشی کے پنچ گنگا گھاٹ پر رہنے لگا۔ معلوم ہوتا ہی کہ یہیں پر اُس نے اپنے چیلوں کو بھی اوپدیش دیا۔ یہاں پر رامانندی سمپردائے کا ایک مٹھ بھی قایم ہوگیا تھا۔ جسے بعد ازاں کسی مسلمان بادشاہ نے توڑ ڈالا۔ اب وہاں پر ایک پتھر کی دیدی ہی جس پر رامانند کے پاؤں کے نشان کندہ ہوئے ہیں۔ رامانندی لوگ اُن کو اپنے گرو کے پاؤں کے حقیقی نشان سمجھتے ہیں اور اُن کی بڑی تعظیم کرتے ہیں۔ کاشی میں رامانندیوں کے اور بھی مٹھ ہیں۔ وہاں پنچایت ہوا کرتی ہی۔ جس کے ماتحت رامانندیوں کو رہنا پڑتا ہی +

مٹھوں کا بیان

رامانندی سمپردائے میں دو قسم کے لوگ ہوتے ہیں۔ گرہست اور بیراگی۔ گرہست لوگ گھر بار میں رہتے ہیں پر بیراگی لوگ بھیکھ مانگ کر گذارہ کرتے اور تیرتھوں میں رمتے پھرتے ہیں۔ اِن بیراگیوں کے لئے جگہہ بجگہہ خانقاہیں ہیں جنہیں مٹھ استھل استھان یا اکھاڑے کہتے ہیں۔ رمتے وقت بیراگی لوگ اِن مٹھوں میں آکر ٹکتے ہیں اور جب بہت بوڑھے اور ضعیف ہوجاتے تو انہیں مٹھوں میں رہکر زندگی کے آخری دن پورے کرتے ہیں۔ مٹھ کیا ہی شاید ناظرین کو بخوبی معلوم نہیں ہی سو یہاں پر اُس کا کچھ

بیان کرنا بے محل نہوگا۔ شیو اور وشنو دونوں سمپرداوں کے مٹھ ہوتے ہیں جنکا عام انتظام عنقریب ایکساں ہی۔ مٹھ اصلتاً سمپردائے کے بانی کی سکونت گاہ ہی۔ جسے کل سمپردائے بہت متبرک سمجھتے اور اپنے سمپردائے کا مرکز قرار دیتے ہیں اصل مٹھ رفتہ رفتہ چند اور مٹھ نکلتے ہیں جنمیں سے بعض تو بعض اصل مٹھ سے کچھ کم نہیں ہوتے ہیں۔ ہر ایک وشنو اور شیو خصوصاً بیراگی اپنے مٹھ کے نام سے کہلاتا ہی۔ سچے اور جھوٹے فقیروں کو پہچاننے کا ایک طریقہ یہہ ہی کہ اُن سے اُن کے مٹھ کا نام دریافت کریں۔ اگر بیراگی سچا ہی تو وہ فوراً اپنے مٹھ کا نام بتا سکیگا جیسا کہ ہر ایک خانہ دار ہندو اپنا گوت یا خاندان بتا سکتا ہی +

مٹھ نہ صرف اپنے اُس مقام کے نام ہی سے مشہور ہوتا ہی جہاں پر مقیم ہی بلکہ اپنی جماعت کے لقب سے بھی ملقب ہوتا ہی۔ مثلاً نِروانی۔ خاکی۔ سنتوکھی نِرموہی بل بھدری۔ ٹاٹ آمبری۔ اور دِگمبری وشیووں کے یہہ سات مٹھ نہایت مشہور ہیں +

پس اِس قسم کے مختلف نام کے مٹھ مختلف جگہوں میں مقیم ہیں جن میں سے ایک آدیا مرکزی مٹھ ہوتا ہی اور باقی مٹھیں اس کی شاخیں ہوتے ہیں۔ بعض مٹھ بہت بڑا اور بعض بہت چھوٹا ہوتا ہی۔ یوں بعض مٹھوں میں تو بڑی بڑی عمارتیں پر بعض میں محض دو چار جھپیر نظر آتے ہیں بعض مٹھ کی جائیداد اور آمدنی تو بے شمار ہیں پر

بعض مٹھ کا گذارا ہونا بھی دشوار ہی +

مٹھوں کے گذارے کی کئی صورتیں ہیں۔ پہلے زمانہ میں راجوں کی طرف سے بعض مٹھوں کو لاخراج جایداد دی جاتی تھی۔ جو انگریزی عملداری میں بھی ویسی ہی رکھی گئی۔ راجہ اور دولتمند لوگ بعض مٹھوں کو وظیفہ دیتے ہیں۔ گر بہت لوگ ان مٹھوں کو پاک سمجھ کر ان کی سیوا کے لئے ہمیشہ کچھ نہ کچھ چڑھاتے رہتے ہیں۔ بعض مٹھ کا انتظام ایسا دیکھا گیا کہ اُس مٹھ کے نام سے جتنے گھرانے نامزد ہیں ہر ایک کو اپنے اپنے گھر میں ایک ایک ہانڈی رکھنی پڑتی ہی۔ عورتیں ہر روز پکانے وقت اُس ہانڈی میں ایک چٹکی آٹا یا چاول ڈال دیتی ہیں جسکی قیمت ہر سال مٹھ میں پہنچائی جاتی ہی۔ ہر مٹھ کے خاص خاص تیوہار ہوتے ہیں۔ اُن تیوہاروں کے وقت بے شمار لوگ وہاں آتے اور بہت کچھ چڑھاتے ہیں مٹھ کے بیراگی لوگ مانگ تانگ کے لاکر کچھ نہ کچھ مٹھ کے خزانے میں ڈالتے ہیں +

بڑے بڑے مٹھ اکثر بڑے بڑے تیرتھوں ہی میں ہوتے ہیں اور یوں اُن کی آمدنی کے دروازے ہر طرف سے کھلے رہتے ہیں۔ بعض ایسے بڑے مٹھ ہیں جن کی سالانہ آمدنی تین چار لاکھ روپئے سے کم نہ ہوگی۔ بہت روپئے ہونے کے سبب سے بعض مٹھوں کے مہنت بڑی عیاشی میں مبتلا ہوتے ہیں

اور گاڑی گھوڑے وغیرہ تمام انگریزی سامان رکھتے ہیں۔ بڑے بڑے انگریز
اور گورنمنٹ کے ملازم اُن کے محلوں میں تشریف لاتے ہیں۔ اور بڑی بڑی
ضیافتوں میں برانڈی۔ وسکی وغیرہ کی بے شمار بوتلیں کھولی جاتی ہیں۔ بعض
دولتمند مہنت بہت بدچلن بھی ہوتے ہیں چنانچہ ایک مرتبہ بنگال کے مشہور
تارکیشور مٹھ کے دولتمند مہنت باباجی کو کسی اشراف کی جورو کو بھگا لانے سے
سرکاری قید خانے کی صورت دیکھنی پڑی +

مٹھوں میں گرو یعنے سمپردائے کے بانی کی گدی اور سمادھی یعنے قبر ہوتی
ہیں چند مکانوں میں مہنت اور اسکے دائمی چیلے رہتے ہیں۔ ایک مندر میں سمپردائے کے ٹھاکر یعنے
خاص دیوتے براج کرتے ہیں۔ چند خالی مکان ہوتے ہیں جنہیں دھرم شالہ کہتے ہیں۔ اکثر
رمتے ہوئے سادھو۔ تیرتھ کے جاتری اور مسافر اُن دھرم شالوں میں ٹھہرتے ہیں۔ گرو اور اسکے چیلے
ایک رسوئی میں بھوجن پاتے ہیں اور اکثر رمتے سادھوؤں کو اپنے ساتھ ملا لیتے
ہیں۔ پر اگر وہ اُن کے ہم جماعت نہ ہوں تو رسوئی میں سے اُن کو کھانا نکال
دیتے ہیں اور وہ باہر کسی جگہہ پر بیٹھ کر کھاتے ہیں۔ بعض بڑے مٹھوں میں ہمنے
تین چار سو سادھوں کو اکٹھے بھوجن کرتے دیکھا۔ جس کا تمام خرچ مٹھ کی طرف
سے دیا جاتا ہے +

مٹھ کا سب سے اعلیٰ افسر مہنت ہی ہے ہر ایک مہنت کے پاس کم از کم تین
اور زیادہ سے زیادہ ۲۰ دائمی چیلے ہوتے ہیں۔ ان میں سے نوجوان چیلے بڑوں
کی خدمت کرتے اور اُن سے تعلیم پاتے ہیں۔ علاوہ اُن کے چند اور چیلے
ہوتے ہیں جو اِدھر اُدھر گشت کرتے رہتے ہیں۔ مہنت اکثر بے شادی ہوتا ہے
اور اُس کی وفات کے بعد اس کے چیلوں میں سے ایک اُسکا جانشین ہونے
کے لئے انتخاب کیا جاتا ہے بعض سمپردائے میں مہنت کے لئے شادی کرنا جائز ہے اور اس
حالت میں اُسکی اپنی ہی اولاد میں سے ایک اُسکا وارث ہوتا ہے +

کسی ایک علاقے میں کسی ایک سمپردائے کے جتنے مٹھ ہوتے ہیں اُن
میں سے ایک کا رتبہ اوروں سے بڑا سمجھا جاتا ہے اور جو مٹھ سمپردائے کے
بانی کے نام سے کہلاتا ہے اُسکا رتبہ تو کل علاقوں کے مٹھوں سے بڑا ہوتا ہے
اُس مٹھ کا مہنت کل سمپردائے کا میر مجلس ہوتا ہے۔ اگر وہ غیر حاضر ہو تو اور
کسی مشہور مٹھ کا مہنت میر مجلس بنتا ہے۔

جب کسی مٹھ کا مہنت مر جاتا ہے تو اُس علاقے کے تمام مہنت اکٹھے ہو کر اُس
مہنت کے چیلوں کو آزماتے ہیں اور اُن میں سے جو سب سے زیادہ لایق سمجھا
جاتا ہے اُسی کو گدی ملتی ہے۔ اگر اُن میں سے کوئی بھی لایق نہ نکلے تو اُس سمپردائے

کے کسی دوسرے سٹھ سے ایک لایق چیلے کو بلا کر گدی نشین کرتے ہیں۔ پر اکثر ایسا نہیں ہوتا ہی۔

مہنت کی گدی نشینی ایک سنجیدہ امر ہی۔ مذکورہ بالا میر مجلس یا پردھان مہنت نئے مہنت کو ٹیکا ٹوپی اور مالا وغیرہ پہنا کر اسکی تقرری کا کام انجام دیتا ہی۔ پہلے زمانہ میں راجہ یا نواب لوگ خود مہنت کی تقرری پر حاضر ہو کر میر مجلس بنتے تھے اور اگر خود حاضر نہ ہو سکتے تھے تو اپنا ایلچی بھیجدیتے تھے۔ اب انگریزی عملداری میں وہاں پر سرکار کا حاضر ہونا ناممکن ہی۔ لہذا جس زمیندار یا راجہ سے مٹھ کو مدد ملتی ہی یا جس کے علاقے میں سٹھ مقیم ہی محض وہ ہی اس موقعہ پر تشریف لاتے یا اپنا ایلچی بھیجتے ہیں +

اس موقعے پر اس سمپردائے کے ساتھ جلنے اور سمپردایوں کا تعلق ہی ان سب کے مہنتوں کو دعوت دی جاتی ہی جو اپنے چیلوں کے ساتھ بڑی دھوم دھام سے وہاں موجود ہوتے ہیں۔ علاوہ ان کے مختلف سمپرداتے کے سادھوں کا بھی بڑا جم گھٹا لگ جاتا ہی۔ یوں بعض مہنت کی تقرری پر سنو سنو اور ہزار ہزار لوگ اکٹھے ہوتے ہیں۔ دس بارہ دن تک بڑی دھوم دھام سی کھانا پینا وغیرہ ہوتے رہتے ہیں۔ ان دنوں میں سمپردائے کے عقاید اور انتظام کے متعلق بھی بحث

ہوتی ہی۔ آخرکار جب مہمانوں کی خاطر تواضع کے لئے مٹھ کا اور مقدور باقی نہیں رہتا تو سب اپنی اپنی راہ لیتے ہیں +

مہنت کے علاوہ بڑی بڑی جماعت میں چند اور افسر ہوتے ہیں۔ مثلاً ایک پوجاری ہوتا ہی جو مٹھ کے دیوتوں کی پوجا کرتا ہی۔ ایک بھنڈاری ہوتا ہی۔ اسکے پاس آٹا دال وغیرہ کھانے پینے کا تمام سامان رہتا ہی۔ ایک حسابی ہوتا ہی۔ یہ آمدنی اور اخراجات وغیرہ کا حساب رکھتا ہی۔ ایک کوتوال ہوتا ہی جو جماعت میں پولیس کا کام دیتا ہی +

اُمید ہی کہ اب ناظرین مٹھوں کے بیان سے بہت کچھ واقف ہو گئے ہیں۔ سو ہم اب اپنے اصل مضمون پر واپس آتے ہیں۔

معبود

راما نندیوں کا اشٹ دیوتا یعنے خاص معبود رام ہی۔ وہ وشنو کے اور اَوتاروں کو بھی مانتے ہیں۔ لیکن کہتے ہیں کہ کل جگ میں رام چندر ہی کی پرستش افضل ہی۔ اسلئے وہ اپنے تئیں راماوت کہتے ہیں۔ وہ رامانجیوں کی طرح رام اور سیتا کی علیحدہ علیحدہ یا اکٹھی پرستش کرتے ہیں۔ وہ اور ادر وشنوؤں کی طرح سالگرام اور تلسی کی بھی تعظیم کرتے ہیں اُن میں سے بعض وشنو کی اور مورتوں کی بھی پوجا کرتے ہیں۔ مثلاً کاشی کے دو راماندی مندروں میں رادہا

اور کرشن کی مورتیں پائی جاتی ہیں۔ اس سمپردائے کی پوجا کا طریقہ وہی ہی جو عام ہندؤں کی پوجا کا طریقہ ہوتا ہی۔ پر اس سمپردائے کے بعض بیراگی پوجا کی ضرورت نہیں مانتے ہیں اور کہتے ہیں کہ رام نام جپنا ہی موکش کے لئے بس ہی۔

ریت و رسم

رامانجیوں کی طرح رامانندیوں میں کھانے پینے کے معاملے میں سخت پابندی نہیں ہی۔ چنانچہ اس سختی سے آزاد کرنے ہی کے لئے رامانند نے اس نئے سمپردائے کو قایم کیا تھا۔ سو رامانندی لوگ اپنی مرضی کے مطابق کھا پی سکتے ہیں اور کہاوت ہی کہ اسلئے رامانند نے اپنے چیلوں کو ابدھوت لقب بھی دیا ہی۔ (ابدھوتوں کا بیان شیو فقیروں کے بیان میں کیا جاویگا) کھانے پینے کے بارے میں اس سمپردائے کے بیراگیوں میں ذات بچار نہیں ہی۔ چنانچہ ہم نے بہت رامانندی مٹھوں میں دیکھا کہ ہر ذات کے بیراگی ایک ہی جگہہ پر بیٹھ کر بھوجن کر رہے ہیں

سری رام اس سمپردائے کا بیج منتر ہی اور جے سری رام جے رام یا سیتارام ان لوگوں کی ڈنڈوت کی بولی ہی ان کے تلک قریب رامانجیوں کی طرح ہیں۔ اکثر لمبائی میں ذرہ چھوٹے ہوتے ہیں +

رامانند کے چیلے

رامانند کے بہت چیلے تھے جن میں سے ۱۲ چیلے نہایت مشہور ہوئے۔ ان میں سے بعضوں نے نئے نئے سمپردائے بھی قایم کئے۔ اگرچہ اُن کی تعلیمات بعض باتوں میں رامانند کی تعلیمات سے بہت متفرق ہیں تو بھی اِن کے آپس میں سلوک اور رفاقت کو دیکھنے سے تعجب آتا ہی۔

رامانند کے بارہ چیلوں کے نام یہہ ہیں آنتانند۔ کبیر۔ رائے داس۔ پیپا۔ سُرسُرانند۔ سکھانند۔ بھوانند۔ دھنّا۔ سین۔ مہانند۔ پرمانند۔ اور سری آنند۔ بھگت مال میں ان کے نام کچھ متفرق نظر آتے ہیں۔ مثلاً رگھوناتھ۔ اننتانند کبیر سکھا سُر جیوا۔ پدماوت۔ پیپا۔ بھوانند۔ رائے داس۔ دھنّا۔ سین۔ اور سُرسُرا۔ شاید بعض چیلوں کے دو دو نام ہونگے۔ اِسلئے مذکورہ بالا فہرست میں تفرقہ پڑ گیا؛

مذکورہ بالا چیلوں میں سے کبیر جُولاہا۔ رائے داس چمار۔ پیپا راجپوت دھنّا جاٹ اور سین نائی تھے۔ اس بیان سے صاف معلوم ہوتا ہی کہ رامانند ہر ذات کے لوگوں کو چیلے بناتا تھا بھگت مال میں لکھا ہی کہ رامانندیوں میں ذات

بچار نہیں کیونکہ بھگوان اور اُس کے بھگت میں کچھ فرق نہیں ہی۔ جس حال بھگوان نے مچھ کچھ براہ وغیرہ نیچ جانوروں کا اوتار لیا تو اُس کے چیلوں کا چمار۔ کولی۔ چھیپی وغیرہ چھوٹی ذاتوں میں پیدا ہونا ناممکن نہیں ہی +

رامانند کے مذکورہ بالا چیلوں میں سے کئی ایک نے نئے سمپردائے قایم کئے اُن کا بیان اُن کے سمپردائوں کے بیان کے ساتھ کیا جائیگا۔ لیکن جنہوں نے کوئی سمپردائے قایم نہیں کیا یہاں پر اُن کا کچھ بیان کرنا بے موقعہ نہ ہوگا۔ علاوہ اِن کے رامانندی سمپردائے میں چند اور مشہور بھگت پیدا ہوئے اس سمپردائے کے بیان میں اُن کا بھی کچھ بیان کرنا مناسب ہوگا۔ اِن بھگتوں کے بارے میں بھگت مال میں بہت سے ایسے من گھڑت قصّے کہانیاں مندرج ہیں کہ جن سے اُن کی حقیقی سوانح عمری میں بڑا مبالغہ چڑھ گیا۔

پیپا کہتے ہیں کہ پیپا ذات کا راجپوت اور گاگنوروں کا راجہ تھا۔ وہ پہلے دیوی کا پرستار تھا پر اُس نے وشنو کی خاطر اُسکی پرستش چھوڑ دی اور رامانند کے چیلے ہونے کے لئے کاشی میں چلا گیا۔ لیکن وہ ایسا بے وقت رامانند کے پاس حاضر ہوا کہ رامانند نے ایک کنوئیں کی طرف اشارہ کرکے غصّے سے کہا کہ جا اُس کنوئیں میں ڈوب مر۔ پیپا ایسا سرگرم بھگت تھا کہ

گوروجی کو کامل فرماں برداری دکھانے کی غرض سے کوئیں میں ہی ڈوبنے چلا۔ پر بہت سے لوگوں نے اُسکو پکڑ لیا اور یوں خودکشی سے اُس کو بچایا۔ رامانند نے پیپا کی اس قدر بھکتی دیکھ کر فوراً اُسکو منتر دیا اور چیلہ بنا لیا۔

اِس کے بعد پیپا اپنے راج کو چھوڑ اپنی رانیوں میں سے ایک بنام سیتا کو ساتھ لیکر بالکل بیراگی بنا اور رامانند کے ساتھ دوارکا میں گیا۔ کہتے ہیں کہ وہاں سمندر کی تہہ میں کرشن کا ایک مندر ہی۔ پیپا سمندر میں غوطہ لگا کر اُس مندر میں جا گھسا۔ کرشن نے اپنے بھگت کو درشن دیا۔ پیپا کچھ دن تک وہاں بھگوان جی کے ساتھ رہ کر پھر پانی میں سے نکل آیا۔ بات بہت پھیل گئی۔ پیپا کو دیکھنے کے لئے لوگوں کی بھیڑ لگ گئی۔ اِس بات سے وہ بہت گھبرا کر ایک روز چپکے سے دوارکا سے بھاگ نکلا۔ راستے میں چند پٹھان اُسکی رانی کو چھین کر لے چلے۔ رام چندجی اپنے بھگت کی یہہ مصیبت دیکھ کر سورگ سے اُتر آیا اور پٹھانوں کے ہاتھ سے اُسکی رانی کو چھڑا لایا۔ بھگت مال کے قصّے کہانیاں اِسی طرح کی بیہودہ اور نامعقول باتوں سے پر ہیں۔ کہتے ہیں کہ ایک اور مرتبہ ایک جنگل میں پیپاجی کو ایک شیر ملا۔ پیپا نے جھٹ اُسکے گلے میں تلسی کی مالا ڈال دی اور اُسکے کان میں رام نام کا منتر پھونک دیا۔ فوراً وہ تند شیر حلیم بن گیا۔ پیپا نے

شبیر کو اُپدیش دیا کہ نر ہتیا اور گو ہتیا بڑا پاپ ہے شبیر اس اپدیش سے اس بات کا قایل ہو گیا اور بیچھتا کے جنگل میں چلا گیا۔

پپیا کا بھجن

کایو دیوا کایو دیول کایو جنگم جاتی
کایو بھو کھنڈ کھوجے نہ بندھی پائی
جو بر مہانڈے سوہی پنڈے جو کھوجے سو پاوے

کایو دھوپ دیپ نئی بد کایو پوجا پاتی
نہ کچھ آیو نہ کچھ گیو رام کی دوہائی
پپیا پر نوے پرم تت ہی سد گرو ہوئے لکھاوے

سُر سُرانند

کی بابت بھگت مال میں لکھا ہے کہ کسی ملیکش نے اُسکو کچھ روٹی کھانیکو دی جس حال کہ ملیکش کی روٹی ناپاک ہے سُر سُرانند جیوں روٹی کھانے لگا تیوں اُسکے مُنہہ میں تُلسی کے پتے بن گئیں +

دھنا

دھنا جاٹ تھا۔ ایک برہمن نے ہنسی میں اُسکو ایک پتھر دیکر کہا کہ جو کچھ تو کھاتا ہے پہلے اس پتھر کو بھوگ چڑھائیو اور پھر بعد کو آپ کھائیو۔ دھنا اُس برہمن کی بات کو سچ مان کر اُس پتھر کو وشنو سمجھنے اور اُس کی سیوا ٹہل کرنے لگا۔ وشنو نے اُس بات سے خوش ہو کر اُس کو درشن دیا اور اُس کی گائے چرانے لگا۔ آخر کو دھنا سے کہا کہ تو جا کر رامانند کا چیلا بن۔ وشنو کی اس صلاح سے دھنا

کاشی کو چلا گیا اور رامانند سے منتر لیکر وہاں سے اپنے گھر واپس آیا +

رگھوناتھ یا آشانند

رامانند کے وفات کے بعد یہہ چیلا اُس کی گدی نشین ہوا۔

زہری یا ہری آنند

زہری یا ہری آنند کی نسبت قصہ ہے کہ ایک روز روٹی پکانے کے لئے اُسکو کچھ لکڑی کی ضرورت پڑی۔ نزدیک ایک دیوی کا مندر تھا۔ اُس نے اپنے ایک چیلے کو بھیج دیا کہ اُس مندر سے کچھ لکڑی توڑ لاوے۔ چنانچہ اُس چیلے نے ایسا ہی کیا۔ پر دیوی اس بات سے بڑی ڈر گئی اور ہری آنند کی دینداری کے سبب سے اُس کے چیلے کو کچھ کہہ نہ سکی۔ اِدھر اُس مندر کے قریب ایک گھر بار والا آدمی رہتا تھا جس نے ہری آنند کے چیلے کو دیوی کے مندر سے لکڑی توڑتے دیکھا۔ ایک روز اُسکے یہاں بھی لکڑی نہ تھی اُس کی بی بی کے کہنے سے وہ بھی دیوی کے مندر سے لکڑی توڑنے گیا۔ پر جیوں اُس نے ہاتھ ڈالا تیوں دیوی نے اُسکو گرا دیا اور اُس کی گردن توڑ کے اُسکو مار ڈالا۔ اس آدمی کی بی بی نے جو یہہ خبر سُنی تو اُس مندر پاس دوڑی آئی اور دیوی کو گالیاں دینے لگی۔ آخر کار اس شرط پر دیوی نے اُس کے خاوند کو دوبارہ

زندہ کیا کہ وہ ہری آنند کو ہمیشہ لکڑی خرید کر دیوے تا کہ ہری آنند کا چیلا لکڑی توڑ توڑ کر دیوی کا مندر ڈہا نہ دیوے ۔

نابھاجی

نابھاجی بھکت مال کا مصنف ہے۔ وہ ذات کا ڈوم تھا بھکت مال کے قدیم مفسروں نے اُسکو ہنومان منس قرار دیا۔ نئے مفسرین اسکی یہہ تشریح کرتے ہیں کہ ماروری زبان میں مندر لفظ سے ڈوم مراد ہے۔ اور وشنو کی ذات کا ذکر کرنا بھی نامناسب ہے۔ خیر وہ ڈوم ہو یا بندر کی نسل سے ہو کہتے ہیں کہ وہ اندھا پیدا ہوا تھا اور جب پانچ برس کا ہوا تب بسبب سخت کال پڑنے کے اُسکے ماں باپ نے اُسکو ایک جنگل میں چھوڑ دیا تا کہ وہ وہاں بھوکا پیاسا مر جائے۔ اتفاقاً دو وشنو گرو بنام اگرداس اور کیل اُسسے ملے۔ اُنہوں نے اُس پر ترس کھایا۔ کیل نے اپنے کمنڈل سے پانی لیکر اُسکی آنکھوں پر چھینٹا مارا اور وہ لڑکا آنکھ کھول کر دیکھنے لگا۔ وہ نابھاجی کو اپنے مٹھ میں لے گئے۔ وہاں پر انہوں نے اُسکو پالا اور اگرداس نے اُس کو منتر دیکر چیلا بنا لیا۔ اُسکے بعد اپنے گرو کے حکم سے نابھاجی نے بھکت مال نام مشہور کتاب تصنیف کی جس میں مختلف بھکتوں کی سرگذشت یا اُن کی نسبت قصے کہانیاں پائی جاتی ہیں۔ یہہ کتاب ہندی زبان میں ہے۔ نابھاجی کب موجود تھا ٹھیک معلوم نہیں۔ گمان ہے کہ وہ اکبر

بادشاہ کی سلطنت کے آخر اور جہانگیر کی سلطنت کے شروع میں موجود تھا۔

سورداس

سورداس ایک اندھا بھکت تھا۔ اُس نے وشنو کی تعریف میں بہت سے پد یعنے شعر رچے ہیں۔ جنہیں وشنو لوگ بڑی بھکتی کے ساتھ گاتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ سورداس کے کل پد شمار میں ایک لاکھ پچیس[۲۵] ہزار تھے۔ پر ان دنوں میں تو بہت تھوڑے ہی پد سُننے میں آتے ہیں۔ سورداس اگرچہ کسی سمپرداے کا بانی نہیں ہے تاہم اُس کی تعظیم کے لئے تمام اندھے بیراگی سورداسی کہلاتے ہیں جس طرح اِن دنوں میں ہر اندھا محمدی حافظ کہلاتا ہے ویسا ہی ہر اندھے بیراگی کو سورداس جی نام سے پکارتے ہیں۔ کاشی کے اُتر کی طرف کوس بھر کے فاصلہ پر شِوپور نام ایک گاؤں میں ایک باغ کے اندر ایک سمادہ ہے جسے لوگ سورداس کا سمادھ بتاتے ہیں۔ بھکت مال میں ایک سورداس کا بیان ہے شاید وہ یہہ اندھا سورداس نہ ہوگا۔ کیونکہ وہ ایک برہمن تھا جو اکبر بادشاہ کی عملداری میں سنڈیل پرگناہ کا امین تھا۔ اِس سورداس کے بارے میں لکھا ہے کہ اُسنے تیرہ لاکھ سرکاری روپیہ چرا کر برندابن میں مدن موہن جی کی سیوا کے لئے بھیجدیا اور بادشاہ کے خزانے میں کنکڑوں سے صندوق بھر کر روانہ کیا جس پر یہہ پد لکھا گیا۔

تیرہ لاکھ سنڈیلے آیے سب سنتن مل گٹکے + سورداس مدن موہن آدھی رات ہی سٹکے

راجہ ٹوڈرمل نے جو بادشاہ کا وزیر تھا اس چوری کو پکڑ لیا اور سورداس کو قید میں ڈال دیا۔ سورداس نے آخر کو لاچار ہو کر بادشاہ کے حضور اپیل کی۔ بادشاہ نے اُس کو دیوانہ سمجھ کر چھوڑ دیا۔ وہ قید سے چھوٹ کر برندابن میں جا بسا اور مدن موہن جی کی سیوا میں اپنی باقی زندگی صرف کی ✣

سورداس کا پد

تج من ہری بمکھن کی سنگ
جاکے سنگ سے کُمتی اپجت پڑت بھجن میں بھنگ
کاگ ہی کا ہے کپور چُگائے سوان نہلائے گنگ
خر کو کا ہے ارگجا لیپن مرکٹ بھوشن انگ
کہا ہوت پے پان کرا وِش نہیں تجت بھجنگ
سُورداس کی کاری کمریو چڑھت نہ دوجو رنگ

تلسی داس

ہر کوئی جانتا ہے کہ تلسی داس ہندی رامائن کا مصنف ہے بھگت مال میں لکھا ہے کہ اپنی بی بی کے کہنے سے تلسی داس نے رام کی پرستش شروع کی۔ اسکے بعد وہ رمتا ہوا کاشی میں گیا اور پھر وہاں سے چترکوٹ پہاڑ پر جا پہنچا کہتے ہیں کہ وہاں پر ہنومان جی نے اسکو درشن دیا اور اُسی نے تلسی داس

کو شاعرانہ صفات اور معجزہ کرنے کی قدرت عنایت کی۔ اس کی شہرت دہلی تک پہنچی جہاں اُس وقت شاہ جہان بادشاہ تخت نشین تھا۔ بادشاہ موصوف نے تلسی داس کو بلا بھیجا اور اُس سے کہا کہ تو اپنے رام کو مجھے دکھا۔ تلسی داس نے اس بات سے انکار کیا۔ بادشاہ نے اُسکو قید میں ڈال دیا۔ رامچندر جی نے اپنے بھگت کا یہ حال دیکھ کر اپنے بندروں کی پلٹن بھیج دی۔ تمام دہلی شہر بندروں سے بھر گیا۔ بندروں نے اُس قید خانے اور اُس کے آس پاس کے مکانوں پر حملہ کیا اور اُنہیں توڑنے لگے۔ لوگ اس بات سے گھبرا کر بادشاہ کے حضور آ کر عرض کی کہ بادشاہ تلسی داس کو چھوڑ دیں۔ سو بادشاہ نے اُن کی درخواست منظور کی اور تلسی داس کو آزاد کر دیا۔ بادشاہ نے تلسی داس سے کہا کہ میں نے ناحق آپ کو تکلیف دی۔ اس کے عوض میں آپ مجھ سے کچھ مانگئے۔ تلسی داس نے کہا کہ آپ اس پرانی دہلی سے چلے جائیے۔ کیونکہ یہاں پر رام چندر جی باس کرتے ہیں۔ تلسی داس کی اس بات پر بادشاہ نے اُس دہلی کو چھوڑ کر ایک نئی دہلی آباد کی جس کو شاہ جہان آباد کہتے ہیں اس کے بعد تلسی داس برندابن کو چلا گیا۔ وہاں نابھاجی کے ساتھ اُس کی ملاقات ہوئی۔ تلسی داس نے برندابن میں رہ کر رادھا کرشن کے عوض میں سیتا رام کی پرستش کو ترجیح دی ✣

اس بے بنیاد قصے کو چھوڑ کر اُس کی اپنی تصنیفات سے معلوم ہوتا ہے کہ چترکوٹ کے قریب حاجی پور نام ایک گاؤں میں کسی براہمن کے گھر تلسی داس پیدا ہوا تھا۔ وہ جب بڑا ہوا تو کاشی میں گیا اور وہاں رفتہ رفتہ کاشی کے راجا کا دیوان بنا۔ اُس کا گرو جگناتھ داس تھا جو اگر داس کا چیلا تھا۔ وہ اپنے گرو کے ساتھ کاشی چھوڑ گوبردھن پہاڑ کو آیا جو برندابن کے قریب واقع ہے۔ وہاں کچھ دن رہ کر پھر کاشی میں واپس گیا اور سمبت ۱۶۳۱ میں اپنے ہندی بھاشا کا رامائن تصنیف کیا۔ اس وقت اُسکی عمر ۴۱ برس کی تھی۔ رامائن کے علاوہ تلسی داس نے اور بھی کئی کتابیں تصنیف کیں اور بہت سے پد اور بھجن رچے۔ تلسی داس نے کاشی میں سیتارام کے نام پر ایک مندر اور اُس کے ساتھ ایک مٹھ قائم کیا جو اب تک موجود ہیں۔ وہ سمبت ۱۶۸۰ یا عیسوی ۱۶۲۴ میں یعنے جہانگیر بادشاہ کے ایام میں مر گیا۔ جس پر یہہ پد بنا +

سمبت سولہ سَو اسی (۱۶۸۰) گنگا کے تیر
ساون شکلہ سپتمی تلسی تجو شریر۔

اس پد کے مطابق اُس کی شاہ جہاں بادشاہ سے ملاقات ہونے کا قصہ جھوٹا ٹھہرتا ہے۔ +

تلسی داس کے چند پد

۱۔ گنگا جمنا سرسوتی سات سندھو بھرپور۔ تلسی چاتک کے متے بن سواتی سم دھور
۲۔ اُپل برشی گرجت ترجی ڈارت کلیش کٹھور۔ چتو کی چاتک جل وہ تجی کب ہون آنکی اور
۳۔ تلسی سنتن تے سنئے سنتت لہو بچار۔ تن دھن چنچل چل جگت جگ برا پکار
۴۔ نیچ نیچائی نہیں تجے جو پاوت ست سنگ۔ تلسی چندن بٹپ باسی بن بش بھیے نہ بھجنگ

جے دیو

صوبہ بنگال میں کیندولکو نام ایک گاؤں میں جے دیو پیدا ہوا۔ وہ بڑا شاعر اور بھگت تھا۔ پہلے وہ مجرد و بیراگی رہا۔ بعد ازاں مجبوراً اُسکو شادی کرنا پڑا۔ کہتے ہیں کہ ایک برہمن کی ایک کنواری بیٹی تھی جسے اُس نے جگناتھ دیوتے کو دے دی تھی کہ وہ اُسکی سیوا کرے۔ جگناتھ نے برہمن سے کہا کہ میں تیری بھگتی سے خوش ہوا اور تیری بیٹی کو گرہن کیا۔ اب تو اُس کنیا کو میرے بھگت جے دیو کو دیدے۔ جے دیو کا کوئی رہنے کا مکان نہ تھا۔ وہ درخت کے نیچے رہتا تھا۔ برہمن جب اُس کے پاس اپنی بیٹی کو لے آیا تو جے دیو نے اُسے لینے سے انکار کیا۔ تو بھی برہمن اُس لڑکی کو اُس کے ہاں چھوڑ کر چلا گیا آخر کار جے دیو نے اُس سے شادی کی اور گھر بار میں جا بسا +

شادی کے بعد اُس نے گیت گوبند نام مشہور کتاب تصنیف کی۔ یہہ کتاب

سنسکرت زبان میں ہے اور اس کے اشعار نہایت شیریں ہیں۔ اِسی کتاب کے
دسویں باب میں ایک جملہ ہے Dehi pada pallaba
mudaram اس کا مطلب یہہ ہے کہ ایک روز رادھا کرشن سے ناراض
ہو کر ایک جا بیٹھی ہوئی تھی۔ کرشن نے اس کی بڑی منتیں کیں پر وہ کسی طرح راضی
نہ ہوئی۔ آخر کو کرشن اپنا سر اس کے پاؤں پر رکھ کے کہنے لگا کہ۔
Dehi pada pallaba muddram۔
یعنے تو مجھ کو اپنے مبارک قدم عنایت کر۔ اپنی کتاب میں اس جملے کو درج
کرنے میں جے دیو بہت ہچکچانے لگا۔ کیونکہ وہ کرشن کو خدا تصوّر کرتا تھا۔ اب خدا کس
طرح ایک عورت سے کہہ سکتا ہے کہ تو میرے سر پہ اپنا پاؤں دھر دے؟ سو جے دیو
کتاب بند کرکے اشنان کرنے کو چلا گیا۔ اِتنے میں کرشن نے خود جے دیو کی صورت
میں آکر اس جملے کو لکھ کر چلا گیا۔ جے دیو جب اشنان کے بعد گھر واپس آیا اور
کتاب کھول کر اس جملے کو لکھا ہوا پایا تو اپنی بی بی پدماوتی سے پوچھا کہ اسکی
کتاب میں یہہ بات کس نے لکھی؟ بی بی بولی ابھی تو تھوڑی دیر ہوئی کہ تو
راستے سے واپس آکر لکھنے کو بیٹھ گیا تھا اور پھر لکھ کر نہانے کو چلا گیا۔
بی بی کی اس بات سے جے دیو نے جانا کہ یہہ کرشن کی لیلا ہے +

اِسی طرح جے دیو کی نسبت اور بھی کئی قصے مروّج ہیں کہتے ہیں کہ اُس کے
گاؤں سے ۱۸ کوس فاصلے پر گنگا بہتی تھی اور جے دیو بھگت ہر روز چلکر وہاں
پر اشنان کرنے کو جاتا تھا۔ آخر کار گنگا نے اُس سے خوش ہو کر کہا کہ اب سے
تو اتنی دور چلکر مت آیا کر میں آپ ہی تیرے پاس آتی ہوں۔ سو گنگا تب
سے جے دیو کے گاؤں کے نیچے بہنے لگی +

برہم نے اپنی آنکھوں سے اُس ندی کو دیکھا جو جے دیو کے گاؤں کے
نیچے سے بہتی ہے۔ اُسکا نام اجے ندی ہے گنگا وہاں سے بہت دور ہے۔ اجے کے
کنارے پر ہر سال پوہ کے مہینے میں جے دیو کی یادگاری کے لئے ایک میلا ہوتا ہے +

کبیر پنتھی

کبیر کون تھا

رامانند کے بارہ چیلوں میں کبیر سب سے زیادہ مشہور ہے۔
کبیر کی شخصیت کی نسبت عالموں میں متفرق گمان پائے
جاتے ہیں۔ بعض گمان کرتے ہیں کہ کبیر محمدی تھا اور صوفیوں کی تعلیم رکھتا تھا
بعض گمان کرتے ہیں کہ کبیر کسی خاص شخص کا نام نہیں ہے۔ یہہ محض ایک تخلص

ہے جسے ہندو اور محمدی دونوں اختیار کر سکتے ہیں۔ لفظ کبیر کے معنے بڑا ہے۔ سو بعضوں کے گمان کے مطابق اس تخلص کے آڑ میں بیٹھ کر کسی آزاد طبیعت کے ہندو نے اپنے آزادانہ خیالات کو ظاہر کیا +

اُس کی پیدائش کا قصہ

بھکت مال میں کبیر کو ایک بیوہ کا بیٹا قرار دیا۔ کہتے ہیں کہ رامانند کا ایک برہمن چیلا تھا جسکی ایک نوجوان بیوہ بیٹی تھی۔ اپنی بیٹی کے کہنے سے ایک روز برہمن اُسے اپنے ساتھ لے کر گروجی کے درشن کو گیا۔ لڑکی نے رامانند کے آگے متھا ٹیکا۔ رامانند کو معلوم نہ تھا کہ وہ بیوہ ہے۔ سو اُس نے اُسکو آشیرباد دی کہ تو پُتروتی ہو۔ گروجی کی بات کب ٹل سکتی تھی؟ سو وہ بیوہ حاملہ ہو گئی اور شرم کے مارے ایک پوشیدہ جگہہ پر جا کر چپکے سے بچا جنی اور اُسے وہاں چھوڑ کر بھاگ آئی۔ اتفاق سے ایک جولاہا اور اُس کی بیوی کو وہ لڑکا مل گیا اور انہوں نے اُسے اپنے بچے کی طرح پال لیا۔ بھکت مال میں جو پرائس صاحب نے چھاپا اُس میں جولاہے کا نام علی ہے۔ مثلاً "علی جولاہے نے پایا"۔ اس قصے کے مطابق کبیر پیدائش سے ہندو تھا محض جولاہے کے گھر میں اُسکو پرورش ملی۔ کبیر پنتھی لوگ اس قصے کو اور طرح سے بیان کرتے ہیں۔ وہ بیوہ کے حاملہ

ہونے اور بیٹا جننے کا قصہ بالکل اُڑا دیتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ کبیر ایشور کا اوتار تھا جو بالک روپ سے پرگٹ ہو کر کاشی کے قریب لہر تالاب میں کنول کے ایک پتے پر تیر رہا تھا۔ اتفاقاً ایک جولاہا بنام نورا اور اُس کی بیوی بنام نیما وہاں سے گذر رہے تھے۔ نیما اُس لڑکے کو دیکھ کر اپنے خاوند پاس اُٹھا لائی۔ تب لڑکے نے نورا سے کہا کہ مجھے کاشی میں لے چل۔ نو بیدہ بچے کو باتیں کرتے دیکھکر جولاہے نے سمجھا کہ یہہ کوئی بھوت پریت ہوگا۔ سو مارے ڈر کے وہ اُس بچے اور اپنی بی بی کو وہاں چھوڑ کر بھاگا۔ قریب آدھ کوس دوڑ گیا پر وہاں بھی دیکھا کہ وہ لڑکا پڑا ہوا ہے۔ یہہ دیکھ کر وہ اور بھی بہت گھبرایا۔ تب لڑکے نے اُسے سمجھایا کہ میں بھوت پریت نہیں ہوں۔ تو مت ڈر بلکہ مجھے اُٹھا کر پال لے یہہ سنکر جولاہے کو تسلی ہوئی اور اپنی بیوی پاس واپس آیا اور بچے کو لیکر دونوں نے پال لیا +

رامانند کا چیلا ہونا

بھکت مال میں لکھا ہے کہ کبیر اگرچہ جولاہا تھا تو بھی رام کا بڑا بھکت تھا۔ وہ دن و رات اکانت میں بیٹھکر رام نام جپا کرتا تھا۔ رامچندر جی اپنے بھکت کی بھکتی سے خوش ہوئے اور اُسے درشن دیکر کہا کہ تو رامانند سوامی سے منتر گرہن کر۔ کیونکہ ہندؤں کے خیال میں

بغیر گرو منتر کے تپ جپ بے فائدہ ہی۔ لیکن ادھر رامانند کب ایک نیچ ذات اور محمدی جولاہے کو منتر دیتا؟ سو کبیر نے دیکھا کہ معمولی طریق سے رامانند سوامی کے چیلے بننے کی اُمید نہیں ہی۔ سو اُسنے رامانند سے منتر لینے کیلئے ایک تدبیر ایجاد کی کہ ایک روز صبح کے وقت پو پھٹنے سے پیشتر وہ کاشی کے منی کرنیکا گھاٹ کی ایک پوڑی پر جا لیٹا۔ رامانند بہت سویرے اشنان کو نکلا کرتا تھا۔ سو جب وہ ندی میں اُتر رہا تھا تو بسبب اندھیرے کے کبیر کے سر پر اُس کا پاؤں لگ گیا۔ رامانند نے سمجھا کہ کوئی مُردہ ہوگا سو مُردے کو چھونے سے اپنے تئیں ناپاک سمجھ کر چلا اُٹھا رام رام۔ کبیر کے کان میں رام نام داخل ہوتے ہی اُس نے اُسے اپنا گرو منتر سمجھ لیا اور وہاں سے اُٹھ کر چل دیا۔ اور اپنی جولاہا گری چھوڑ کر بیراگی بن کے گھر سے نکل پڑا اور کہنے لگا کہ میں رامانند سوامی کا چیلا ہوں۔ اُس کے ماں باپ نے اُسکو بہت سمجھایا اور گھر کا کیونکہ دین اسلام کو چھوڑ کر وہ کافر بن گیا۔ پر کبیر کسی طرح سے باز نہ آیا۔ آخرکار اُس کی ماں اُسے ساتھ لے کر رامانند پاس آئی اور اُسے بھی بُرا بھلا سنا کر کہنے لگی کہ تو نے میرے بیٹے سے کیا کیا کہ اُسکو بالکل دیوانہ اور کافر بنا دیا۔ رامانند نے اُسکے جواب میں کہا کہ میں تیرے بیٹے کو تو جانتا بھی نہیں۔ اُسوقت کبیر بول اُٹھا کہ

آپ نے تو میرے سر پہ پاؤں ٹھونک کر رام نام کا منتر دیا۔ رامانند اس بات سے چونک اُٹھا۔ تب کبیر نے اُسے ساری کیفیت کہہ سنائی اب رامانند نے اُسے اپنا چیلا قرار دینے سے انکار کیا۔ جس پر رامانند اور کبیر میں بڑی بحث ہوئی۔ کبیر کہتا ہی۔

جاتی پاتی کُل کپڑا یہہ شوبھا دِن چار + کہے کبیر سنو ہو رامانند یہو جھکماری
جاتی ہماری بانی کُل کرتا ورماہی + کُٹمب ہمارو سنت میں کوئی مورکھ سمجھے نہیں

آخر کو رامانند قائل ہو گیا اور اُس کو بڑے پریم سے قبول کر کے چیلے ہونے کی نشانی تلک اور مالا پہنا دی اور کہا کہ جو ان (یعنے محمدی) جو وید کو نہیں جانتا اگر ہری کا بھگت ہو تو منتر پانے اور سمپردائے میں داخل ہونے کا حقدار ہی۔

براہمنوں کی مخالفت

خیر۔ ماں کا دِل کب مانتا ہی؟ اگرچہ رامانند نے کبیر کو مالا و تلک پہنا کر پورا ویشنو بنا لیا۔ تو بھی وہ اپنے اِس کافر بیٹے کو چھوڑ نہ سکی۔ بلکہ اُسے سمجھا کر گھر لے آئی۔ اور کبیر پھر جولاہا گری کرنے لگا۔ کہتے ہیں کہ ایک روز کبیر ایک عمدہ کپڑے کا تھان بنا کر بازار میں بیچنے کو چلا۔ راستے میں اُس کو ایک بھگت ملا اُسنے وہ تھان اُسکو دیدیا۔ اب خالی ہاتھ گھر واپس آنے سے ماں ناراض ہوگی یہہ سمجھ کر کبیر گھر آنے کے عوض

ایک جنگل میں جا گھسا اور وہاں چپکے سے بیٹھ کے رام نام جپنے لگا۔ رام نے اپنے بھگت کا دلی دکھ سمجھ کر کبیر کے روپ دھارن کر کے ایک گدھے میں عمدہ عمدہ بیش قیمت اور کھانے کی چیزیں لاد کر اُس کے گھر پہنچا دیا۔ کبیر کی ماں نے سمجھا کہ اُنھوں کے بیٹے نے کہیں ڈاکا مارا ہوگا۔ پر تھوڑی دیر میں جب مصنوعی کبیر چلا گیا اور اصل کبیر گھر میں واپس آیا تو تمام بھید کھل گیا۔ کبیر کی بھگتی اس بات سے بہت بڑھ گئی اور اُس نے بہت سے سادھو اور بھگتوں کو بلا کر اُنہیں تمام چیزیں کھلا دیں۔ ادھر آس پاس کے برہمنوں نے جب یہہ دیکھا کہ کبیر سادھوں کو تو بہت کھلاتا ہے پر برہمنوں کو کچھ دان دکشنا نہیں چڑہاتا تو وہ اُس پر بہت خفا ہوئے۔ اور کبیر کو روکنے کی غرض سے اُنہوں نے چپکے سے بے شمار برہمنوں کو جا کے دعوت دی کہ کبیر بھگت کے گھر پر آج آپ سبھوں کا بھوجن ہے ہجوم کے ہجوم برہمن کھانیکے لئے اُسکے گھر پر چلے آئے۔ پر کبیر کے گھر میں اُن کے کھانے کے لئے اُسوقت کچھ بھی موجود نہ تھا۔ کبیر آخر کار لاچار ہو کر رام نام جپنے لگا۔ اور رام نے اُسوقت بھی اُس کی تمام ضرورت رفع کی۔ اِس بات سے کبیر کا نام چاروں طرف بہت مشہور ہو گیا*۔ جب برہمنوں

* ناظرین کو معلوم ہو کہ اگرچہ برہمن لوگ بہت لالچی ہیں تو بھی وہ اس حالت میں کبھی نہیں پہنچے کہ ایک جلاہے اور خصوصاً محمدی کے گھر پر کھانے کو جائیں۔ سو یہہ تمام قصہ محض من گھڑت ہے +

نے دیکھا کہ کبیر کسی طرح اُن کے قابو میں نہ آیا تو وہ بدنام کرنے کے لئے ایک فاحشہ کو لے آئے اور اُس سے کہلایا کہ کبیر اُس کے ساتھ رہتا ہے۔ کبیر نے اس الزام کی کچھ پرواہ نہ کی۔ بلکہ وہ اُس عورت کا ہاتھ پکڑ کے اُس کے ساتھ بازاروں میں پھرنے لگا تاکہ لوگ اُس کی اور بھی بدنامی کریں اور یوں لوگوں پر ظاہر ہو کہ بھگت کے لئے نیک نامی اور بدنامی برابر ہیں +

کبیر نے یہاں ہی تک قناعت نہ کی۔ بلکہ اُس عورت کو لے کر ایک راجہ کے سبھا میں جا پہنچا جو اُس کی بڑی تعظیم کیا کرتا تھا۔ کبیر کو ایک فاحشہ کے ساتھ دیکھنے سے راجہ کے دِل میں اُس کی نسبت بدگمانی پیدا ہوئی اور کبیر کو اُس نے ڈنڈوت تک نہ کی جو کہ ایک عام سادھو کا بھی حق ہے۔ کبیر ایک کنارے پر جا بیٹھا اور جب راجہ نے اُس سے کچھ بات چیت نہ کی تو وہ واپس جانے کے لئے اُٹھ کھڑا ہوا اور اپنے کمنڈل سے تین دفع زمین پر چند بوند پانی ٹپکایا۔ سادھو کو پانی ٹپکاتے دیکھ کر راجہ بہت ڈر گیا اور ہاتھ جوڑ کر اُس سے معافی مانگتا ہوا اُس کی اِس حرکت کا سبب دریافت کیا۔ کبیر بولا کہ یہہ پانی میں نے تجھے لعنت کرنے کے لئے نہیں ٹپکایا بلکہ تیرے فایدے کے لئے۔ کیونکہ اِس وقت فلاں جگہ پر تیرے ایک مندر میں

آگ لگ گئی تھی جسے میں نے ابھی بجھادیا۔ راجہ نے لوگ بھیج کر اس بات کی صداقت دریافت کی اور پہلے کی نسبت اب اور بھی زیادہ اسکی تعظیم کرنے لگا۔

بادشاہ کے پاس نالش

ایک کہانی کے مطابق برہمنوں نے اور دوسری کہانی کے مطابق کبیر کی ماں نے بادشاہ پاس جاکر کبیر کے خلاف نالش کی ماں والے قصے کے مطابق کبیر کی ماں نے سکندر بادشاہ کے حضور جاکر کہا کہ کبیر نے سچے دین اسلام کو ترک کردیا۔ اس پر سکندر نے کبیر کو بلا بھیجا۔ کبیر ٹیکا اور مالا پہنا ہوا بادشاہ کے سامنے حاضر ہوا۔ لیکن بادشاہ کو سلام نہیں کیا۔ جب حکم ہوا کہ وہ بہ قاعدہ بادشاہ کو سلام کرے۔ تو کہنے لگا کہ رام کے سوا میں اور کسی کو نہیں جانتا۔ بادشاہ کو سجدہ کرنے سے مجھے کیا واسطہ؟ کبیر کی اس بات سے بادشاہ بہت غصہ ہوا اور حکم دیا کہ زنجیروں سے باندھ کر اسکو دریا میں ڈبادو۔ چنانچہ وہ دریا میں ڈال دیا گیا۔ پر دریا نے اسکو کنارے پر پھینک دیا۔ جب پانی میں وہ نہ ڈوبا تو بادشاہ نے اسکو آگ میں ڈلوادیا۔ پر آگ سے بھی اسکو کچھ نقصان نہ پہنچا۔ بادشاہ نے حکم دیا کہ اسکو ہاتھی کے پیر سے بندھوا کے مروا ڈالو۔ پر ہاتھی کبیر کو دیکھ کر اسکے آگے سے بھاگ گیا۔ آخر کار اسکو مارنے کی غرض سے بادشاہ آپ اپنا ہاتھی پر سوار ہوکر آیا۔ کبیر نے اپنے تئیں ایک شیر کی صورت میں

بدل ڈالا۔

اب بادشاہ کبیر کی کرامت دیکھ کر اس کے پاؤں پر گر پڑا اور کہنے لگا کہ مہاراج مجھ کو معاف کیجئے اور جتنی زمین یا گاؤں چاہیے لے لیجئے۔ اس پر کبیر بولا کہ رام میری دولت ہی۔ دنیاوی دولت سے کیا فائدہ ہی جس کے سبب باپ بیٹے اور بھائیوں میں سخت دشمنی پیدا ہوتی ہی۔ سو کبیر نے زمین یا گاؤں لینے سے انکار کیا اور اپنی جگہ پر واپس آیا۔

اس کی موت کا قصہ

کہتے ہیں کہ کبیر کو مسلمان لوگ مسلمان اور ہندو لوگ ہندو سمجھتے تھے۔ چنانچہ ایک قصہ ہی کہ جب کبیر مر گیا تو اس کی لاش پر ہندو اور مسلمان دونوں جھگڑنے لگے۔ کیونکہ ہندو چاہتے تھے کہ اس کی لاش کو جلوادیویں پر مسلمان چاہتے تھے کہ اسے دفن کریں۔ اتنے میں کبیر ان پر ظاہر ہوا اور بولا کہ تم کاہے کو آپس میں جھگڑتے ہو؟ بہتر ہے کہ چادر اٹھا کے دیکھ لو۔ یہہ کہہ کر کبیر غائب ہو گیا لوگوں نے جب چادر کو اٹھایا تو کیا دیکھا کہ کفن کے نیچے کبیر کی لاش کے عوض پھولوں کا ایک ڈھیر پڑا ہی۔ اب ان پھولوں کو تقسیم کرکے آدھا حصہ ہندوؤں نے اور آدھا مسلمانوں نے لے لیا۔ کاشی کے راجہ بیر سنگھ نے ہندوؤں کا حصہ جلا کر اسکی

راخ لے کر ایک سمادھ بنایا جسے کبیر چوڑہ کہتے ہیں۔ اور بجلی خاں پٹھان نے مسلمانوں کا حصہ لے کر جہاں پر کبیر مرا تھا وہیں یعنے گورکھپور کے ضلع میں مگر گانوں میں دفنا دیا اور وہاں پر ایک مقبرا کھڑا کیا۔ کبیر پنتھی لوگ کبیر چوڑا اور مگر گانوں کا مقبرا دونوں کو اپنے تیرتھ مانتے ہیں ✢

کبیر کا زمانہ

کبیر پنتھی لوگ کہتے ہیں کہ سمبت ۱۲۰۵ سے ۱۵۰۵ تک (عیسوی ۱۱۴۹ سے ۱۴۴۹ تک) کبیر جیتا تھا۔ یوں کبیر کی عمر تین سو برس بتاتے ہیں۔ علما اِن کے آخری سن کو قبول کرتے پر پہلے کو رد کرتے ہیں۔ گرو نانک جو کبیر کے بعد موجود تھا اور جس نے کبیر کی بہت سی تعلیمی باتیں اپنے آدگرنتھ میں اقتباس کیں۔ ۱۴۹۰ عیسوی میں اپنی تعلیم دینی شروع کی۔ سو کبیر کا اُس سے تھوڑی مدت پیشتر موجود ہونا ہی ممکن ہے۔ پھر آئین اکبری کا مصنف ابول الفضل بتاتا ہے کہ کبیر سلطان سکندر لودی کے ایام میں موجود تھا۔ مذکورہ بالا قصہ جس میں سکندر سے کبیر کو ایذا پہنچی اگرچہ دل گھڑت باتوں سے پر ہے تو بھی اِسی بات کی شہادت دیتا ہے ✢

عبادت وغیرہ

اِسلئے کہ کبیر خود رامانند کا چیلا تھا اور کبیر پنتھی لوگ بہ نسبت تری مورتی کے باقی دو دیوتاؤں کے وشنو کی زیادہ عزت

کرتے ہیں لوگ کبیر پنتھیوں کو وشنو سمپردائے میں شامل کرتے ہیں۔ اگرچہ یہہ لوگ اور وشنوؤں سے اور خصوصاً راماونتوں سے ظاہرا رفاقت رکھتے ہیں تاہم اُن کی طرح ہندوں کے دیوی دیوتے اور ریت ورسم نہیں مانتے ہیں کبیر پنتھیوں میں وہ جو گرہست ہیں اپنی اپنی ذات پات کے دستوروں پر عمل کرتے ہیں بلکہ اُن میں سے بعض ہندوؤں کے دیو دیوی کی بھی پرستش کرتے ہیں گو کہ یہہ باتیں اُن کے عقاید کے برخلاف ہیں۔ لیکن جو بیراگی بن گئے اِن دیوی دیوتا ذات پات اور ریت ورسم کی پیروی نہیں کرتے ہیں۔ ہم کو کئی مرتبہ کبیر پنتھی مٹھوں میں جانے کا اتفاق ہوا اور ہم نے دیکھا کہ وہاں ہندوؤں کے دیوی دیوتا کچھ موجود نہیں ہیں۔ کبیر پنتھی بیراگی ایک نادیدنی کبیر کو مانتے ہیں اور اُسی کی بندگی کرتے ہیں۔ خصوصاً اُس کے لئے بھجن گاتے ہیں۔ ان کا نہ کوئی منتر ہے اور نہ ڈنڈوت کی خاص بولی ہے۔ اِنکے پہراوے کا بھی کوئی خاص طریق نہیں ہے۔ بعض کبیر پنتھی بیراگی ننگے بھی رہتے ہیں۔ مہنت لوگ اپنے سر پہ ٹوپی رکھتے ہیں اور وشنوؤں کی طرح تلک بھی لگاتے ہیں۔ اِن کا تلک اکثر صندل یا گوپی چندن کی ایک سیدھی لکیر کا ہوتا ہے۔ وہ تلسی کی مالا اور کنٹھی بھی دھارن کرتے ہیں۔ پر کہتے ہیں کہ یہہ ظاہری نشانات محض لوگاچار ہیں۔ اِن سے اندرونی فائدہ کچھ بھی نہیں ہے۔ اُن کے

بیوہار سے اور ساور فریق ٹھوکر نہ کھائیں اس لئے کبیر نے اپنے چیلوں کو سب سے
ملے رہنے کا اُپدیش دیا۔ مثلاً

سب سے ہلئے سب سے ملئے سب کا لیجئے نام
ہاں جی ہاں جی سب سے کیجئے بسیوا اپنے گام

سب کے نام لینے اور ہاں جی ہاں جی کہنے کی یہہ غرض نہیں کہ وہ ہندوؤں کے
تمام دیوتاؤں کو مانیں۔ بلکہ اگر اُن سے کوئی بندگی۔ ڈنڈوت یا رام رام کہے تو
اُنکو بھی جواب میں بندگی۔ ڈنڈوت یا رام رام کہنا چاہئے اکثر جس کا رتبہ کم ہو وہ
بڑے سے کہتا ہی بندگی صاحب اس کے جواب میں بڑے رتبہ والا کہتا ہے
گرو کی دیا۔

تعلیمات و تصنیفات

جیسا کہ پیشتر بیان ہوا کبیر کو ہندو لوگ ہندو
اور محمدی لوگ مسلمان سمجھتے تھے۔ اسکا سبب
یہہ ہو کہ کبیر کی تعلیم میں دونوں مذہب کی باتیں پائی جاتی ہیں۔ وہ ویدانتیوں
میں ویدانتی اور صوفیوں میں صوفی تھا۔ اُس نے ایک طرف ہندوں کی
بت پرستی اور پنڈتوں کے جھوٹے علم اور شاستر کا مقابلہ کیا اور دوسری طرف
ملاؤں اور قرآن کو مخل میں اڑا دیا۔ اُس کی سوانح عمری کے دلِ گھڑت قصہ

کہانیوں کو چھوڑ دینے سے اُس کی نسبت ہمارا یہہ گمان گذرتا ہی کہ اگرچہ وہ
چھوٹی ذات سے پیدا ہوا تھا تاہم وہ ایک بڑا دینی رفرمار تھا۔ اُس کی تعلیم کی
تاثیر نہ صرف اُسکے چیلوں ہی میں محدود نہی بلکہ اُس کی تعلیم سے کئی نئے سمپردائے
قائم ہو گئے۔ چنانچہ سکھ سمپردائے کے مشہور بانی گرو نانک نے بھی کبیر کی تعلیم
کی پیروی کی اور سکھوں کے آدگرنتھ کے ملاحظہ کرنے سے معلوم ہوتا ہی کہ
اُسکا ایک بڑا حصہ کبیر کی تعلیمی باتوں سے پُر ہی۔ علاوہ نانک پنتھیوں کے بابالالی
ساودھ۔ ست نامی۔ سری نارائنی شُنیہ بادی۔ دادو پنتھی دریاداسی۔ وغیرہ
سمپردائیوں کی تعلیمی باتوں میں بھی کبیر کی تعلیمات پائی جاتی ہیں۔ سو کبیر کی تعلیم
سے اِس ملک کی مذہبی باتوں میں بڑی تبدیلی برپا ہو گئی۔

جہاں تک معلوم ہوتا ہی کبیر نے اپنی تعلیمی باتوں کو قلم بند نہیں کیا۔ اُسکے
بعد اُسکے چیلوں نے بہت سی کتابیں تصنیف کیں۔ یہہ کتابیں اکثر گفتگو کی
صورت میں اور ہندی نظم میں لکھی گئیں۔ کاشی کے کبیر چوڑ میں اس سمپردائے
کی مشہور اور پاک کتابوں کا ایک مجموعہ پایا جاتا ہی جسے کبیر پنتھی لوگ خاص
گرنتھ کہتے ہیں۔ اُس خاص گرنتھ میں ذیل کے ۱۲ صحیفے پائے جاتے ہیں۔

۱۔ سکھ ندھان۔

۱- گورکھناتھ کی گوشٹھی- اس کتاب میں گورکھناتھ کے ساتھ کبیر کی بحث مندرج ہے-

۲- کبیر پانجی-

۴- بالخ کی رمینی-

۵- رامانند کی گوشٹھی- اس کتاب میں رامانند اور کبیر کی بحث پائی جاتی ہے-

۶- آنند رام ساگر-

۷- شبداولی- اس کتاب میں ایک ہزار شبد ہیں- شبد سے چھوٹی چھوٹی تعلیمی باتیں مراد ہے-

۸- منگل- اس میں ایک سو اشعار ہیں-

۹- بسنت- اس میں ایک سو بھجن ہیں- جو بسنت راگ پر گائے جاتے ہیں-

۱۰- ہولی- اس میں دو سو ہولی کے گیت ہیں-

۱۱- ریختا- اس میں ایک سو گیت ہیں-

۱۲- جھولن- اس میں بھی ۵۰۰ گیت ہیں-

۱۳- کہار- اس میں بھی ۵۰۰ گیت ہیں-

۱۴- ہنڈولہ- اس میں ۱۲ گیت ہیں- مذکورہ بالا تمام گیتوں یا بھجنوں میں دینی یا اخلاقی تعلیم دی گئی ہے+

۱۵- بارہ ماسا- یعنے کبیر پنتھیوں کا بارہ ماہ-

۱۶- پنجیر-

۱۷- چونتیس- اس میں ناگری کے حروف تہجی کے چونتیس حروف کے ہر ایک کی دینی تشریح کی گئی +

۱۸- الف نامہ- اس میں فارسی حروف کی دینی تشریح کی گئی +

۱۹- رمینی- اس میں تعلیم یا مباحثہ کے متعلق چھوٹی چھوٹی تصانیف مندرج ہیں +

۲۰- ساکھی- یہہ ۵۰۰۰ ہیں- ایک ایک ساکھی ایک ایک آیت ہے-

۲۱- بیجک- اس میں ۶۵۴ فصلیں ہیں +

اِن کے علاوہ آگم- بانی وغیرہ ناموں کے چند شعر ہیں- پس کبیر کی تعلیم سے بخوبی واقفیت حاصل کرنے کے لئے اِن کتابوں کا ملاحظہ کرنا پڑتا ہے- پر کبیر پنتھیوں کے بڑے بڑے پنڈت بھی ان تمام کتابوں کو نہیں پڑھتے ہیں- یہہ لوگ محض چند ساکھی، شبد اور بیجک کم زیادہ حصے سیکھتے ہیں اور بحث مباحثہ میں انہیں کتابوں کے حوالے دیتے ہیں +

مذکورہ بالا بیجک کو کبیر پنتھی لوگ بہت مانتے ہیں- بیجک دو ہیں- پر اُن دونوں میں بہت فرق نہیں ہے- کبیر پنتھی لوگ کہتے ہیں کہ ان میں سے جو بڑا بیجک ہے- اُسے کبیر نے خود کاشی کے راجہ سے بیان کیا تھا- اور دوسرے بیجک کو کبیر کے چیلے بھگوداس

نے جمع کیا۔ یہہ ہی ہگوداس والا بیجک کبیر پنتھیوں میں زیادہ مروج ہی - اس کتاب میں کبیر کی اپنی مت کی شہادات کی نسبت اور منتوں کی تردید کرنے والی باتیں زیادہ پائی جاتی ہیں۔ اُس کی اپنی تعلیم کی تائید میں جو کچھ لکھا ہی سو بھی ایسے الفاظ میں ہی کہ باآسانی سمجھ میں نہیں آسکتا ہی۔ کبیر پنتھیوں کی تعلیمی کتابوں کی عبارت اکثر ایسی ہی ہی۔ مثلاً

"اس شہر کا کوتوال کون ہی؟ گوشت کھلا ہوا ہی اور گدھ اُس کی حفاظت کر رہا ہی۔ تھا جو ہا بنگی کشتی اور بلی اُسکا پتوار پکڑی بیٹھی ہی۔ مینڈک سو رہا اور سانپ اُس کی خبر گیری کر رہا ہی۔ سانڈ سے بچھا پیدا ہوتا پر گائے بانجھ ہی۔ ایک بچھڑا ہی جو روز تین دفعہ دودھ دیتا ہی۔ گیدڑ گینڈے کو مارتا ہی۔ کبیر کی جگہہ کون جانتا ہی؟"

اب اسکا مطلب سمجھنا عام فہم لوگوں کے لئے محال ہی۔ کبیر پنتھی خیالوں کے مطابق اس کے معنے یوں نکلتے ہیں کہ شہر سے جسم مراد ہی اور کوتوال سے جیو یا روح۔ یعنے جسم نام شہر کا کوتوال روح ہی۔ گوشت سے وید مراد ہی اور گدھ سے پنڈت لوگ۔ جیسا گدھ گوشت کا محافظ ہی اُسی طرح پنڈت لوگ وید کا محافظ ہیں۔ یعنے پنڈتوں کی حالت گدھ کی طرح بگڑ گئی۔ چوہے سے بدھی مراد ہی کشتی سے مایا کی سواری اور بلی سے خود مایا۔ مطلب یہہ ہی کہ انسان کی عقل مایا کی سواری بن گئی اور مایا جدھر چاہے

اُس کو لے جاتی ہی۔ یہاں پر کبیر نے ویدانتی تعلیم دی ہی۔ مینڈک سے سدھ پرش یعنے جوگ میں کامل شخص مراد ہی جو سو رہا ہی یعنے جوگ میں مگن بیٹھا ہی اور سانپ یعنے ایشور اُس کی رکھوالی کرتا ہی۔ سانڈ سے وشنو مراد ہی جو بچھا دیتا ہی یعنے وشنو خلقت کا بانی ہی۔ لیکن گائے یعنے مایا بانجھ ہی۔ اس سے یہہ مطلب ہی کہ مایا خود بخود جگت کو پیدا نہیں کرتی بلکہ مایا کے بس میں ہو کر برہم پیدا کرتا ہی یعنے نرگن برہم جب مایا کے گنوں سے سگن بن جاتا ہی۔ بچھڑا سے ایشور مراد ہی جو روز تین دفعہ دودھ دیتا ہی۔ اس کے معنے ہم نہیں سمجھ سکتے ہیں۔ شاید تین دفعہ دودھ دینے سے ایشور کا تین گنوں کے بس میں ہو کر جگت پیدا کرنا مراد ہو؟ گیدڑ سے اہنکار مراد ہی اور گینڈے سے اُپاسک یعنے عابد۔ گیدڑ گینڈے کو مارتا ہی۔ یعنے شیخی عابد کو ہلاک کرتی ہی۔ کبیر سے ایشور مراد ہی اور اُس کی جگہہ سے اُسکا سوروپ یعنے اُس کی ذات وصفات مراد ہی۔ کبیر کی جگہہ کون جانتا ہی اسکا مطلب ایشور کا بھید کس نے پایا؟ +

کبیر ایک اور مقام پر کہتا ہی کہ ہم علی اور رام دونو کی اولاد ہیں۔ پس اُن کی طرح تمام جیوں پر دیا کرنی چاہئے۔ تو کہتا ہی کہ ہر ایک بشر کا خون پاک ہی اور پھر آپ ہی جیو ہتیہ کر کے خون بہاتا ہی؟ تو جو دین کا فخر کرتا ہی کبھی اُسکو عمل میں نہیں لاتا ہی۔ سو سر منڈوانے سجدہ کرنے اور ندی میں اشنان کرنے سے کیا پھل ہوگا؟ جب منتر پڑھتے وقت بانگ و

مدینہ میں حج کرتے وقت تیرادل ٹھگی کی باتوں سے پُر ہی تو وضو کرنے - اشنان کرنے - جپ کرنے یا دیوتاؤں کے آگے متھا ٹیکنے سے کیا فائدہ ہوگا؟ ہندو ایکادشی کے دن اُپباس کرتے اور مسلمان رمضان کے مہینے میں روزہ رکھتے ہیں - تو کیا اور اور مہینے اور دن کو اور کسی نے پیدا کیا کہ تو ایک کو پاک سمجھتا اور باقیوں کو ترک کرتا ہی؟ اگر جہان کا مالک مندر میں رہتا ہی تو یہ جہان کس کی رہائش گاہ ہی؟ کس نے رام کو مورتی میں باس کرتے دیکھا اور کس تیرتھ جاتری نے رام کے مندر میں جا کر رام کو حاصل کیا؟ پورب میں ہری کی پوری ہی اور پچھم میں علی کی پوری ہی پر تو اپنے من کی پوری میں ڈھونڈھ وہاں رام و کریم دونوں موجود ہیں جو طب اور وید کا مطلب نہیں جانتے وہ جھوٹے ہیں ہر شے میں ایک ہی شے کو دیکھو دو کا خیال بھول کی جڑ ہی - دنیا میں جتنے بشر پیدا ہوئے اُن میں سے کسی کا سوبھاؤ تجھ سے فرق نہیں ہی - جہاں جس کی خلقت ہی اور علی اور رام کی اولاد جس کی اولاد ہی سو ہی میرا گرو ہی اور سو ہی میرا پیر ہی" +

کبیر ان باتوں سے صاف اپنے تئیں واحد خُدا کا بندہ قرار دیتا ہی اور تیرتھ برت سندر مسجد ریت و رسم سب کو جھوٹھے ٹھہراتا ہی - پر ساتھ ہی ساتھ ویدانتیوں کی طرح ہر شے میں ایک ہی شے ڈھونڈھتا ہی - سو معلوم ہوتا ہی کہ اگر وہ وحدانیت کا قایل تھا تاہم اپنی اس وحدانیت کو ویدانت کے سانچے میں ڈھال کر اپنے تئیں اس

ملک کی عام غلط فہمی میں مبتلا کیا - ہائے ویدانت کا جال ایک مہا جال ہی - اس جال میں ہمارے اس ملک کے بڑے بڑے رفارمر آپ پھنسے اور اس ملک کو بھی پھنسا دیا - کون ہمیں اس مہا جال سے بچا سکتا ہی؟ ہاں ایک ہی یعنے خداوند یسوع مسیح وہ ہمیں تمام جھوٹ اور غلط فہمی سے نکال کر ایک عجیب آلہی روشنی میں لایا ہی اور یوں زندگی جو لازوال اور غیر فانی ہی ہمیں عنایت کی "وہ ہمارے لئے خدا کی طرف سے حکمت اور راستبازی اور پاکیزگی اور خلاصی ہی" ۱ قرنتیوں ۱: ۳۰ +

کبیر پنتھیوں کی مختلف کتابوں سے اور آدگرنتھ میں جو کبیر کی باتیں اقتباس ہیں ان سے صاف ظاہر ہوتا ہی کہ کبیر پنتھی تعلیم ویدانتی تعلیم کی ایک دوسری صورت ہی - اس امر میں صوفیوں سے بھی اُن کو بڑی مدد ملی - کیونکہ دونوں تعلیم عنقریب یکساں ہیں اس امر میں شائقین مولانا جلال الدین کی تصنیفات کا ملاحظہ کریں -

آدگرنتھ میں جو کبیر کی باتیں پائی جاتی ہیں اُس سے ظاہر ہوتا ہی کہ اواگون برہم مایا مکتی اور برہم سوروپ میں لین ہو جانے کی نسبت کبیر کی تعلیم وہی ہی جو ہمہ اوستی یا ویدانتی لوگ دیتے ہیں - اُن کا بیان چھوڑ کر ہم ذیل میں کبیر پنتھیوں کی چند خاص تعلیمی باتوں کا ذکر کرتے ہیں +

اگرچہ عبادت کے بارے میں ہندوں کے اور اور سمپرداوں کے ساتھ کبیر پنتھیوں

کا کچھ بھی تعلق نہیں ہی تاہم ہندو مذہب سے ان کے مذہب کے نکلنے کا کافی ثبوت ملتا ہی۔ اُن کی اور ریوراتک دشیتوں کی تعلیمات نتیجتاً عنقریب یکساں ہیں کبیرپنتھی لوگ جگت کے پیدا کرنے والے ایشور کی ہستی کو مانتے ہیں اور اُس کو سگن اور ساکار (یعنے جسم والا) تصور کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ ایشور کا مٹی۔ جل۔ وایو تیج اور آکاش ان پانچ تتوں سے بنا ہوا جسم ہی اور ست رج اور تم تینوں گُن والا انتکرن یعنے من ہی۔ وہ سرب شکتیمان بے بیان شدہ سوروپ ہی اور انسان میں جو عیب ہو سکتے ہیں وہ ان سب سے مبرا ہے۔ وہ اپنی مرضی کے موافق ہر قسم کی شکل اختیار کر سکتا ہی لیکن اور اور باتوں میں انسان اور اس میں بہت فرق نہیں ہے۔ کبیرپنتھی لوگ کہتے ہیں کہ سادھو یعنے وہ لوگ جو کمال درجے تک پہنچ گئے ہیں اس جگت میں ایشور کی نندہ شبیہہ ہیں اور موت کے بعد وہ ایشور کے ساتھ رہتے اور اُس کے برابر ہو جاتے ہیں۔ اُس کا نہ آدھے نہ انت ہی۔ وہ نِت سوروپ یعنے ہمیشہ یکساں اور لازوال ہی۔ جس طرح کسی درخت کی شاخ اور پتے وغیرہ پہلے بیج میں موجود رہتے ہیں اور گوشت لہو ہڈی وغیرہ بیج میں ہوتے ہیں اُسی طرح جگت کے تمام پدارتھ بیاکت ہونے یعنے ظہور میں آنے سے پیشتر ابیاکت یعنے بے ظہور حالت میں ایشور کے جسم میں موجود رہتے ہیں اس تعلیم کے مطابق خالق اور خلقت ہم وجود ٹھہرتے ہیں اور یوں ایک صورت

میں اس تعلیم کو ہمہ اوستی تعلیم سمجھنی چاہیئے۔ چنانچہ کبیر کی اس تعلیم سے چند پیرائے خلقت کی جداگانہ ہستی مانتے بھی نہیں ہیں +

پرلے کے بعد بہت عرصہ تک پرم پُرش اکیلا رہا اور بعد ازاں اُسکی اِچھّا ہوئی کہ خلقت کو دوبارہ پیدا کرے۔ اُسکی اِچھّا ایک عورت کی صورت میں ظاہر ہوئی۔ اُسی کا نام مایا ہی (یہہ بھی ویدانتی خیال ہی اور مختلف صورتوں میں یہہ خیال عنقریب تمام پیرداؤں میں پھیلا ہوا ہی) مایا تمام غلط فہمی کی بانی ہی۔ کبیرپنتھی لوگ مایا کو آدی بھوانی پرکرتی یا شکتی بھی کہتے ہیں + کہتے ہیں کہ پرم پرش نے اس عورت کے ساتھ صحبت کی اور برہما وشنو اور شو پیدا ہوئے۔ ان کے پیدا ہوتے ہی پرم پُرش غائب ہو گیا۔ اب مایا اپنے تینوں بیٹوں پاس گئی۔ اُنہوں نے پوچھا کہ تو کون ہی؟ وہ بولی میں پرم پرش کی جورو ہوں جو سب سے اوّل ہی اور جس کی کوئی مورت یا صورت نہیں ہی۔ اور جس کو کوئی آنکھوں سے دیکھ نہیں سکتا ہی۔ اسی طرح مایا نے پرم پُرش کا ایسا بیان کیا جیسا کہ ویدانت میں برہم کا بیان پایا جاتا ہی۔ اس کے بعد مایا کہنے لگی اب میں پرم پُرش سے علیحدہ ہو گئی ہوں اور میرا سوبھاؤ وہی ہی جو تمہارا ابھی ہی۔ بس میں تمہارے ساتھ رہنے کے بہت لایق ہوں برہما وشنو اور شو ان باتوں کو سنکر اُسے قبول کرنے میں ہچکچانے لگے۔ وشنو نے مایا سے چند سخت سوال پوچھے مایا بہت غصہ ہو گئی۔ کبیرپنتھی لوگ

اس لئے وشنو کی زیادہ عزت کرتے ہیں۔ مایا غصہ ہو کر مہامایا یا دورگا کی صورت میں ظاہر ہوئی اور اپنے تینوں بیٹوں کو اس قدر ڈرایا کہ وہ اپنے سوبھاؤ بھول گئے تب اُنہوں نے مایا کی خواہش پوری کی اور اُن کی صحبت سے مایا سے تین بیٹیاں بہ نام سرسوتی۔ لکشمی۔ اور اُما پیدا ہوئیں۔ اب مایا نے اپنے تین بیٹوں کی شادی ان تین بیٹیوں سے کر دی اور آپ جوالا مکھی تیرتھ میں جا کر وہیں بس گئی۔ اب برہما۔ وشنو اور شو شادی شدہ ہو کر جگت کو برپا کرنے اور جگت میں تمام غلط فہمی و غلط افعال پھیلانے لگے +

کبیر پنتھیوں نے اپنی تصنیفات میں بار بار مایا کی اس جھوٹ اور شرارت کا بیان کیا۔ وہ برہما وغیرہ دیوتاؤں کو مایا کے بس میں قرار دیتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ اصل کبیر کے سوروپ کا گیان حاصل کرنا ہی دھرم کا مقصد ہے۔ پر اس گیان کو نہ اُن دیوتاؤں نے اور نہ اُن کے پرستاروں نے اور نہ محمدیوں نے حاصل کیا اگرچہ ان سب کے مذہبوں کا مقصد یہ ہی ہے +

کبیر پنتھی لوگ ہر جیو میں آتما مانتے ہیں۔ جو ہر جیو میں یکساں ہے۔ جب گناہ اور عیب سے آزاد ہو جاتا تو جیو اپنی مرضی سے دیہہ دھارن کر سکتا ہے۔ جب تک وہ نہیں جانتا کہ کہاں سے وہ آیا ہے تب تک آواگون کے تحت میں ہو کے مختلف

جونیوں میں پھرتا رہتا ہے۔ ان میں سے بعض ستاروں اور سیاروں کی صورت بھی پکڑتے ہیں خصوصاً اُس وقت جب تارا گرتا ہے۔ سورگ اور نرک اُن کے خیال میں مایا کے کام ہیں اور اس لئے سورگ یا نرک کی کوئی حقیقی وجود یا ہستی نہیں مانتے ہیں۔ کبیر پنتھی لوگ کہتے ہیں کہ ہندو جس کو سورگ اور مسلمان بہشت کہتے ہیں وہ حقیقتاً اُسی دُنیا کے سکھ ہیں اور نرک یا جہنم اسی دُنیا کے دکھ ہیں +

کبیر پنتھیوں کی اخلاقی تعلیم بہت مختصر ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ایشور نے جیو دیا ہے سو جیو ہتیہ کرنا نہایت نامناسب ہے۔ پس ہر جیو پر دیا کرنا ان کے خیال میں بڑا دھرم ہے۔ سچائی کی پیروی کرنا اس سمپردائے کا اور ایک اُپدیش ہے کیونکہ اُن کے خیال میں پہلے جھوٹ بینے مایا سے ایشور کے سوروپ میں آ گیا تھا اور اس سنسار میں تمام دکھ برپا ہوئے ہیں ان کے خیال میں گھر چھوڑ کر فقیر بن جانا اچھا ہے۔ کیونکہ گھر میں رہنے سے دُنیا کے دھندے سے ایشور کے دھیان میں رکاوٹ ہوتی ہے۔ ہر صورت سے گرو کی سیوا کرنا بھی ان کے خیال میں بڑا دھرم ہے۔ پر یہ لوگ ہر ایک کو گرو کا رتبہ نہیں دیتے ہیں۔ ہر ایک ہونے والے چیلے پر فرض ہے کہ وہ اپنے گرو کو اچھی طرح جانچ لیوے۔ جو بدعتی تعلیم نہیں دیتا اور نیک اوصاف ہے وہ ہی اُنکے

خیال ہیں گرو ہونے کے قابل ہی۔ چیلا اگر قصور کرے تو گرو اُس کو تنبیہہ دے سکتا ہی پر اُس کو جسمانی سزا دینے کا حق نہیں رکھتا ہی۔ اگر تنبیہہ سے چیلا نہ سدھرے تو گرو اُسکی ڈنڈوت قبول نہیں کرتا ہی۔ اگر اس سے بھی وہ سیدھی راہ پر نہ آوے تو گرو اُس کو اپنے سمپردائے سے نکال دیتا ہی +

کبیر پنتھیوں کی شاخیں

عام ہندوؤں کی طرح دیوتاؤں کی پوجا پاٹھ نہ ہونے کے سبب کبیر پنتھی سمپردائے اور اور ویشنو سمپردائے کی طرح بہت پھیل نہ سکا۔ تاہم جیسا کہ پیشتر بیان ہو چکا کبیر پنتھیوں کی تعلیم سے ہندو مذہب پر بڑا اثر ہوا اور کئی ایک نئے سمپردائے بھی قائم ہوئے۔ کبیر پنتھی اگرچہ شمار میں اوروں کی نسبت بہت تھوڑے ہیں تو بھی یہہ سب کے سب ایک ہی فریق بنے نہ رہے بلکہ مختلف حصّوں میں منقسم ہو گئے۔ اِن کے بارہ (۱۲) شاخیں مشہور ہیں جن کے بانیوں کے نام مندرجہ ذیل ہیں +

۱۔ سرت گوپال داس۔ یہہ سکھ ندھان کا مصنف ہی۔ اِس کے چیلے کاشی کے کبیر چورگر کے سمادھ اور جگناتھ و دوارکا کے مٹھوں پر اختیار رکھتے ہیں۔

۲۔ بھگو داس۔ یہہ بیجک کا مصنّف ہی۔ اس کے چیلے دھنوٹی میں رہتے ہیں۔

۳۔ نارائن داس اور

۴۔ چڑامن داس۔ یہہ دونوں دھرم داس نام ایک بنیا کے بیٹے تھے جو پہلے رامانج سمپردائے میں شامل تھا پر پیچھے سے کبیر سمپردائے میں آملا۔ دھرمداس جبل پور کے قریب بندھو نام ایک گاؤں میں رہتا تھا اُس کے خاندان سے وہاں کے مٹھ کا مہنت مقرر ہوتا رہا۔ نارائن کے خاندان میں اب کوئی موجود نہیں ہی۔ اودھر چڑامن کے خاندان کے ایک مہنت نے ایک فاحشہ کو رکھ لیا تھا اس لیے یہہ خاندان بھی مہنت کی گدّی سے اُتار دیا گیا +

۵۔ جگو داس۔ کٹک میں اس کی گدّی ہی۔

۶۔ جیون داس۔ اس نے ستنامی نامے ایک نیا سمپردائے قائم کیا جس کا بیان آگے کیا جائیگا +

۷۔ کمال۔ بمبئی میں یہہ رہتا تھا۔ اِس کے چیلے جوگی ہوتے ہیں۔ روایت ہی کہ کمال کبیر کا بیٹا تھا پر سوا ذیل کی مثال کے اس روایت کا اور کوئی ثبوت نہیں ملتا +

”ڈوبا بنس کبیر کا جو اُپجا پوت کمال“۔

۸۔ ٹاک شالی۔ یہہ بڑودہ میں رہتا تھا +

۹۔ گیانی۔ یہہ مجھنی نام ایک گاؤں میں رہتا تھا +

۱۰۔ صاحب داس۔ یہہ کٹک میں رہتا تھا۔ اِس کے چیلے اور اور کبیر پنتھیوں

سے ذرہ نرالی تعلیم رکھتے ہیں اور اس لئے اپنے کو مُول منتھی کہتے ہیں +

۱۱۔ تمیا آنند اور

۱۲۔ کمال ناد۔ یہہ دونوں دکھن ہیں جا بسے +

علاوہ ان بارہ فرقوں کے ہنس کبیر۔ دان کبیر۔ منگل کبیر (؟) وغیرہ کبیر پنتھیوں کی اور بھی کئی شاخ موجود ہیں۔

کبیر کے پد و بھجن

۱۔ ماتا کے گلے جنیو نہیں پُوت کہاوے پانڈے۔
بیوی فاتما کی سنّت نہیں قاضی برہمن دونوں بھانڈے۔

۲ ۔ جلیتن چکیا بچھ کر دیا کبیرا رو۔
دو پاٹوں کے بیچ آ نثابت گیا نہ کو

۳ ۔ من کا پھیرت جنم گیو گیو نہ من کا پھیر
کر کا من کا چھوڑ کر من کا من کا پھیر

۴ ۔ پتھر پوجے ہری ملے تو ہم پوجے پہاڑ
مالہ پھیرے ہری ملے تو ہم بھی پھیرے جھاڑ

۵۔ نیکی نیکی بات کرو حق نہ حق کرے دوندا
کنٹھی نبدھے ہری ملے تو نبدہ نبدھے گندا

۶۔ بامن ٹامن مور کھ بھئے شعور پڑھے گیتا
ٹھگ ٹھگر نبدا اچھا کھاوے دُکھ پاوے پنڈتا۔
سانچے کوئی نہ مانئے جھوٹے جگ پتیائے
گلی گلی گورس پھیرے مدرا بیٹھ بکائے۔
ستی کو نہ ملے دھوتی گنتان پھرے خاسہ۔
کہے کبیرا دیکھ بھائی دنیا کا تماشا۔

۷۔ گنگا پھرا ہر دوار کا + گدڑی لیا من چار کا
بھٹکا پھرا تو کیا ہوا + جن عشق میں سر نہ دیا
کعبہ گیا حاجی ہوا
من کا کپٹ مٹا نہیں + من کا کپٹ ٹوٹا نہیں
کعبہ گیا تو کیا ہوا + حاجی ہوا تو کیا ہوا
جن عشق میں سر نہ دیا
بوستاں گلستاں پڑھ گیا + مطلب نہ سمجھا شیخ کا

عالم بنا تو کیا ہوا + فاضل ہوا تو کیا ہوا۔

جن عشق میں سر نہ دیا۔ +

۸ - پیتم کی باتیں لگی سو ہے نیکی۔

کوئی جتن سے کوئی سمجھاوے سب کی لگی موہے پھیکی۔

جل کی مینا پلنگ پر رکھی لے امرت رس سینچی ٹ۔

تڑپ تڑپ تن تجت چھنک میں سدھ نہ رہی واجی کی

ہیرا کا پرکھا جوہری جانے چوٹ سہے سر دھن کی۔ ٹ

سواتی کے سوادا پپیہا جانے یا کو چوٹ بیراہن کی

کہے کبیر جہان بھاؤ بست ہی شدھ رہے ہر جن کی۔ +

۹ - ایسے رے جنم جری جائے جگ آئے کے۔

اپنی جیو کا پاپوشے اورے کلپائے کے۔

کوئی پوجے کنکر پتھر مورتی بنائے کے

جن صاحب نے کایا سر جانا ہے بسرائے کے

کوئی مارے مینڈا بکرا دور گا بنائے کے ٹ

اپن جیکسرا پالے پاپی پرجی ستائے کے

کوئی سناوے ماتا پتا گرو تیا بولائے کے

اپن ادر بھرے پاپی ہری بسرائے کے

کوئی کرے دان دکشنا برہمن بولائے کے

کوئی ہرے پر دھن گلے پھنسی لائے کے

کہے کبیرا بانی سنو من لائے کے۔ ٹ

رام کے بھجن بن مروگے بورائے کے +

۱۰ - پنڈت باد بدے سو جھوٹھا

رام کے کہے جگت گت پاوے کھانڈ کہے مکھ میٹھا۔

پاوک کہے پاؤں جو ڈاڑھے جل کہے ترشا بجھائی

بھوجن کہے بھوک جو بھاگے تو دنیا تر جائی۔

بن دیکھے بن درشن پرش بن نام لئے کیا ہوئی

دھن کے کہے دھنی جو ہوئے نردھن رہے نہ کوئی۔

نر کے ساتھ سوا ہری بولے ہری پرتاپ نہیں جانے

جو کبھی اڑی جائے جنگل کو تو ہری سرتی نہ جانے۔

سانچے ومہہ بشی مایا سنگ ہری بھکتن کی ہانسی + کہے کبیر رام بھجن بن بندھے جم پور جاشی +

رائے داسی

رامانند کے چیلے رائے داس نے جس سمپردائے کو قائم کیا اُسے رائے داسی کہتے ہیں عموماً رائے داسی لوگ رائے داس کی اپنی ذات چماروں ہیں سے ہوتے ہیں۔ معلوم ہوتا ہی کہ رائے داس بھگت اپنے زمانے ہیں بہت مشہور تھا۔ یہاں تک کہ گرو نانک نے رائے داس کے بہت سے پد آدگرنتھ میں اقتباس کئے۔ بھگت مال ہیں رائے داس کا قصہ یوں مرقوم ہی کہ رامانند کا ایک برہمچاری چیلا تھا جو ہر روز بھگوان کے بھوگ کے لئے بھیکھ مانگ لایا کرتا تھا۔ ایک روز وہ بھیکھ مانگتے مانگتے ایک بنئے کے گھر جا پہنچا جو چماروں کو سودا دیا کرتا تھا۔ اور اس وجہ سے اُس کے وہاں بھیکھ مانگنا روانہ تھا۔ برہمچاری تو بھیکھ مانگ کر لے آیا اور سوامی رامانند نے اُن چیزوں کو لے کر ٹھاکر جی کے آگے نیویدن کر دیا۔ لیکن دھیان کے وقت ٹھاکر جی نے رامانند کو درشن نہ دیا۔ بھگوان جی کے ناراض ہونے سے رامانند نے سمجھا کہ ضرور بھوگ کی چیزوں میں کوئی ناپاک چیز چڑھائی گئی۔ سو اُس نے اپنے برہمچاری چیلے کو بلا کر پوچھا کہ تو آج کہاں بھیکھ مانگنے کو گیا تھا! برہمچاری بولا کہ فلانے بنئے کے ہاں رامانند نے غصے میں آکر برہمچاری کو کہا جا چمار ہو چمار! گرو جی کا کہنا ہی تھا کہ

فوراً ایک چمار کے گھر جا کر پیدا ہوا۔ چمار نے اپنے بیٹے کا نام رائے داس رکھا۔ رائے داس کو اپنے پہلے جنم کی باتیں یاد آئیں اور کیونکر اپنی اصلی برہمن ذات سے بھرشٹ ہو کر چمار کے جون میں آپڑا اور سدگرو اور سنتوں کے سنگ سے نکالا گیا یہہ سوچ کر بہت رونے لگا۔ اور کسی طرح اپنی چماری ماں کے دودھ منہہ میں نہیں لیا۔ ماں باپ لڑکے کا حال دیکھ کر بہت گھبرا گئے اور آخر کار لاچار ہو کر سوامی رامانند کے پاس آکر نیویدن کیا کہ بچہ دودھ نہیں پیتا ہی۔ بھگوان جی کے آدیش سے رامانند چمار کے گھر آیا۔ گرو جی کے درشن سے بچہ رائے داس مارے خوشی کے اُچھلنے لگا۔ رامانند نے اُس کے کان کے پاس منہہ لیکر چپکے سے منتر پھونک دیا۔ گرو منتر کی فوراً تاثیر ہوئی اور لڑکا دودھ پینے لگ گیا خیر قصہ کوتاہ رائے داس بڑا ہوا اور چمار کا پیشہ اختیار کیا۔ ساتھ ہی ساتھ بڑا بھگت بھی بنا۔ یہاں تک کہ جو کچھ وہ کماتا تھا سب کچھ وشنوؤں کی سیوا میں خرچ کر ڈالتا تھا +

اِسی طرح رائے داس کا گذارہ ہوتا رہا۔ پر کچھ دِن کے بعد ملک میں کال پڑا اور تمام چیزیں بہت مہنگی ہوگئیں اب رائے داس کا گذارہ ہونا دشوار ہوا۔ اپنے بھگت کا یہہ حال دیکھ کر وشنو ایک وشنو کا روپ دھارن کر کے اُس پاس آیا اور اُسے ایک پارس پتھر دے کر کہا کہ تو اس کو استعمال کر۔ پارس پتھر کی نسبت یہہ کہاوت ہی کہ اس

پتھر سے جو چیز چھوائی جائے سو سونا بن جاتی ہے۔ وشنو نے اگرچہ پارس پتھر کی یہہ تمام خوبیاں اُس پر ظاہر کیں تو بھی رائے داس نے اُس کی مطلق پرواہ نہ کی۔ وہ کہنے لگا کہ جس کا من سدا آنند سے پُر ہے وہ پارس سے کیا کریگا۔ سو وشنو چلا گیا اور پارس پتھر جیسا کا تیسا اُس کی دکان کے ایک کونے میں پڑا رہا۔ اسی طرح تیرہ ۱۳ مہینے گذر گئے۔ وشنو پھر اپنے بھگت کے پاس آیا اور دیکھا کہ اُسکو پارس دینا بیفایدہ ہوا ہے سو اب کے بھگوان اُس کی دُکان کے پاس بہت سی اشرفیاں بکھرا کر چلا گیا تاکہ رائے داس اُن اشرفیوں کو اُٹھا لیوے۔ پر رائے داس اپنی دُکان کے پاس اسقدر اشرفیاں پڑے دیکھ کر بجائے اُن کو اُٹھانے کے اپنے دل میں بہت غصہ ہوا۔ کیونکہ دولت سے بھگوان کے بھجن میں رکاوٹ ہوتی ہے۔ اب اپنے بھگت کا غصہ مٹانے کے لیئے وشنو نے اُس کو سوپن میں درشن دیا اور کہا کہ تو یہہ اشرفیاں اُٹھا لے اور کسی اپنے کام میں یا دیو سیوا میں خرچ کر۔ اب رائے داس بھگوان کے اِس آگیا کو کس طرح ٹال سکتا تھا۔ سو اُس نے اشرفیاں اُٹھا لیں اور اُن سے ایک مندر بنا کر اُس میں سالگرام ستھاپن کیا اور سادھو سنتوں کی سیوا ٹہل کرنے لگا۔

جلد رائے داس بھگت کا نام چاروں طرف پھیل گیا۔ ایک چمار کو اس قدر

مشہور ہوتے دیکھ کر برہمن لوگ اُس کے مخالف ہوئے۔ انہوں نے وہاں کے راجہ کے پاس جا کر نالش کی مہاراج جہاں نالایق کی پوجا ہوتی اور لایق کی بے قدری وہاں کال موت اور خوف یہہ تینوں مصیبتیں نازل ہوتی ہیں۔ آپ کے راج کا ایک چمار سالگرام کی پوجا کرتا ہے اور اُس کی پرشاد بانٹ کر تمام لوگوں کو بھرشٹ کر رہا ہے۔ آپ اُس چمار کو اس دیس سے نکال دیجئے اور یوں اپنے پرجاؤں کا دھرم رکھشا کیجئے +

برہمنوں کی نالش سے راجہ نے اُس پاپی چمار کو بلا بھیجا۔ جب وہ راجہ کے حضور حاضر ہوا۔ تو راجہ نے کہا کہ تو سالگرام کو چھوڑ دے۔ رائے داس بولا کہ مہاراج میں آپ کے سامنے سالگرام کو رکھ دیتا ہوں کہ برہمن لوگ اُسے اُٹھا لے جاویں۔ راجہ اِس بات سے خوش ہوا۔ تب رائے داس نے سبھا کے بیچ ایک گدی پر سالگرام کو رکھ دیا۔ اب برہمنوں نے اُس سالگرام کو اُٹھانے کے لئے ہاتھ ڈالا۔ پر سالگرام کو ہلا بھی نہ سکے۔ اُنہوں نے بہت سنب ستوتی کیں۔ منتر اور وید پڑھے۔ پر سالگرام کو کسی طرح اُٹھا نہ سکے۔ جب برہمن ہار گئے رائے داس چمار سالگرام کے آگے ہاتھ جوڑ کر اس کی ستوتی کرنے لگا۔ وہ ستوتی کر ہی رہا تھا کہ سالگرام اپنے آسن سے کود کر ایکبارگی اُس کی گود میں

آپڑھا۔ تمام لوگ حیران ہوگئے اور راجہ کو معلوم ہوا کہ رائے داس درحقیقت بھگوان کا بھگت ہی۔ اب راجہ نے برہمنوں کو حکم دیا کہ وہ آگے کو رائے داس کے خلاف کچھ نہ بولیں +

رائے داس کے بارے میں ایک اور قصہ مشہور ہے کہ جھالی نامی چتوڑ کی ایک رانی نے رائے داس سے منتر لیا تھا۔ ایسی بڑی ریاست کی رانی ہوکر ایک چمار کو اپنا گرو بنانے سے وہاں کے براہمن لوگ رانی کے سخت دشمن ہوگئے۔ یہاں تک کہ رانی کو اپنی جان کا بھی بڑا اندیشہ ہوگیا۔ سو رانی نے رائے داس کو ایک خط لکھ بھیجا کہ وہ اس امر میں اُس کی مدد کرے۔ رائے داس نے رانی کو یہہ صلاح دی کہ آپ اپنے علاقے کے تمام برہمنوں کو بھوجن کرنے کے لئے دعوت دیجئے۔ بموجب اس صلاح کے رانی نے تمام برہمنوں کو بھوجن کرنے کے لئے اپنے ہاں بلایا۔ براہمن لوگ اپنی اپنی پنگتی میں بیٹھ گئے۔ پر جب بھوجن شروع ہوا تو کیا دیکھتے ہیں کہ دو دو برہمنوں کے بیچ ایک ایک رائے داس بیٹھ کر بھوجن کر رہا ہی۔ یہہ دیکھ کر برہمن لوگ ہار مان گئے اور اُس کی دشمنی چھوڑ کر اُسکے چیلے بن گئے +

بھگت مال میں رائے داس بھگت کا مہاتم ظاہر کرنے کے لئے ایسے ایسے

قصے ایجاد کئے گئے۔ حقیقی بات تو یہہ ہی کہ محمدیوں کی عملداری میں برہمن لوگ پہلے کی طرح چھوٹی ذاتوں کو ستا نہیں سکتے تھے۔ سو انہی ایام میں ویشنوؤں کا زور اس قدر بڑھ گیا کہ چھوٹی ذات کے لوگ بھی بھگت بننے لگے اور نہ صرف بھگت بلکہ اُن میں سے بعضوں نے گرو اور سمپردائے کے بانی ہونیکا رتبہ تک حاصل کیا۔ برہمنوں نے اس امر میں مخالفت تو کی پر پہلے کی طرح اس ملک کے بادشاہ اور حاکموں پر اُن کا زور نہ رہنے سے وہ کامیاب نہوئے۔

سین پنتھی

رامانند کا چیلا سین ذات کا نائی تھا۔ اُس نے ایک سمپردائے قایم کیا جسے سین پنتھی کہتے ہیں۔ ان دنوں میں یہہ سمپردائے بہت مشہور نہیں ہی اور معلوم نہیں کہ یہہ سمپردائے اب موجود ہی یا نہیں۔ بھگت مال میں سین کے بارے میں ذیل کا قصہ مندرج ہی +

سین گندوانہ کے علاقہ میں نبدھگڑہ کے راجہ کا نائی تھا۔ وہ بڑا بھگت تھا اور تمام وقت سادھو سنتوں کے سنگ بھگوان کے بھجن میں مگن رہتا تھا۔ ایک روز کا ذکر ہی کہ وہ بھگوان کے پریم میں ایسا محو ہوگیا۔ کہ راجہ کی حجامت

بھی بھول گیا۔ ادھر وشنو نے دیکھا کہ غفلت کے سبب راجہ سین سے ناراض
نہ ہو جائے سو اپنے بھگت کے بچاؤ کے لئے آپ ہی حجام بن کر راجہ کے ہاں حاضر
ہوا۔ اُس نے بہت عمدہ حجامت بنائی اور اُس کے بدن کی آسمانی خوشبو بھی
راجہ کو معلوم ہوئی۔ پر وشنو کی مایا سے راجہ وشنو کو پہچان نہ سکا خیر اُس
دن راجہ نائی سے بہت خوش ہوا اور نائی بھی رخصت ہوا۔ اتنے میں سین
کو جو یاد آیا تو جلد اُٹھ اپنی حجامت کی گُتھی بغل میں دبا راجہ کے وہاں دوڑا پر کیا
دیکھتا ہی کہ راجہ تو پہلے ہی حجامت بنا بیٹھا ہی۔ اب سین نے سمجھا کہ راجہ نے
غصہ ہو کر کسی دوسرے نائی سے حجامت کرائی ہوگی سو وہ ہاتھ جوڑ کر راجہ
کے حضور معافی مانگنے لگا۔ راجہ اس بات سے بہت حیران ہو کر کہنے لگا کہ اب
ہی تو تو میری حجامت بنا رہا تھا۔ خیر۔ اب معلوم ہوا کہ یہہ سب وشنو کی مایا ہی
سو راجہ اپنے نائی سین کے پاؤں پر گر پڑا اور اُس کو پرم بھگت جان کر
اُس کا چیلا بنا +

خاکی

کیل نام ایک بھگت اس سمپردائے کا بانی تھا جو کرشن داس کا چیلا تھا

اور کرشن داس آسانند کا چیلا تھا اور آسانند رامانند کا۔ سو خاکی سمپردائے
کو بھی رامانند سمپردائے کی شاخ سمجھنا چاہئے۔ بھگت مال وغیرہ کتابوں میں
اس سمپردائے کا بیان نہیں ملتا ہی۔ اور اس لئے علما گمان کرتے ہیں کہ یہہ
سمپردائے بہت نیا ہی۔ اور اور وشنووں کی نسبت خاکیوں کی خاصیت یہہ
ہی کہ خاکی لوگ اپنے بدن اور کپڑے پر خاک و راکھ ملتے ہیں اور شیو سنیاسیوں
کی طرح جٹا بھی رکھتے ہیں۔ وہ جو ایک جگہہ پر ٹِکے رہتے ہیں اکثر وشنوؤں
کی طرح پہراوا پہنتے ہیں پر وہ جو رمتے پھرتے ہیں اکثر ننگے یا عنقریب ننگے
رہتے ہیں۔ خاکی لوگ رام اور سیتا کی پرستش کرتے ہیں اور ہنومان کو بھی
بہت مانتے ہیں۔ فرخ آباد اور اُس کے گرد نواح میں خاکیوں کے استھان
ہیں۔ پر اجودھیا کے قریب ہنومان گڑھ اُن کا سب سے بڑا استھ ہی کہتے
ہیں کہ جے پور میں اِس سمپردائے کے گرو کیل کا سمادھ ہی +

ملوک داسی

ملوک داس کے پیرو ملوک داسی نام سے مشہور ہیں۔ کہتے ہیں کہ

ملوک داس مذکورہ بالا خاکی سمپر دائے کے بانی کیل کا چیلا تھا۔ اور اور وشنوؤں سے انکا فرق یہہ ہی کہ یہہ اپنے تلک میں جو لال لکیر کھینچتے ہیں اُسے ذرا چھوٹی رکھتے ہیں اور رامانندیوں کی طرح محض بیراگی کے چیلے نہیں بنتے بلکہ گرہست گرو سے بھی منتر لیتے ہیں۔ رام اِس سمپر دائے کا دیوتا اور بھگوت گیتا اس سمپر دائے کی سب سے بڑی سندی کتاب ہی۔ وہ لوگ چند سنسکرت رسالوں کو بھی پڑھتے ہیں جن میں رام کی تعریف ہی۔ وہ چند ہندی ساکھی اور پدوں کو بھی مانتے ہیں جنہیں ملوک داس کی تصنیف قرار دیتے ہیں۔ ان کے پاس دس رتن نام ایک اور بھی ہندی کتاب ہی۔ کہتے ہیں کہ اس سمپر دائے کے بہت پیرو ہیں جو اکثر بنئے اور مختلف شودر قوموں میں سے ہوتے ہیں۔ اس سمپر دائے کا سب سے بڑا استھان الہ آباد کے ضلعے میں کڑا مانک پور نام ایک گاؤں میں ہی۔ کہتے ہیں کہ ملوک داس خود اُسی گاؤں کے ایک بنئے کا بیٹا تھا۔ علاوہ اس مٹھ کے الہ آباد۔ کاشی بندابن۔ اجودھیا۔ لکھنؤ اور جگناتھ پوری میں اس سمپر دائے کے چھ اور مٹھ ہیں۔ اُن میں سے لکھنؤ کا مٹھ بہت نیا ہی۔ جسے گومتی داس نام ایک بھگت نے نواب آصف الدولہ کی مدد سے قایم کیا۔ کہتے ہیں کہ جگناتھ کے مٹھ میں

ملوک داس کا سمادھ ہی۔ کیونکہ وہاں پر اُس کا انتقال ہوا۔ پر بعض بہات کا انکار کرتے ہیں اور بتاتے ہیں کہ ملوک داس نے اپنے گاؤں کڑا مانک پور ہی میں وفات پائی۔ جگناتھ کے ملوک داسی اور کبیر پنتھی مٹھ ایک دوسرے کے قریب ہیں اور ہر ایک تیرتھ جاتری پر فرض ہی کہ ایک مٹھ سے ملوک داس کا ٹکڑا اور دوسرے مٹھ سے کبیر کی ترانی لے کر بھوجن کرے۔ ناظرین ٹکڑا کس کو کہتے ہیں بخوبی جانتے ہونگے پر ترانی سے شاید واقف نہیں۔ بھات کو پانی میں بھگو کے باسی ہونے دو تو اس کا پانی ذرا ترشی پر آجائیگا۔ اُس ترش پانی کو ترانی کہتے ہیں +

پد

اجاگر کرے نہ چاکری پنچھی کرے نہ کام + داس ملوکا یوں کہے سب کا داتا رام

بھجن

دین بندھو دین ناتھ میرے تن ہیرئے + سونے کا سونیا نہیں روپیکا روپیہ نہیں
کوڑی پیسا گانٹھ نہیں یا سی کچھ لیجئے + کھیتی نہیں باری نہیں بنج بیوپار نہیں
ایسا کوئی ساہو نہیں یا سی کچھ لیجئے + بھائی نہیں بندھو نہیں کٹم قبیلا نہیں

ایسا کوئی منترا نہیں پاکے ڈھگ لاگئے ہاہے کہے تو ملوک داس چھوڑ دے پرائی آس
ایسا دھنی پائے کے منترن کاگے جائیے

دادو پنتھی

دادو نام ایک شخص نے اِس سمپردائے کو قائم کیا۔ وہ ایک کبیر پنتھی کا چیلا تھا۔ کبیر پنتھی گروؤں کے سلسلے میں دادو کو چھٹا قرار دیا۔ مثلاً کبیر۔ کمال۔ جمال بمل۔ بدھن۔ دادو۔ سو دادو پنتھی بھی راما نندی سمپردائے کی ایک شاخ ہی یہہ لوگ رام کو مانتے ہیں۔ پر سوا رام نام کے جپنے کے اُس کی کسی طرح کی پوجا نہیں کرتے ہیں۔ رام کی مورتی رکھنا یا اُس کے لئے کوئی مندر بنانا اِن کے خیال میں منع ہی۔ ان کا رام ویدانت کے برہم کی طرح نرگن و نراکار ہی +

دادو احمد آباد شہر کے ایک پنجا کا بیٹا تھا۔ وہ بارہ برس کی عمر میں وہاں سے سمبھر میں آیا جو اجمیر کے علاقے میں واقع ہی۔ پھر سمبھر کو چھوڑ کر کلیان پور نام اور ایک دوسرے شہر میں چلا گیا۔ اور آخر کار ۳۷ برس کی عمر میں نارائینا نام ایک جگہہ پر جا بسا جو کلیان پور سے ۴ کوس فاصلے پر واقع ہی۔ کہتے ہیں کہ نارائینا میں رہتے

وقت ایک روز اُس پر ایک اکاشن بانی ہوئی کہ تو پرمارتھ کے سادھن میں مگن ہو جا۔ اِس آسمانی آواز کو سنتے ہی وہ نارائینا سے روانہ ہوا اور وہاں سے پانچ کوس دور پر بھیران نام ایک پہاڑ پر جا کر گوشہ نشینی کو اختیار کیا۔ یہاں پر کچھ مدت رہنے کے بعد وہ بالکل غایب ہو گیا۔ اور اُس کا کوئی پتہ نہ رہا۔ دادو پنتھی لوگ کہتے ہیں۔ کہ وہ پرماتما میں لین ہو گیا ہی۔ دبستان میں لکھا ہی کہ دادو اکبر بادشاہ کے ایام میں درویش بن گیا تھا۔ سو گمان ہی کہ اکبر بادشاہ کی سلطنت کے آخر میں یا جہانگیر کی سلطنت کے شروع میں دادو موجود تھا +

دادو پنتھی لوگ اپنی پیشانی پر کسی طرح کا تلک نہیں پہنتے ہیں اور نہ گلے میں کنٹھی دھارن کرتے ہیں۔ وہ محض اپنے ہاتھ میں ایک جپ مالا رکھتے ہیں وہ اپنے سر پر ایک سفید رنگ کی چوکونا یا گول ٹوپی پہنتے ہیں جس کے پیچھے ایک پھوندنا لٹکا رہتا ہی۔ اِس ٹوپی کو دادو پنتھی اپنے ہاتھ سے بناتے ہیں۔

دادو پنتھی تین قسم کے ہوتے ہیں۔ ۱۔ برکت۔ ۲۔ ناگا۔ ۳۔ بستر دھاری۔ وہ جو دنیا داری سے علیحدہ ہو کر بیراگ کو اختیار کرتے ہیں اُن کو برکت کہتے ہیں۔ اُن کے بدن پر ایک انگرکھا اور ہاتھ میں ایک کمنڈل ہوتا ہی۔ اور سر ننگا رہتا ہی۔ ناگا لوگ ہتھیار بند ہوتے ہیں اور تنخواہ ملے تو ہتھیار کو استعمال بھی کرنے

ہیں۔ یوں راج پوتانا میں راجہ لوگ ناگاؤں کی بڑی قدر کرتے اور انہیں پلٹن میں بھرتی کر لیتے ہیں۔ ایک جے پور کے راجہ کے پاس ۱۰۰۰ سے زیادہ ناگا کی پلٹن تھی۔ بستر دھاری لوگ دنیا دار ہوتے اور بیج بیوپار وغیرہ معمولی پیشیوں میں لگے رہتے ہیں۔ دادو پنتھیوں کی یہہ تینوں شاخیں پھر مختلف در شاخوں میں تقسیم ہو گئیں جن میں سے ۵۲ فریق مشہور ہیں +

دادو پنتھی لوگ پو پھٹتے وقت اپنے مُردوں کو جلاتے ہیں۔ لیکن اُن میں جو اپنے تئیں دھرمی جانتے ہیں مُردوں کو جلاتے نہیں۔ وہ پشو پنچھی کے کھانے کے لئے اپنے مُردوں کو میدان میں پھینک دیتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ مُردوں کو جلانے سے اُس کے ساتھ بہت سے کیڑے مکوڑے بھی جل مرتے ہیں +

اجمیر اور مارواڑ کے علاقوں میں دادو پنتھیوں کا شمار بہت ہی۔ نارائنا اس سمپردائے کا بڑا تیرتھ ہی۔ وہاں دادو کی گدی اور دادو پنتھیوں کی کتابیں ہیں جن کی پرستش ہوتی ہی۔ پہاڑ پر ایک چھوٹا سا مکان ہی جسے دادو کے غائب ہونے کی جگہہ کا نشان بتاتے ہیں۔ نارائنا میں ہر سال پھاگن کے مہینے کے شُکلہ پکش میں ۱۵ دِن تک ایک میلا ہوتا ہی۔ +

پد

دادو دنیا باوری پاتھر پوجن جائے
گھر کی چکی نہ پوجے جا کا پسیا کھائے

رام سنیہی

سمپردائے کا بانی

رام چرن نامے ایک راماوت ویشنو اس سمپردائے کا بانی ہی۔ سمبت ۱۷۷۶ میں جیپور کے علاقہ میں سوریین نام ایک گاؤں میں رام چرن پیدا ہوا۔ وہ جب بڑا ہوا تو دیوی دیوتوں کی پوجا کرنے سے انکار کیا۔ اس پر براہمن لوگ اُس کے سخت مخالف ہوئے۔ اس لئے رام چرن سمبت ۱۸۰۷ میں اپنا جنم بھوم چھوڑ کر مختلف ملکوں میں پھرتا رہا اور آخرکار اُودے پور کے علاقے میں بھلواڑا نام ایک گاؤں میں آ بسا۔ وہاں وہ دو سال تک رہا۔ اُن دنوں میں بھیم سنگھ اُودے پور کا راجہ تھا۔ براہمنوں کی صلاح سے راجہ نے رام چرن کو ستانے کی کوشش کی۔ رام چرن وہاں سے بھاگ گیا۔ اُن دنوں میں ایک اور بھیم سنگھ تھا جو شاہ پور کا راجہ تھا۔ شاہ پور والا بھیم سنگھ رام چرن کا یہہ حال دیکھ کر اس پر بڑا مہربان

کرتے ہیں۔ اکثر گدی خالی ہونے کے بعد تیرہویں دِن نیا مہنت گدی نشین
ہوتا ہی۔ اس موقع پر اس سمپردائے کے بیراگی لوگ شاہ پور کے تمام باشندوں
کو رام مَری نام ایک مندر میں دعوت دیتے اور اُن کو بھوجن کراتے ہیں مہنت
ہمیشہ شاہ پور میں رہتا ہی پر کبھی کبھی مہینے دو مہینے کے لئے باہر بھی نکل جاتا ہی +

بیراگی

اِس سمپردائے کے بیراگیوں کو سادھ بھی کہتے ہیں۔ اِن بیراگی
یا سادھوں کے لئے ان کے قوانین بہت سخت ہیں۔ مثلاً مجرّد رہنا
اور زناکاری سے پرہیز کرنا۔ کھانے پینے میں بدپرہیز نہ ہونا۔ تھوڑا سونا۔ زبان کو قابو میں
رکھنا۔ جسم کو گشتہ کرنا۔ شاستر پڑھنا۔ پھل کی خواہش چھوڑ کر دیا دھرم کرنا۔ لوگوں کے ساتھ
سیدھی چال چلنا۔ دوسرے کو چھما کرنا۔ کام۔ کرودھ۔ لوبھ۔ اہنکار وغیرہ کو چھوڑ
دینا۔ جھگڑے فساد۔ خودغرضی۔ ریاکاری۔ جھوٹ۔ چوری۔ سودخواری وغیرہ
سے باز رہنا۔ ناشایستہ سلوک بیہودہ کھیل تماشہ۔ سواری پر چڑھنا۔ جوتی پہننا
آئینہ میں منہہ دیکھنا۔ زیور پہننا۔ خوشبو استعمال کرنا سخت منع ہی۔ یعنے جن باتوں
سے جسمانی بھوگ بڑھتا ہی ان کو چھوڑ دینا چاہیئے۔ روپیہ پیسہ لینا۔ جیو ہتیا کرنا
یا نہایت ایکانت میں رہنا بھی منع ہی۔ پر افسوس یہہ ہی کہ روپیہ پیسہ کے
قانون پر یہہ لوگ بہت عمل نہیں کرتے ہیں۔ کیونکہ نہ صرف یہہ لوگ دوسرے

سے واں گرہن ہی کرتے بلکہ یہہ اپنی طرف سے چند بنیوں کو مقرر کرتے ہیں جو ان کے
روپیوں سے اُن کے واسطے لین دین بنج بیوپار کرتے ہیں۔ ناچ گیت و تماشوں
میں جانا تمباکو پینا۔ نسوار سونگھنا۔ افیون کھانا اور ہر ایک نشہ کی چیز استعمال
کرنا ان کے لئے سخت منع ہی دوائی بنانا بھی ناجایز ہی پر بیماری کے وقت دوسرے
سے دوائی لے کر پی لینے کی ممانعت نہیں +

رام سنیہی لوگ گلے میں مالا اور پیشانی پر سفید رنگ کا تلک پہنتے ہیں سادھ
لوگ بھگواں کپڑا پہنتے۔ لکڑی کے کمنڈل میں پانی پیتے اور مٹی یا پتھر کے برتن
میں بھوجن کرتے ہیں۔ جیو ہتیا کرنا ان کے خیال میں سخت پاپ ہی۔ اس لیئے
یہہ لوگ نہ صرف گوشت کے کھانے ہی سے پرہیز کرتے بلکہ دیوا جلا کے فوراً اُسے
ڈھانپ دیتے ہیں تاکہ ایسا نہو کہ کوئی کیڑا اُس پر گر کے مر جائے چلتے وقت بہت
دیکھ بھال کے پاؤں ٹکاتے ہیں کہ کوئی کیڑا اُن کے پاؤں کے نیچے دب نہ مرے
آساڑھ کے مہینے کی پندرہویں تاریخ سے لے کر کاتک کی پندرہویں تاریخ
تک چوماسا میں یہہ لوگ نہایت ضروری کام کے بغیر گھر سے بھی باہر نہیں نکلتے
ہیں کیونکہ انہی دنوں میں راستوں پر کیڑے بہت ہوتے ہیں۔ اغلب ہی کہ ان
لوگوں نے جینی لوگوں کی دیکھا دیکھی ان باتوں میں اس قدر پرہیز کرنا سیکھا۔

سمپردائے کے بانی رام چرن کے خاص ۱۲ چیلے ہوتے تھے جو مٹھ کی مختلف خدمات کرتے تھے۔ ان ۱۲ میں سے اگر کوئی مرجاتا تھا تو اسکی جگہہ پر اور کوئی مقرر ہوتا تھا۔ یوں ۱۲ کا شمار جیسا کا تیسا قایم رہتا تھا۔ اب بھی اس سمپردائے میں یہہ سلسلہ جاری ہی۔ ان ۱۲ چیلوں میں سے ایک کو کوتوال کہتے ہیں کوتوال مٹھ کے اناج اور دوائی دارو وغیرہ کی حفاظت کرتا ہی اور مہنت کے حکم کے بموجب ہر روز سودا بانٹتا ہی۔ دوسرے عہدہ دار کا نام کپڑے دار۔ اُس کے اختیار میں مٹھ کے تمام کپڑے اور کمبل وغیرہ رہتے ہیں جو گرہستی لوگوں کی طرف سے سادھوں کو بانٹنے کے لئے ملتے ہیں۔ تیسرا چیلا سادھوں کی چال چلن رفتار گفتار وغیرہ کی خبر گیری کرتا ہی۔ چوتھا چیلا سادھوں کو پڑھنا سکھاتا ہی اور پانچواں چیلا لکھنا۔ چھٹا چیلا اپنے یا غیر مت والے ہر ایک کو لکھنا پڑھنا سکھاتا ہی۔

ان ۱۲ چیلوں میں سے جو بہت بزرگ اور نیک اوصاف ہوتا ہی وہ عورتوں کو اُپدیش دیتا ہی۔ باقی پانچ چیلے پنچ ہوتے ہیں پنچ کے ساتھ مذکورہ بالا سات چیلوں میں سے تین چیلے بھی شریک ہوتے ہیں۔ سادھوں میں اگر کوئی غیر مناسب کام کرے تو اُس کا مقدمہ پنچ کے سامنے ہوتا ہی +

سادھ ہوتے وقت اپنا نام بدلنا پڑتا ہی۔ ایک سکھا کے سوائے سر کے تمام بال بھی مُنڈا دیتے ہیں۔ اِس موقع پر نائیوں کو بہت کچھ ملتا ہی۔ سنا گیا ہی کہ بعض اوقات ایک ایک نائی پانچ پانچ سو روپیہ بھی کماتے ہیں +

ایک قسم کے سادھ ہیں اُن کا نام بدیہی ہی۔ یہہ لوگ ننگے رہتے ہیں۔ دوسرے قسم کے سادھوں کو مَونی کہتے ہیں۔ جن کی زبان بس میں نہیں ہوتی اُن کو چند برسوں کے لئے مَونی رہنا پڑتا ہی۔ مونی رہ کر جب زبان بس میں آجاتی تو پھر بولنے کی اجازت ہوتی ہی +

گرہستیوں کو بھی سادھ گِنے جاتے اور مہنت بننے کا حق ہی۔ پر وہ مذکورہ بالا بدیہی اور مونی نہیں بن سکتے ہیں۔ کیونکہ ان میں دنیاوی کاروبار نہیں چل سکتا ہی۔ عورتوں کو بھی سادھنی بننے کی اجازت ہی۔ پر اس حالت میں اُن کو اپنے شوہر و بال بچوں کو چھوڑ کر مجرد رہنا پڑتا ہی +

دکھشا ہر ذات کے ہندو کے لئے اِس سمپردائے میں داخل ہونے کی اجازت ہی۔ شاہ پور کے مندر کا پردھان مہنت متلاشی کو دکھشا دیکر سمپردائے میں داخل کرتا ہی۔ بیراگی لوگ مختلف اطراف سے متلاشیوں کو شاہ پور میں جمع کرتے ہیں۔ مہنت اُن کی آزمایش اور تعلیم کے لئے اُن کو

مذکورہ بالا آچیلوں کے حوالے کرتا ہے۔ آزمائیش و تعلیم کے بعد وہ سمپردائے میں لئے جاتے ہیں۔ اگر کوئی تلاشی سادھ بننا چاہتا تو اُس کو کم از کم ۱۴ دن تک تعلیم پانا پڑتا ہے۔

عبادت

رام سنیہی لوگ اپنے دیوتا کو رام کہتے ہیں ان کے خیال کے مطابق رام سرب شکتیمان ایشور ہے جو اکیلا ہی سرشٹی سنگھتی اور ناش کا بانی ہے۔ اُس رام کا بھید کسی نے نہ پایا۔ رام جس کی نسبت جو کچھ کرتا ہے اُسی میں اُس کو خوش رہنا چاہئے۔ انسان کچھ نہیں کرسکتا ہے۔ سب کچھ اُسی کے اچھا نوسار ہوتا ہے۔ جیو آتما اُسی رام روپی پرمیشور کا انش یعنے جز ہے۔ پنڈت لوگ جو شاستروں سے واقف ہیں اگر جان بوجھ کر بُرائی کریں تو اُس پاپ سے چھوٹ نہیں سکتے ہیں۔ لیکن جو گیانی ہے اگر وہ پاپ کرے تو شاستر پاٹھ تپسیا اور پشچات تاپ کرنے سے اُس سے چھوٹ سکتا ہے +

رام سنیہوں کے خیال میں مورتی کا بنانا اور مورتی کی پوجا نہایت نا مناسب ہے۔ اِس لئے اُن کے مندروں میں کسی دیوتا کی مورتی نظر نہیں آتی اور نہ مورتی پوجا کے اور اور سامان ہی وہاں پائے جاتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ وہ جو سمندر میں غوطہ لگاتا ہے اُس کو ندی کی کیا حاجت ہے؟ سو

جو سرب شکتیمان پرمیشور کی آرادھنا کرتا ہے اُسے چھوٹے چھوٹے دیوتاؤں کی پوجا کرنے کی کیا ضرورت؟

وہ ہر روز صبح دوپہر اور شام کو عبادت کرتے ہیں۔ گرہستی لوگ دُنیا کے کاروبار میں مشغول رہنے سے سب کے سب ایک ہی وقت پر اکٹھے مندر میں نہیں آسکتے ہیں۔ لیکن جب وہ آتے ہیں تب عبادت کے تمام ہونے تک وہاں سے نہیں اُٹھتے ہیں +

سادھ لوگ رات دوپہر کو اُٹھ کر مندر میں چلے جاتے ہیں اور صبح کو آدہ پہر دن تک وہاں رہتے ہیں۔ اس کے بعد گرہستی لوگ مندر میں آکر چار پانچ ڈنڈ بیٹھتے ہیں۔ اس کے بعد عورتیں آتیں اور بھجن گاتی ہیں۔ یوں صبح کی بندگی تمام ہوتی ہے۔ دو یا اڑھائی پہر کے وقت دوپہری بندگی ہوتی ہے۔ شام کو پھر عبادت ہوتی ہے جس میں محض مرد ہی ہوتے ہیں۔ مرد اور عورتوں کا اکٹھا بیٹھنا اور اکٹھا گیت گانے کی اجازت نہیں ہے۔ جب اور کوئی حاضر نہیں رہتے تو سادھ لوگ کچھ دیر تک دھیان میں بیٹھتے یا مالا جپتے یا زبان سے کبھی کبھی رام رام کہتے جاتے ہیں۔ رام سنیہی لوگ رات کو کچھ نہیں کھاتے ہیں یہاں تک کہ پانی بھی نہیں پیتے +

اس سمپردائے کے مندر یا عبادت گاہ کو رام دوارا کہتے ہیں۔ راجواڑے میں شاہ پور کا رام دوارا نہایت مشہور و خوبصورت ہے۔ علاوہ اس کے جے پور جودھ پور۔ میرتا۔ ناگور۔ اُدے پور۔ چتوڑ۔ بھلواڑا۔ ٹونک۔ بوندی۔ کوٹہ وغیرہ جگہوں میں بھی بہت سے رام دوارا ہیں۔

تیوہار

رام سنیہی لوگ دسہرہ۔ دیوالی۔ ہولی وغیرہ ہندؤں کے تیوہاروں کو نہیں مانتے ہیں۔ وہ لوگ پھاگن کے مہینے میں شاہ پور میں پھول ڈول نام ایک تیوہار مانتے ہیں۔ اگرچہ اُس مہینے کے آخری پانچ چھ دن اس تیوہار کے حقیقی دن ہیں تاہم قریب مہینا بھر ہندوستان کے مختلف اطراف سے شاہپور میں لوگ آتے رہتے ہیں۔ بیراگی لوگ اگر ایک سال نہیں آتے تو دوسرے سال تاوان سے رہا ہی نہیں جاتا۔ اس سمپردائے کے گرہستی لوگوں کی چال چلن وغیرہ کی نگہبانی کرنے کے لئے ہر گاؤں میں دو تین بیراگی رکھے جاتے ہیں اور بعض بڑے شہروں میں دس بارہ بیراگی بھی ہوتے ہیں۔ اُن گاؤں یا شہروں کے لوگوں کے ساتھ بہت ہلنے ملنے سے بیراگیوں کی چال چلن میں کچھ فرق نہ آجائے اِس سبب سے مذکورہ بالا دولہا رام مہنت یہہ قانون کر گیا کہ کوئی بیراگی ایک جگہہ پر متواتر دو سال تک نہیں رہ سکتا ہے۔ لہذا اس قانون کے مطابق پھول ڈول کے وقت اِن بیراگیوں کی تبدیلیاں ہوتی ہیں۔

ہندوستان کی اکثر جگہوں میں کرشن جی کا پھول ڈول ہوتا ہے۔ پر رام سنیہی لوگ جو کرشن کو مطلق مانتے ہی نہیں اُنہوں نے شاہ پور کے اس تیوہار کا نام کیوں پھول ڈول رکھا ٹھیک معلوم نہیں ہے۔ اس موقع پر اُدے پور۔ جودھ پور۔ جے پور۔ کوٹہ بوندی وغیرہ ریاستوں کے راجوں کے ہر ایک کی طرف سے شاہ پور کے رام سنیہی لوگوں کو مٹھائی کھانے کے لئے ہزار ہزار روپیہ بھیج دیئے جاتے ہیں۔ اس سمپردائے کا کوئی شخص اگر کسی سخت جرم میں مبتلا ہو تو پھول ڈول کے وقت وہ شاہ پور میں لایا جاتا ہے۔ اُس کو مندر میں داخل ہونے یا اپنے سمپردائے کے لوگوں کے ساتھ بیٹھکر بھوجن کرنے کی اجازت نہیں رہتی۔ وہ مذکورہ بالا آٹھ سادھوں کی پنچایت کے سامنے حاضر کیا جاتا ہے۔ اگر اُن کی رائے میں اُسکا جرم ثابت ہو جائے تو اُس کی شکھا کاٹ کر اور مالا اُتار کر اُسے سمپردائے سے نکال دیتے ہیں۔ چھوٹے چھوٹے جرموں کا مقدمہ اکثر مجرم کے اپنے گاؤں کے مہنت یا بیراگیوں کے سامنے ہوتا ہے+

علاوہ راجواڑے کے گجرات بمبئی۔ سورت۔ حیدرآباد۔ پونہ۔ احمدآباد وغیرہ جگہوں میں رام سنیہی لوگ نظر آتے ہیں۔ کاشی میں بھی چند رام سنیہی رہتے ہیں+

مدھواچاری یا برہم سمپر دائے

نام

پیشتر بیان ہو چکا کہ ویشنوں کے چار بڑے سمپر دائے ہیں - جن میں سے پہلے سمپر دائے یعنے سری ویشنو اور اُن کی مختلف شاخوں کا بیان اوپر ہوا - اب ہم یہاں پر دوسرے سمپر دائے کا بیان کرینگے - اِس سمپر دائے کا نام مدھواچاری یا برہم سمپر دائے ہے - اس سمپر دائے کو اس لئے برہم سمپر دائے کہتے ہیں کہ برہمانے اس سمپر دائے کے بانی مدھواچارج کو قبول کیا تھا چنانچہ پدم پران میں چاروں سمپر دائیوں کے بارے میں لکھا ہی کہ سری یعنے لکشمی نے رامانج کو - برہمانے مدھواچارج کو - رودر یعنے شو نے وشنو سوامی کو - اور سنک سنندن سناتن دسنت کماران چاروں نے نمبادِت کو قبول کیا -

مدھواچارج کی سوانح عمری

اِس سمپر دائے کا بانی مدھواچارج بھی دکھن کا رہنے والا تھا - اور دکھن ہی میں یہہ سمپر دائے پھیلتا رہا - شمالی ہندوستان میں یہہ سمپر دائے نظر نہیں آتا پر کبھی کبھی اِس سمپر دائے کے بعض رتے بیراگی اِدھر بھی چلے آتے ہیں - شمالی ہندوستان میں اس سمپر دائے کا ایک بھی مٹھ قایم نہیں ہوا +

مدھواچارج سنک ۱۱۲۱ یا عیسوی ۱۱۹۹ میں تولب دیس میں ایک برہمن کے گھر پیدا ہوا - اُس کے باپ کا نام مدھی جی بھٹ تھا - مدھواچاری سمپر دائے کی کتابوں میں اُس کو پون دیوتا کا اوتار قرار دیا - کہتے ہیں کہ نارا ین کے آدیش سے دھرم کو ستھاپن کرنے کے لئے پون دیوتا اوتار لیکر مدھواچارج نام سے ظاہر ہوا - سرب درشن سنگرہ نام مشہور کتاب میں اُس کے دو نام پائے جاتے ہیں - پورن پرگیان اور مدھیامندر بعض تصانیف میں اُسکا لقب آنند تیرتھ ہی +

مدھواچارج نے انتیشور نام ایک مٹھ میں تعلیم حاصل کی اور نو برس کی عمر میں اچیوت پرچہ نام ایک اچارج سے دکشنا پاکر بیراگی بن گیا کہتے ہیں کہ اچیوت پرچہ برہما کے بیٹے سنک کی اولاد میں سے تھا - خیر بیراگی بننے کے تھوڑی مدت بعد ہی مدھواچارج نے گیتا بھاشیہ تصنیف کیا جو کہ بھگوت گیتا کی ایک مشہور فیلسوفانہ تفسیر ہی - کہتے ہیں کہ وہ اپنی اس تفسیر کو گیتا کے مصنف خود بیاس جی کو دکھانے کے لئے بدرکاسرم یعنے بدری نارا ین کو آیا - بیاس جی اُس سے ایسے خوش ہوئے کہ اُس نے اُسکو تین سالگرام انعام دیئے - جن کو لیکر وہ اپنے دیس کو واپس گیا اور اُنہیں اُڈیپی - مدھیہ تل اور سوبرہمنیہ ان تین جگہوں پر قایم کیا - علاوہ اِن کے اُس نے اُڈیپی میں ایک کرشن کی مورتی بھی ستھاپن کی -

کہتے ہیں کہ یہہ مورتی پہلے ارجن نے بنائی تھی۔ یہہ مورتی مدھواچارج کو کس طرح حاصل
ہوئی اس پر بھی ایک قصہ موجود ہے۔ کہتے ہیں کہ کسی سوداگر کی کشتی دوارکا سے
مالابار کے کنارے کنارے جا رہی تھی۔ تولب دیس کے قریب وہ ڈوب گئی۔ اُس
کشتی میں کرشن جی کی مذکورہ بالا مورت گوپی چندن میں لپٹی ہوئی تھی اب کرشن جی
نے اپنے بھگت مدھواچارج کو درشن دیکر اُسے اس مورت کو اُٹھا کے اُڈیپی میں
ستھاپن کرنے کا ادیش کیا۔ لہذا مدھواچارج نے مورت کو سمندر سے نکلوایا اور
مذکورہ بالا حکم کے مطابق اُڈیپی میں قایم کیا اور اُس کی سیوا ٹہل کرنے لگا۔ تب
سے اُڈیپی اس سمپردائے کا بڑا تیرتھ ہوا۔ مدھواچارج اُڈیپی میں کچھ مدت تک
رہا۔ اور کہتے ہیں کہ اُس نے یہاں پر ۳۷ کتابیں تصنیف کیں۔ مدھواچارج کی
تصنیفات میں سے ذیل کی کتابیں بہت مشہور ہیں۔ گیتا بھاشیہ۔ سوتر بھاشیہ۔
رگ بھاشیہ۔ دشوپنشد بھاشیہ۔ انو باکانو نے بیرنہ۔ انو ویدانت رس پرکرن
بھارت تاتپریہ نرنے۔ بھاگوت تاتپریہ۔ گیتا تاتپریہ کرشنامرت۔ مہارنو تنتر سار
اور سرب درشن سنگرہ +

اِس کے بعد وہ دگ بجے کو روانہ ہوا اور بڑے بڑے اچارجوں کو سبھا میں
ہرا دیا۔ یہاں تک کہ خود شنکراچارج بھی بحث میں اُس کے آگے ٹھہر نہ سکا۔ آخر کو

۹۷ برس کی عمر میں مدھواچارج دوبارہ بدرکاسرم میں آیا اور بیاس جی کے ساتھ
وہاں رہنے لگا۔ مدھواچاری لوگ کہتے ہیں کہ اب تک وہ بدرکاسرم میں موجود ہے۔
اس قصے کو پڑھکر ناظرین کو بخوبی معلوم ہوگا کہ اس میں بہت سی منگھڑت
باتیں ہیں۔ بیاس اور شنکراچارج کے ساتھ مدھواچارج کی ملاقات اور شنکراچارج
کو بحث میں ہرا دینا وغیرہ باتیں تواریخ کی رو سے سراسر غلط ہیں۔ شنکراچارج
کم از کم مدھواچارج سے تین یا چار صدی پیشتر موجود تھا۔ بیاس جی تو اہل ہنود کے
قدیم رشیوں میں سے ایک ہیں۔ پھر بدرکاسرم میں مدھواچارج بیاس کے ساتھ
اب تک موجود ہے!! پر افسوس یہہ ہے کہ بدرکاسرم کے جاتریوں کو وہ ان دنوں
میں درشن نہیں دیتا ہے۔

کہتے ہیں کہ بدرکاسرم کو آنے سے پیشتر مدھواچارج کے چیلے اس قدر
بڑھ گئے تھے کہ اُڈیپی کے مذکورہ بالا مندر کے علاوہ اُس کو اور آٹھ مندر ستھاپن
کرنا پڑا۔ اُن مندروں میں وشنو کی مختلف صورتوں کے ٹھاکر قایم کئے مثلاً ۱۔ رام سیتا
۲۔ لکشمن و سیتا۔ ۳۔ دو ہاتھوالا کالیامردن۔ ۴۔ چار ہاتھوالا کالیامردن۔ ۵۔
سوبھیتل۔ ۶۔ شوکر۔ ۷۔ نرسنگھ۔ ۸۔ بسنت بٹیل۔ مدھواچارج کا بھائی اور گوداوری
کے کنارے کے رہنے والے آٹھ بیراگی ان مندروں کے لئے مہنت مقرر ہوئے +

انتظام

مذکورہ بالا مندر اب تک موجود ہیں۔ مدھواچارج ان کا یہہ انتظام کر گیا کہ ان آٹھ مندروں کے مہنت باری باری دو یا اڑھائی سال کیلئے اُڈیپی کے مندر کا بھی مہنت بنتے ہیں۔ پر اُڈیپی کا مہنت بننا نہایت آسان معاملہ نہیں ہی کیونکہ جو وہاں کا مہنت بنتا ہی اُسکو اُس مندر کے تمام اخراجات اپنے آپ اُٹھانا پڑتا ہی۔ ہر ایک مہنت اپنے پیشتر کے مہنت سے زیادہ خرچ کر کے زیادہ شہرت حاصل کرنا چاہتا ہی۔ لہذا مندر کی معمولی آمدنی سے پورا انہیں پڑتا ہی۔ سو اپنی باری آنے سے پیشتر ہی ہونیوالا مہنت مختلف جگہوں میں سیر کر کے گرہستوں سے چندہ جمع کرلاتا ہی۔ اور یوں بعض مہنت تیرہ چودہ ہزار سے لے کے بتیس بائیس ہزار روپیہ تک اپنے دو آڑہائی برس کی عملداری میں صرف کرتا ہی ÷

پیرو

اس سمپر دائے کے گرو لوگ ہمیشہ برہمن اور بیراگیوں میں سے ہوتے ہیں۔ بیراگیوں کو مجرد رہنا پڑتا ہی۔ سوائے رذیل قوموں کے اور سب ذات کے ہندو اس سمپر دائے سے منتر لیتے ہیں۔ گرہستی چیلے مذکورہ بالا گروں کے موروثی ملکیت ہوتے ہیں یعنے کسی خاندان کو مجاز نہیں کہ اپنے مقرری گرو کو چھوڑ کر اور کسی دوسرے گرو سے منتر لیویں۔ لیکن گرو اگر چاہے تو اپنے چیلوں کو دوسرے کسی گرو کو بیچے یا گروی میں رکھ دے ÷

اس سمپر دائے کے بیراگی لوگ ظاہراً ڈنڈیوں کی طرح رہتے ہیں۔

یعنے اپنے جنیو کو اُتار پھینکتے۔ ہاتھ میں ڈنڈ اور منڈل دھارن کرتے۔ بھگوا پہنتے اور سر ننگا رکھتے ہیں۔ یہہ لوگ اکثر چھٹپن ہی سے بیراگ اختیار کرتے ہیں۔ اور دنیا سے کچھ تعلق نہیں رکھتے ہیں۔

اِس سمپر دائے کے بیراگی اور گرہست دونوں گوپی چندن سے پیشانی پر تلک کھینچتے ہیں جو بہت کچھ سری ویشنوں کی سی رہتی ہی۔ پر تلک کا مدھ ریکھا یعنے درمیانی لکیر لال رولی کے عوض میں کالی راکھ سے کھینچتے ہیں جو نارائن کی آرتی میں خوشبو جلاتے وقت استعمال کی جاتی۔ اس سمپر دائے کے لوگ اپنے کندھے اور چھاتی پر گرم لوہے سے سنکھ۔ چکر۔ گدا۔ پدم جو وشنو کی علامتیں ہیں داغ لیتے ہیں +

تعلیمات

مدھواچارج کی تعلیمات کو پورن پرگیان درشن کہتے ہیں۔ اس کے مطابق وشنو ہی پرماتما اور آدی کارن ہی۔ کہتے ہیں کہ "ابتدا میں اکیلا نارائن ہی تھا۔ نہ برہما تھا نہ شنکر تھا"۔ "اِس جگت سے پیشتر آنند سوروپ اکیلا نارائن پربھو موجود تھا"۔ "اسی وشنو کے دیہہ سے یہہ تمام جگت ظہور میں آیا"۔ وہ بھگوان وشنو آزاد بے عیب۔ اور لاانتہا نیک صفات کا رکھنے والا تھا"۔ پر مدھواچاریوں کے خیال میں وجود کیلئے سوتنتر یعنے آزاد ہونا اور اسوتنتر یعنے غیر آزاد ہونا دونوں لازمی ہے ــ یہہ ہی

اِس سمپردائے کی خاص تعلیم ہی جو نہ تو شنکراچارج کی تعلیم سے ملتی ہی اور نہ رامانج اچارج کی تعلیم سے۔ یعنے یہہ تعلیم شنکراچارج کے خالص ادوئیت مت اور رامانج اچارج کے وشششٹ ادوئیت مت دونوں سے نرالی ہی۔ مطلب یہہ ہی کہ مدھواچارج اپنے تئیں دوئیت مارگی قرار دیتا ہی۔ وہ کہتا ہی کہ جس طرح چڑیا اُس دھاگے سے علیحدہ ہی جس سے وہ بندھی ہوئی ہی جس طرح مختلف درخت اپنے اپنے رسوں سے علیحدہ ہیں۔ جس طرح ندیاں سمندر سے علیحدہ ہیں۔ جس طرح میٹھا پانی کھارے پانی سے علیحدہ ہی۔ جس طرح چور اپنے چرائے ہوئے مال سے علیحدہ ہی۔ جس طرح انسان اپنے حواس کی محسوسات سے علیحدہ ہی اُسی طرح ایشور اور جیو دونوں علیحدہ ہیں۔ دیکھو سرب درشن سنگرہ

اس خیال سے اب ہم مذکورہ بالا آزاد اور غیر آزاد کا مطلب کسی قدر سمجھ سکتے ہیں۔ شاید مدھواچارج کا خیال یہہ ہوگا کہ جیسا ایک آزاد وجود کا ہونا لازمی ہی ویسا ہی ایک غیر آزاد وجود کا ہونا بھی لازمی ہی۔ سو جیسا جگت کا آدی کارن وشنو یا ایشور آزاد ہی ایسا ہی اُس سے جو جگت یا جیو نکلا ہی وہ غیر آزاد وجود ہی۔ لیکن اگرچہ مدھواچارج ایشور اور جیو کو علیحدہ قرار دیتا ہی تاہم وہ ادوئیت مارگیوں کی طرح نیکی اور بدی میں امتیاز نہیں کرتا۔ یعنے اس امر میں وہ بھی اُس

لیک پر چلتا ہی جس پر شنکراچارج چلا ہی۔ یعنے اُن کے خیال میں نہ پاپ ہی نہ پُون ہی۔ نہ نیکی ہی نہ بدی ہی۔ یہاں پر مدھواچارج کی تعلیم میں اختلاف پڑ گیا۔ اگر جیو اور ایشور ایک ہی وجود ہوتے تو نیکی اور بدی دو وجود نہ ہوتے۔ کیونکہ ایشور کے لئے بدی کا امکان نہیں پس جیو جو ایشور ہی اُس کے لئے بھی بدی کا امکان نہیں۔ پر جس حال ایشور سے جیو علیحدہ ہی۔ اور جیو غیر آزاد ہی تو اُس کے لئے بدی کا بھی امکان ہی۔ اگر بدی نہیں تو ویدانتی تعلیم کے مطابق جیو غیر آزاد بھی نہیں

اِن کے مطابق جیو ایک اور آنادی ہی پر غیر آزاد ہی اور اس لئے اپنی وجود کے لئے پرماتما پر منحصر ہی۔ لیکن وہ پرماتما سے ایسا مِلا ہوا ہی۔ کہ دونوں میں کسی طرح سے تفرقہ نہیں ہو سکتا یعنے دونوں ہمیشہ ایک ساتھ ہیں لیکن دونوں ایک وجود نہیں ہی۔ جیو کے آنادی ہونے کی تعلیم جو اِن دنوں میں آریہ بھی دیتے ہیں وہ اس مدھواچاری تعلیم سے بہت نرالی نہیں ہی۔ دیانند جی پیروی کرتے رامانج۔ مدھواچارج وغیرہ نئے اچارجوں کی پیدائی دیتے وید کی۔ یہہ ہی ایک نرالی بات ہی +

جس حال کہ۔ جیو پرماتما میں لین نہیں ہوگا سو مدھواچارج کی تعلیم سے یہہ نتیجہ نکلتا ہی کہ جیو کا موکش بھی نہیں ہی یعنے نہ موکش جیسے اکثر اہل ہنود

اور خصوصاً ویدانتی لوگ مانتے ہیں۔ کیونکہ ویدانتی خیال میں موکش سے جیو کا
پرماتما میں لین ہونا مراد ہی۔ پھر مدھواچاری لوگ شیبو لوگوں کا جوگ اور وشنو لوگوں
کا ساجوجیہ یعنے وشنو کے ساتھ جڑ جانا بھی نہیں مانتے ہیں +

اِن کے خیال میں پرماتما نارائن بیکنٹھ میں رہتا ہی جہاں وہ لکشمی بھومی
اور نیلا نام تین جوروں کے ساتھ آسمانی لباس زیورات و خوشبو سے آراستہ
ہو کر بے بیان شان و شوکت کا حظ اُٹھا رہا ہی۔ اُس کی تین جوروں سے
تین خاص فیلسوفانہ باتیں مُراد ہیں۔ لکشمی سے جلال۔ بھومی سے زمین اور
نیلا جسے دیوی یا دُورگا بھی کہتے ہیں۔ اُس سے مادہ مراد ہی۔ پرماتما اپنی اصلی
یا ازلی حالت میں نرگن ہی۔ پر جب وہ مایا کے ساتھ مل جاتا ہی تب وہ ست رج
اور تمہ تینوں گنوں کے تحت میں آجاتا ہی اُن کے خیال میں مایا حقیقتاً پرماتما کی
اِچھا ہی۔ اور پرماتما جب مایا سے ملکر ست رج تمہ تینوں گنوں کے بس میں ہوتا
ہی تب وہ وشنو برہما اور شِو روپ سے ظاہر ہوتا ہی۔ یعنے ست گُنی وشنو
سے جگت کی سنتھتی۔ رج گُنی برہما سے جگت کی سرشٹی اور تمہ گُنی شِو سے جگت
کا ناش مُراد ہی یہہ تینوں دیوتا جو خود مایا سے پیدا ہوئے پھر آپ بھی مایا سے ملکر
اپنے اپنے کام یعنے سرشٹی سنتھتی ناش کرتے رہتے ہیں۔ یہہ ہی خیال کبیر پنتھیوں

میں بھی بہت کچھ پایا جاتا ہی جیسا اُن کے بیان میں بیشتر بیان کیا گیا۔ اِن فلسفانہ
باتوں کو شوہر اور جورو کے مثال سے ظاہر کرنے سے اِن کی فلسوفی سے عام
لوگوں کو نقصان ہوا کیونکہ وہ اِن باتوں کا مطلب تو سمجھتے ہی نہیں برعکس اپنے
ایشور کو شہوتی سمجھ کر آپ بھی اُس کی نقل اُتارتے ہیں +

فیلسوفی کو بالائے طاق رکھ کر اس سمپردائے کے پیروں نے نارائن کے
مختلف عضووں سے مختلف دیوتاؤں کی پیدائش بھی مان لی ہی۔ چنانچہ وشنو
کی فوقیت ظاہر کرنے والے بعض پُرانوں میں لکھا ہی کہ وشنو کی ناف سے برہما
پیدا ہوا اور برہما کے آنسو سے شِو پیدا ہوا مدھواچاری لوگ اس قصّے کو بھی
یقین کرتے ہیں۔

اِن کے خیال کے مطابق وشنو کی کرپا حاصل کرنا ہی انسان کا اعلیٰ
مدعا ہی کیونکہ وشنو کی کرپا سے اعلیٰ خوشی حاصل ہوتی ہی۔ وشنو سب سے افضل
ہی جب یہہ گیان ہوتا تب ہی وشنو کی کرپا حاصل ہوتی ہی۔ جیوا ور ایشور کی یکتائی
کے گیان کی ضرورت نہیں ہی اور نہ ایسے گیان سے وشنو خوش ہی ہوتا ہی۔
شِو برہما وغیرہ تمام دیوتا فانی ہیں محض اکیلی لکشمی غیر فانی ہی۔ وشنو اِن فانی اور
غیر فانی دونوں سے افضل اور علیحدہ ہی سو جب وشنو کی اس فضیلت کا گیان

ہوتا تب ہی وشنو کی کرپا ملتی ہی۔ وشنو سے جو پریم رکھتا ہی وہ آواگون کے بندھن سے چھوٹ جاتا ہی۔ وہ بیکنٹھ میں رہتا اور اُس کو سارو پیہ۔ سالوکیہ۔ سانذھیہ اور سارشٹی یہہ چاروں مکتی حاصل ہوتی ہی۔ سارو پیہ کے معنے وشنو جیسا روپ حاصل کرنا۔ سالوکیہ کے معنے وشنو کے ساتھ ایک جگہہ میں رہنا۔ سانذھیہ کے معنے وشنو کے قریب قریب رہنا سارشٹی کے معنے وشنو کی قدرت حاصل کرنا۔

شاستر مدھواچارج کی تمام تصنیفات اس سمپرداے کا شاستر ہی۔ علاوہ ان کے چار وید۔ مہابھارت پنچ راتر۔ اور رامائن کو بھی یہہ لوگ اپنا شاستر مانتے ہیں +

پرستش اس سمپرداے کے مطابق وشنو کی پرستش کے تین جز ہیں۔ (۱) انکن (۲) نام کرن (۳) بھجن۔ اپنے جسم کے خاص خاص عضوؤں پر سنکھ چکر گدا پدم وغیرہ وشنو کی علامتوں کے نشان لگانے کو انکن کہتے ہیں۔ وشنو کے نام سے اپنے بال بچوں کے نام رکھنے کو نام کرن کہتے ہیں۔ بھجن تین قسم کے ہیں۔ (۱) کایک (۲) باچنک (۳) مانسک کایک سے وہ بھجن مُراد ہی جو کایا یعنے جسم سے کیا جاتا اس بھجن میں تین باتیں شامل ہیں۔ دان کرنا مہربانی کرنا۔ اور دوسرے کو پناہ دینا۔ باچنک سے وہ بھجن مُراد ہی

جو باچہ یعنے زبان کے متعلق ہی۔ اس میں چار باتیں شامل ہیں۔ سچ بولنا۔ نیک صلاح دینا۔ ملایم زبانی اور شاستر پڑھنا۔ مانسک وہ بھجن ہی جو منسا یا من سے تعلق رکھتا ہی۔ اس میں تین باتیں شامل ہیں۔ رحم دلی۔ کسی کا کینہ نہ رکھنا۔ اور سپوا اس اِن تین قسم کے بھجن میں جو دس باتیں شامل ہیں ان کو مدھواچاریوں کے دس فرایض کہتے ہیں۔ یہہ دسوں فرایض پورا کر کے ان کا پھل ناراین کو سمرپن کرنا نارائن کا بھجن ہی۔

اکثر وشنوں کی طرح اس سمپرداے میں بھی مورتی پوجا و مختلف تیوہار مروج ہیں۔ اُدیپی کے ٹھاکر کی پوجا کے نو طریقے ہیں (۱) مل وسرجن یعنے ٹھاکر جی کا دشا فراغت جانا (۲) اُپستھان یعنے دیوتا کا پلنگ چھوڑ کر نکل آنا (۳) پنچامرت یعنے دہی دودھ وغیرہ پانچ چیزوں سے ٹھاکر جی کو نہلانا۔ (۴) اُدورتن یعنے دیوتا کا جسم رگڑنا (۵) تیرتھ پوجا یعنے تیرتھ کا پانی اس پر ڈھالنا (۶) النکار یعنے ٹھاکر جی کو زیور پہنانا (۷) ابرت یعنے اُس کے سامنے ستوتر پڑھنا اور بھجن وغیرہ گانا (۸) مہاپوجا جو پھول خوشبو اور باجہ گیت وغیرہ سے کی جاتی ہی (۹) راتری پوجا یعنے رات کی آرتی بھوگ باجہ وغیرہ +

مدھواچاری لوگ اور اور سمپر دائے کے ساتھ عداوت نہیں رکھتے ہیں۔ اس کا ثبوت یہہ ہی کہ یہہ لوگ اپنے مندروں ہیں وشنو کی مورتی کے ساتھ ہی ساتھ شو۔ دُرگا گینش وغیرہ کی مورت بھی رکھتے ہیں ٭

آخری باتیں

مذکورہ بالا تمام باتوں پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہی کہ اس سمپردائے کا بانی مدھواچارج پہلے شیو سمپردائے کا برہمن تھا اور پیچھے سے اپنا مت بدل کر ویشنو بن گیا تھا۔ اس کے ثبوت میں ذیل کی دلایل غور طلب ہیں۔ (۱) اُس نے اننتیشور نام ایک شو مندر میں دکشا حاصل کیا۔ (۲) اُس نے شنکراچارج کے قایم کئے ہوئے دس نامیوں کا ایک لقب یعنے لقب تیرتھ اپنے اُپر لے لیا ہی یعنے اُس کا نام آنند تیرتھ تھا۔ اس سے بھی اُس کا شیو ہونا ظاہر ہوتا ہی۔ (۳) مدھواچاریوں کے مندر میں وشنو کے ساتھ شو دورگا وغیرہ کی بھی پوجا ہوتی ہی۔ (۴) مدھواچاری اور شنکراچاری گروں کے چیلے دونوں فریق کے گروں کو ڈنڈوت اور تعظیم کرتے ہیں۔ اور علاوہ اس کے شنکراچاری سرنگری مٹھ کا مہنت اُڈیپی کے کرشن کے مندر میں پوجا کرنے کو آتا ہی۔ پس معلوم ہوتا ہی کہ ان دونوں سمپرداؤں میں بہت میل ملاپ پایا جاتا ہی جو کہ اکثر شیو اور ویشنوں میں نظر نہیں آتا ہے۔

مدھواچاری لوگ ایسے نا اتفاق رکھنے والوں کو پاکھنڈی کہتے ہیں۔

بلبھاچاری یا رودر سمپردائے

نام

وشنوں کے نمبر سے بڑے سمپردائے کا نام رودر سمپردائے یا بلبھاچاری سمپردائے ہی۔ ان دونوں ناموں میں سے بلبھاچاری نام زیادہ مشہور ہی۔ بلبھاچاری سمپردائے میں بال گوپال یعنے کرشن کی طفلانہ مورت کی پرستش بہت رائج ہی۔ گوکل کے گوسائیں لوگ اس قسم کی پرستش کو بہت ترجیح دیتے۔ اسلئے اس سمپردائے کو بعض گوکل کے گوسائیوں کا سمپردائے بھی کہتے ہیں۔

وشنو سوامی

اگرچہ یہہ سمپردائے بلبھاچارج کے نام سے مشہور ہی تاہم بلبھاچارج اس سمپردائے کا حقیقی بانی نہ تھا۔ اس سمپردائے کی فلسفانہ تعلیمات کا پہلا اُستاد وشنو سوامی تھا۔ جس نے وید کا ایک بھاشیہ رچا تھا۔ وہ برہمنوں کے سوائے اور کسی کو اپنے سمپردائے میں نہیں لیتا تھا اور پھر اُس کے ہر چیلے کو بیراگی بننا پڑتا تھا یوں گرہستوں کے لئے اُس کے سمپردائے کا دروازہ بند تھا۔ وشنو سوامی کے بعد اُس کا چیلا گیان دیو

اُسکا جانشین ہوا گیان دیو کے دو چیلے تھے نام دیو اور تر لوچن - ان دونوں کے بعد ہی یا اُس کے کچھ مدت بعد بلبھ سوامی اس سمپر دائے کا آچارج ہوا

بلبھا چارج

بلبھ سوامی یا بلبھا چارج ایک تیلنگی برہمن بہ نام لکشمن بھٹ کا بیٹا تھا - کہتے ہیں کہ وہ اس قدر ہوشیار تھا کہ سات برس کی عمر میں اُس نے چار مہینے کے اندر چاروں بید چھ درشن اور اٹھارہ پُران سیکھ لیا تھا - خیر سولھویں صدی عیسوی کے شروع میں بلبھا چارج نے اپنے مت کا اپدیش دیا - وہ بیراگی تھا اور پہلے پہل گوکل میں رہتا تھا - اُس کے بعد وہ تمام ہندوستان میں سیر کرنے کو نکلا - بھکت مال میں لکھا ہی کہ وہ رمتے رمتے ایک روز بیجے نگر میں پہنچا - وہاں کے راجہ کا نام کرشن دیو تھا - شاید وہ وہی راجہ ہی جس کو تواریخ میں کرشن رائلو کہتے ہیں - جو قریب ۱۵۲۰ عیسوی میں تخت نشین تھا خیر - راجہ کرشن دیو کی سبھا میں برہمنوں کے ساتھ بلبھ سوامی کی بڑی بحث ہوئی - یہہ برہمن سمرتی شاستر کے پنڈت تھے - بلبھ سوامی نے اُن کو ہرا دیا - اس پر وہاں کے وشنوں نے اُس کو آچارج لقب سے ملقب کیا اور یوں اپنا استاد قرار دیا - اُس کے بعد وہ وہاں سے روانہ ہو کر اُجّین میں آیا اور سپرا ندی کے کنارے پر ایک پیپل کے درخت کے نیچے براج کرنے

لگا - وہ جگہہ اب تک موجود ہی جسے بلبھا چارج کا بیٹھک کہتے ہیں - اس قسم کے اور بھی کئی بیٹھک موجود ہیں - چنانچہ متھرا کے کسی گھاٹ پر اُس کا ایک بیٹھک پایا جاتا ہی اور چنار کے قلعہ سے دو میل دور پر ایک کنُوا ہی جسے اچارج کنُوا کہتے ہیں - اُس کوئیں کے پاس ایک مٹھ بھی موجود ہی کہتے ہیں کہ بلبھا چارج وہاں پر کچھ دن رہا تھا - آخر کار اپنا سیر ختم کر کے بلبھا چارج برندا بن میں واپس آیا - کہتے ہیں کہ اُس وقت کرشن جی نے اُس پر بہت خوش ہو کر اُس کو درشن دیا اور کہا کہ تو بال گوپال یا گوپال لعل کی صورت میں میری بندگی جاری کر - بلبھا چارج اس امر میں اس قدر کامیاب ہوا کہ بال گوپال کی پرستش بہ کثرت پھیل گئی - آجکل کرشن کے پرستار وشنوں میں بال گوپال کی بہت ہی قدر نظر آتی ہی -

علما گمان کرتے ہیں کہ بلبھا چارج نے بال گوپال کی پرستش رومن کاتھلک عیسائیوں سے لے لی ہی - کیونکہ اُن دنوں میں جنوبی ہندوستان میں رومن کاتھلک مت بہت پھیلا ہوا تھا - رومن کاتھلک لوگ مسیح کی طفلانہ مورت بنا کر اُس کی پرستش کرتے ہیں - انہیں کی دیکھا دیکھی بلبھا چارج نے اپنے دیوتے کرشن کی بھی طفلانہ مورت کی پرستش جاری کی +

کہتے ہیں کہ بلبھا چارج اپنی زندگی کے آخری ایام میں کاشی میں جلبھن بنام

ایک جگہہ پر جا بسا۔ اُس کے نزدیک اب تک ایک مٹھ موجود ہی کہتے ہیں کہ ایک روز وہ کاشی کے ہنومان گھاٹ میں اشنان کرنے کو اُترا اور گنگا میں غوطہ مارا۔ جیوں غوطہ لگایا تیوں وہا سے ایک آگ کا شعلہ نکلا اور اُس آگ کے شعلے میں ہوکر وہ سیورگ میں چڑھ گیا۔

دیو سیوا

بلبھا چاریوں کے گھروں اور مندروں میں گوپال۔ رادھا کرشن اور کرشن اوتار کے متعلق مختلف مورتیں ہوتی ہیں۔ یہہ مورتیں اکثر دھات کی بنتی ہیں۔ اور بعض مورتی سونے کی بھی ہوتی ہی۔ علاوہ وقتاً فوقتاً کے تیوہاروں کے ہر روز آٹھ مرتبہ کرشن جی کی سیوا ہوتی ہی۔ مثلاً۔

(۱) منگل۔ صبح کو ٹھاکر کو بستر سے اُٹھا کر اُس کے ہاتھ مُنہہ دُھلا کے کپڑے پہناتے بعد اس کے آسن پر رکھ کر صبح کا بھوگ چڑھاتے ہیں۔ یعنے ٹھاکر جی چھوٹی حاضری کھاتے ہیں۔ اسوقت اُس کے آگے پان بھی رکھتے ہیں۔ اور سامنے دیوا بھی جلتا رہتا ہی۔

(۲) سنگار۔ قریب چار گھڑی دن چڑھتے تیل چندن کپور وغیرہ خوشبودار چیزیں ٹھاکر جی کے بدن پر ملی جاتی ہیں اور کپڑے پہنائے جاتے ہیں۔ بعد سنگار کے ٹھاکر جی دربار میں بیٹھتے ہیں +

(۳) گوالا۔ قریب چھ گھڑی دن چڑھے ٹھاکر جی کو گوالے کا بھیس پہنایا جاتا جس سے ظاہر ہوتا ہی کہ اب ٹھاکر جی برندابن کے بن میں گائے چرانیکو جاتے ہیں +

(۴) راج بھوگ۔ ٹھیک دوپہر کے وقت سمجھا جاتا ہی کہ کرشن مہاراج اب گائیوں کو چرا کر واپس آئے ہیں۔ اب اُن کے لئے راج بھوگ یعنے شاہی کھانا تیار ہے۔ اس وقت نہایت عمدہ عمدہ چیزیں اُن کے آگے رکھی جاتی ہیں ٹھاکر جی کا بھوگ یا بھوجن ختم ہونے پر اُن کا پرشاد چیلوں کو بانٹ دیتے ہیں۔ اور کچھ حصہ بعض دولت مند سیوک کے گھر بھی بھیجتے ہیں جن کی مدد سے ٹھاکر جی کی سیوا بخوبی انجام تک پہنچتی ہی +

(۵) اُتھاپن۔ یعنے نیند سے اُٹھانا۔ راج بھوگ کے بعد تھوڑی دیر کے لئے ٹھاکر جی سو جاتے ہیں۔ بعد ازاں پچھلے پہر جگائے جاتے ہیں۔

(۶) بھوگ۔ نیند سے اُٹھنے کے قریب آدھا گھنٹہ بعد ٹھاکر جی ٹفن کھاتے ہیں +

(۷) سندھیا۔ سورج چھپتے ہی شام کو پھر ٹھاکر جی کی سیوا ہوتی ہی۔ اس وقت دن کے کپڑے و زیورات اُتار لیتے اور پھر اُن کے بدن پر تیل خوشبو وغیرہ مل کر رات کی پوشش پہنا دیتے ہیں +

(۸) شیین یعنے سوجانا۔ قریب چھ گھڑی رات کے وقت ٹھاکرجی پلنگ کو جاتے ہیں۔ تاکہ رات کو کہیں ضرورت پڑے یہہ سمجھ کر پوجاری لوگ ٹھاکرجی کے آرام کے لئے وہاں پر پانی اور پاندان وغیرہ رکھ مندر کے دروازے بند کردیتے ہیں + ان مختلف موقعوں پر عنقریب ایک ہی طور سے کرشن کی پوجا ہوتی ہی۔ یعنے پھول چندن وغیرہ سے پوجتے خوشبو جلاتے۔ بھوگ چڑھاتے۔ ستوتر پڑھتے اور زمین پر گرکے سجدہ کرتے ہیں +

تیوہار ولبھاچاری لوگ کئی سالانہ تیوہار مانتے ہیں جن میں بڑی خوشی منائی جاتی ہی۔ بڑی دھوم دھام سے کھانا پینا ناچ گیت وغیرہ ہوتے اور بعض جگہہ پر میلا بھی لگ جاتا ہی۔ ان تیوہاروں میں سے رتھ جاترا۔ راس جاترا اور جنم اشٹمی زیادہ مشہور ہیں۔ رتھ جاترا زیادہ تر بنگال اور اڑیسا میں مانا جاتا ہی اور شمالی ہندوستان میں بہت کم نظر آتا ہی۔ شمالی ہندوستان میں راس جاترا اور جنم اشٹمی دونوں تیوہار مانتے ہیں جن میں سے جنم اشٹمی زیادہ مشہور ہی +

تلک وغیرہ یہہ لوگ پیشانی پر دو اُردھ پُنڈر یعنے کھڑی لکیر کھینچتے ہیں۔ جنہیں وہ ناک کی جڑ میں لاکر نیم چاند کی صورت بناکر ملا دیتے ہیں۔ دونوں لکیروں کے بیچ میں ایک لال گول ٹیکے بھی لگاتے ہیں۔ سری وشنوں

کی طرح اس سمپردائے کے بھگت لوگ دونوں بازو اور سینے پر سنکھ چکر وغیرہ کا چھاپ بھی مارتے ہیں اور بعض وقت اُن چھاپوں کو بذریعہ گرم دھات کے پکے بھی کر لیتے ہیں۔ یہہ لوگ گلے میں تُلسی کی کنٹھی اور ہاتھ میں تلسی کا جپ مالا دھارن کرتے ہیں۔ آپس میں ڈنڈوت کرتے وقت سری کرشن اور جے گوپال بولی بولتے ہیں

تعلیمات اگرچہ وشنو کے ساتھ کرشن کی ایکتائی کا بیان مہابھارت سے شروع ہوتا ہی اور بھاگوت میں کرشن کی جوانی کی لیلاؤں کا بہت بیان پایا جاتا ہی۔ تاہم ان کتابوں میں کہیں بھی کرشن کو وشنو سے افضل قرار نہیں دیا۔ اور ان کتابوں کے کسی حصے میں بھی بال گوپال یا طفلانہ کرشن کی پرستش نظر نہیں آتی ہی۔ بھاگوت میں یوں تو بیان ہوا کہ کرشن کی پیدائش کے وقت اُس کے باپ بسودیو نے اُس نوپیدا بچے کو عین وشنو کی صورت میں دیکھا۔ اور ایک جگہہ پر یہہ بھی بیان ہی کہ جب کرشن نے منہہ کھولا تو جشودا نے اُس کے منہہ میں کل جگت کو دیکھا ان بیانات میں طفلانہ کرشن کو وشنو تو قرار دیا پر موجودہ ولبھاچاری سمپردائے کی طرح بال گوپال کی پرستش کی ہدایت نہیں کی گئی۔ مہابھارت بن پرب ۱۸۸ باب میں ایک قصہ ہی کہ پرلے کے ایام میں جب کل خلقت نیستی کی حالت میں تھی اور جگت پانی سے گھرا ہوا تھا تو مارکنڈیہ رشی نے سیر

کرتے ہوئے دیکھا کہ اُس پھیلے ہوئے پانی کے بیچ میں ایک نہایت بڑا بروٹے کا درخت کھڑا ہی۔ اُس کی ایک بڑی ڈالی پر ایک عمدہ آراستہ کیا ہوا پلنگ ہی جس پر ایک بالک لیٹا ہوا ہی۔ مارکنڈیہ رشی اگرچہ بھوت۔ بھوشیت۔ برتمان (ماضی۔ حال۔ مستقبل) تین کالوں کا جاننے والا تھا تو بھی اُس نے نہ پہچانا کہ یہہ بالک کون ہی! وہ بالک سیاہ رنگ کا تھا اور اُس کی چھاتی پر۔ سری تبس نشان تھا (جو کہ وشنو کا ایک خاص نشان ہی) اُس بالک نے مارکنڈیہ رشی سے کہا کہ اے مارکنڈیہ میں تجھے جانتا ہوں۔ بہت سفر سے تو بہت تھک گیا ہی۔ پس اب تو میرے جسم میں داخل ہو کر جب تک چاہے آرام کر۔ اس قصے سے بھی بال گوپال کی موجودہ پرستش ظاہر نہیں ہوتی ہی۔

حقیقت میں برہم ویورت پران میں کرشن کی اُلوہیت اور کرشن کی فوقیت بہت بڑھائی گئی ہی۔ یہاں تک کہ اُس کو وشنوں سے بھی افضل ٹھہرایا۔ چنانچہ اس پران کے مطابق کرشن جی گولک دھام میں براجمان ہیں۔ گوپال جی کا گولک دھام تین لوکوں سے نہایت بلندی پر ہی۔ یہاں تک کہ وشنو کے بیکنٹھ سے بھی پچاس کروڑ جوجن (یعنے......... میل) اوپر ہی۔ شِو کا کیلاش اور وشنو کا بیکنٹھ فنا ہو جائیگا پر گوپال جی کا گولک دھام ہمیشہ بے زوال ہی۔

کرشن گولک دھام کے بیچ و بیچ سکونت کرتا ہی اُسکا رنگ کالے بادل کی طرح کالا ہی۔ وہ سدا جوان ہی۔ وہ آسمانی جواہرات سے آراستہ پیتامبر۔ مرلی دھر ہی۔ یعنے پیلی لباس پہنے بانسلی بجا رہا ہی۔ وہ مایا سے آزاد اور نرگُن ہی۔ وہ ہی اکیلا بے تبدل ازلی و ابدی پرماتما ہی۔ وہ گولک میں بیٹھا ہوا خلقت کی پیدائش کی بابت سوچ رہا تھا۔ اُس نے پہلے ایک ناری کو برپا کیا۔ وہ ہی مایا یا آدیہ کرتی ہی۔ اُسی میں تین گُن موجود ہوئے۔ جڑ یعنے مادہ اور پنچ بھوت یعنے پانچ عناصر اُسی کرشن سے نکلے۔ تمام دیوتے بھی اُسی سے نکل آئے۔ اس کے دہنے پہلو سے نارائن۔ بائیں سے لکشمی بدھی سے دُرگا۔ زبان سے ساوتری۔ خواہش سے کام دیو۔ اور بائیں انگ سے رتی اور رادہا برپا ہوئیں رادہا کے لوم کوپ یعنے روؤں کے سراخوں سے تینس ۳۳ کروڑ گوپی اور کرشن کے لوم کوپ سے تینس ۳۳ کروڑ گوپ پیدا ہوئے۔ برندابن کے تمام گائے بیل اور اُن کے بچے تک ابتدا میں گولک دھام کے باشندے تھے اور کرشن کے روؤں کے سُراخوں سے نکلے تھے جن میں سے ایک بیل اُس نے شِو کو دیا تھا جو اب شِو کی سواری ہی۔

اِس پیدا کرنے کے معاملے میں بھی کرشن کو اُس کی پوری جوانی کی صورت میں تصور کیا۔ اس میں بھی بال گوپال نظر نہیں آتا ہی۔ لہذا جیسا اوپر

بیان کیا گیا اغلب ہی کہ بلبھاچارج نے رومن کاتھلکوں کی دیکھادیکھی اپنے
جوان کرشن کو ذرا گھٹا کر اُس کی بال روپ کی پرستش قایم کی +

مذکورہ بالا ہیدایش کے بیان سے ظاہر ہوتا ہی کہ یہہ تعلیم بہت کچھ ویدانتی
تعلیم ہی - وہ ہی پُرانی باتیں اس میں پائی جاتی ہیں جو ویدانت میں بھی نظر
آتیں - یعنے کرشن عرف برہم نرگن ہی - مایا کی صحبت سے خلقت ظہور میں آئی
خلقت اُسی سے نکلی نہ کہ نیستی سے اُسکو ہستی میں لایا وغیرہ - چنانچہ اِس تعلیم
کے ماننے والے بلبھاچارج نے باتنا نام ایک کتاب میں جیو اور برہم کو ایک
قرار دیا - بلبھاچارج کی تعلیم کو شدھ ادویت مت یعنے خالص ادویت مت
کہتے ہیں +

پوشٹی مارگ

جسم کو طرح طرح سے دُکھ دینا اہل ہنود کے عام خیال میں بڑی
دینداری ہی - پر بلبھاچارج اس تعلیم کا مخالف تھا - اُسکا اپدیش
ہی کہ اُپباش کرنا یا جنگلوں میں جا کر تپسیا کرنا فضول ہی اچھا کھاؤ اچھا پہنو اور دنیا
کی ساری چیزوں کو بھوگو اور یوں ٹھاکر جی کی بندگی کرو - بلبھاچارج کی اس تعلیم
کو پوشٹی مارگ کہتے ہیں - ان کو وشنوؤں کے چارباک یا اپیکیورین کہہ سکتے ہیں +
اِس تعلیم پر عمل کرنے سے اس سمپردائے کے پیرو نہایت نفس پرست ہو گئے -

اس سمپردائے کے گوسایوں کو مہاراج کہتے ہیں - گوسائیں لوگ اکثر گھربار رکھتے
ہیں - کہتے ہیں کہ بلبھاچارج نے خود بھی جو پہلے بیراگی تھا پیچھے سے ٹھاکر جی کے
آدیش سے شادی کر لی تھی - اِس سمپردائے کے بھگت لوگ گوسائیں یا مہاراجوں
کی سیوا کے لئے عمدہ عمدہ کپڑے اور نفیس کھانے پینے کی چیز بھینٹ چڑھاتے
ہیں - گرہست چیلوں پر مہاراجوں کا بڑا دباؤ ہی اور کہتے ہیں کہ تن من دھن تینوں
سمرپن کرنا چاہئے - اس امر میں یہہ لوگ یہاں تک کہتے ہیں کہ تمام مہاراج بجائے
کرشن کے ہیں اور تمام عورتیں بجائے گوپیوں کے - سو گردجی نہ صرف چیلے کے
دھن ہی پر اختیار رکھتے ہیں بلکہ اگر مہاراج کی اچھا ہو تو اُس کی ناری بھی اُن کی
سیوا کے لئے موجود ہی - جس طرح کرشن جی کی مورت کو جھولا پر چڑھا کے جھولا دیتے
ہیں اُسی طرح عورتیں کرشن جی کے قایم مقام مہاراجوں کو بھی جھولا پر بٹھا کر جھولا دیتی
ہیں - وہ مہاراجوں کے منہہ سے چبائے ہوئے پان اپنے منہہ میں لیتی ہیں - اُن کا
جھوٹھا کھانا تو پرشاد پاتا ہی +

اُن کے پاؤں کا دھوون پینا تو چرنامرت پینا ہی - علاوہ ان کے عورتیں جب تک
مہاراجوں کو اپنے سینے سے نہیں لگا لیتی تب تک تو اُن کی سیوا کامل ہی نہیں سمجھی
جاتی ہی - اس امر میں ایک بنگالی ساوھونے جو ایک تعلیم یافتہ اور قابل اعتبار

شخص تھے اور بمبئی گجرات وغیرہ ملکوں میں جہاں بلبھّاچاری سمپردائے بہ کثرت پھیلا ہوا ہی مدت تک سیر کرتے رہے ہم سے یہہ بیان کیا کہ اس سمپردائے میں یہاں تک پلید دستور ہی کہ شادی کے بعد لڑکی جب جوان ہو جاتی وہ تب تک اپنے شوہر پاس جانے کا مجاز نہیں رکھتی جب تک وہ ایک مرتبہ اپنے مہاراج پاس ہو نہ آوے۔ ہائے ہندوستان!! ہائے ہندوستان!! تیری طرح بدقسمت ملک شاید اور ایک بھی نہیں ہی۔ تیرے گرؤں نے تجھے نہ صرف بُت پرستی کی زنجیروں ہی سے جکڑا بلکہ دھرم کے نام سے سخت ادھرم اور فعل بد کے سمندر میں ڈبا دیا!!

مسٹر ولیم صاحب فرماتے ہیں کہ بمبئی ہائی کورٹ میں مہاراجوں کی اس قسم کی شرارت پر کئی مقدمہ بھی ہو چکے ہیں۔ صاحب موصوف دوسرے موقع پر فرماتے ہیں کہ بلبھّاچاری سمپردائے کی ان شرارتوں کے مقابلے میں ایک نیا وشنو سمپردائے اُٹھ کھڑا ہوا جو سوامی نارائنی نام سے مشہور ہو رہا ہی۔ اس سمپردائے کے اب قریب ڈیڑھ یا دو لاکھ پیرو ہیں جو اکثر گجرات کے علاقے میں پائے جاتے ہیں +

تصنیفات

اس سمپردائے کا سب سے بڑا شاستر بھاگوت ہی جس کی ایک تفسیر بنام سُوبودھنی بلبھّاچارج نے تصنیف کی۔ بلبھّاچارج نے برہم سُوتر کے کچھ حصے کا بھی ایک بھاشیہ لکھا۔ علاوہ اِن کے اُسنے سِدّھانت رہسیہ

بھگونت لیلا رہسیہ اور اکانت رہسیہ نام تین کتابیں تصنیف کیں جنکو محض پنڈت لوگ ہی سمجھ سکتے ہیں۔ عام لوگوں کے لئے چند کتابیں بھاشا میں پائی جاتی ہیں جن میں سے ذیل کی بہت مشہور ہیں +

۱۔ وِشنو پد۔ اس میں وشنو کی تعریف میں چند پد ہیں۔ کہتے ہیں کہ بلبھّاچارج خود اس کا مصنف ہی +

۲۔ برج بلاس۔ اس کتاب میں کرشن جی کی برندابن لیلا کا بیان ہی۔ برج باسی داس نام ایک بھگت اسکا مصنف ہی +

۳۔ اشٹ چھاپ۔ اس میں بلبھّاچارج کے آٹھ بڑے چیلوں کا بیان ہی۔

۴۔ بارتا۔ اِس میں بلبھّاچارج اور اُس کے ۸۴ چیلوں کی عجیب عجیب حکایتیں ہیں۔ بطور نمونہ کے ہم ذیل میں اس کتاب سے دو چار قصّے اقتباس کرتے ہیں:

(۱) قنوج کا رہنے والا دامودر داس سری اچارج جی (یعنے بلبھّاچارج) کا چیلا تھا۔ اُس کے گھر میں کرشن کی ایک مورت تھی۔ ایک روز رات کو ٹھاکر جی نے داسی کو بلایا کہ اُس کے کمرے کا دروازہ کھول دیوے۔ کیونکہ اُس وقت سخت گرمی ہو رہی تھی۔ داسی نے دروازہ کھول دیا اور ٹھاکر جی کو پنکھا کرتی رہی صبح کو دامودر داس کو یہہ بات معلوم ہو گئی۔ وہ اپنی داسی پر بہت ناراض ہوا اس لئے

کہ ٹھاکر جی نے اُسے کیوں نہیں بلایا۔ اس پر ٹھاکر جی جو انتریامی تھے اُس کے
دل کا یہہ حال معلوم کر کے اُس سے کہنے لگے کہ میں نے داسی کو دروازہ کھولنے
کو کہا تھا سو تو کاہے کو اُس پر ناراض ہوتا ہی؟ تو نے مجھے ایک بند کمرے میں بند
کر رکھا تھا۔ اور خود مزے میں ٹھنڈے برامدے کی ہوا میں سو رہا تھا۔ ٹھاکر جی
کی یہہ بات سُنتے ہی دامودر داس نے قسم کھائی کہ جب تک میں ٹھاکر جی کیلئے
ایک نیا مندر نہ بناؤنگا تب تک پرشاد نہ پاؤں گا۔ اُس کی بی بی نے اُس سے
کہا کہ یہہ کوئی پانچ چھہ دن کا کام نہیں تم کب تک پرشاد کھائے بغیر زندہ رہوگے؟
بی بی کی یہہ بات سن کر بھگت جی کو ہوش آیا۔ تب وہ کہنے لگا خیر میں پرشادی مٹھائی
وغیرہ تو نہ کھاؤنگا پر صرف پھل کھالوں گا۔ سو اُس نے ایسا ہی کیا۔ ٹھاکر جی
کے لئے ایک نیا مندر کھڑا کیا اور سادھو سنتوں کو بھوجن ملا +

(۲) ایک مرہٹی بائی ٹھاکر جی کی بڑی بھگتنی تھی۔ ٹھاکر جی بائی جی کو کھیل
میں بہت دق کیا کرتے تھے ایک روز ایک عورت سبزی بیچنے کو آئی۔ بائی جی
نے اُس کو نہیں دیکھا۔ جب سبزی والی چلی گئی تو ٹھاکر جی بائی جی سے ضد
کرنے لگے کہ تو نے میرے لئے آج سبزی مول نہیں لی۔ بائی بولی جب کوئی سبزی
والی آوے گی میں تیرے لئے سبزی لے لونگی۔ ٹھاکر جی بولے ابھی تو ایک

سبزی والی گئی ہی؟ بائی نے کہا کچھ پرواہ نہیں ایک چلی گئی تو گئی ابھی دوسری
آجاویگی۔ ٹھاکر جی کو بائی کا یہہ جواب پسند نہ آیا۔ سو فوراً وہ اپنے آسن سے
کود پڑا اور سبزی والی کے پیچھے دوڑا۔ اُس کو بلا لایا اور بائی جی سے سبزی
خرید کروائی +

(۳) رانا بیاس اور جگناتھ نامے بلبھاچارج کے دو چیلے کسی گھاٹ میں
نہا رہے تھے۔ اِتنے میں وہاں ایک راج پوتنی اپنے مُردہ شوہر کے ساتھ
ستی ہونے کو آئی۔ یہہ دیکھ کر جگناتھ نے رانا بیاس سے پوچھا ستی ہونیکا
یہہ کیا دستور ہی؟ رانا بیاس نے اپنا سر ہلا کر جواب دیا کہ اپنی خوبصورتی کو ایک
مُردے کے ساتھ بے فائدہ جوڑ دینا ہی۔ راج پوتنی نے ایک سادھو کو
اس طرح سر ہلاتے دیکھ کر ستی ہونے کا ارادہ چھوڑ دیا اور کئی دن بعد باباجیوں
سے ملاقات کی۔ جب سر ہلانے کا سبب دریافت کیا تو اُنہوں نے راجپوتنی
سے کہا کہ ایک مردہ کے پیچھے اپنی خوبصورتی کو کھو دینا بڑے افسوس کی
بات ہی۔ اِس سے بہتر ہی کہ تو سری ٹھاکر جی کی سیوا میں اپنے کو دے دے
اِس اُپدیش سے راجپوتنی کا دل بدل گیا اور منتر لیکر ٹھاکر جی کی سیوداسی
بن گئی +

(۴) رام داس نامے ایک بھگت تھا جس کی بچپن میں شادی ہوئی تھی۔ اُس کی بی بی اپنے ماں باپ کے گھر رہتی تھی۔ رام داس جب بیراگی بنا تو اپنی بی بی کو لانے سے اِنکار کیا۔ اِس پر اُسکا سسر اپنی بیٹی کو رام داس کے گھر پر چھوڑ کر چلا گیا۔ رام داس نے اپنی بی بی سے کچھ نہ کہا اور اُس سے اپنا پنڈہ چھڑانے کے لئے دوارکا کو تیرتھ جاترا کیا۔ اُس کی بی بی بھی اسکے پیچھے پیچھے چلی۔ تب رام داس بھگت اینٹ اور پتھر اُٹھا کر اُس کو مارنے لگا۔ بیچاری عورت نے تو بھی اُس کا پیچھا نہ چھوڑا۔ وہ پتھر کی چوٹ سے بچنے کے لئے اپنے خصم سے ذرا دور دور چلی۔ رام داس کے پاس کرشن کی ایک مورت تھی جسکا لقب رنچھوڑ تھا۔ دوپہر کے وقت رام داس نے اُس ٹھاکر کو نہلایا اور اُس کو بھوگ چڑھایا۔ اب وہ خود پرشاد پانے بیٹھا۔ پر اس پرشاد سے اُس کا پیٹ مطلق نہ بھرا وہ جیسا کا تیسا بھوکا رہگیا۔ دوسرے دن بھی یہہ ہی حال ہوا اور تیسرے دن بھی یہہ ہی حال رہا۔ تب رنچھوڑ جی اسے خواب میں دکھائی دیا اور کہنے لگا کہ تو اپنی بی بی سے کیوں اس طرح بدسلوکی کرتا ہی؟ رام داس بولا کہ میں جو برکت ہوں بی بی سے میرا کیا کام؟ پر رنچھوڑ نے کہا کہ تو نے شادی کیوں کی تھی؟ اِس طرح بی بی اور بال بچوں سے

الگ ہونا سری اچارج جی کے اُپدیش کے خلاف ہی۔ سو تو اپنی بی بی کو اپنے ساتھ لے لے۔ میں اس غریب عورت کے دکھ سے دُکھی ہوں اور اچارج جی کو اور اُن کے تمام چیلوں کو اپنا ہی دل دیا۔ اس بات کو سُن کر رام داس نے صبح کو اپنی بی بی کو بُلا لیا جس سے اُس کی بی بی بہت خوش ہو کر اُس کے ساتھ تیرتھ کو چلی۔ رام داس آپ خود پکا کر ٹھاکر جی کو بھوگ چڑھاتا تھا اور اپنی بی بی کو بھوگ کی چیزیں چھونے نہیں دیتا تھا۔ اس بات سے بھی رنچھوڑ ناراض ہوئے اور پھر اُس کو درشن دیکر کہا کہ اپنی بی بی کو کیوں نہیں پکانے دیتا ہی؟ رام داس بولا کہ اب تک اُسکا منتر نہیں ہوا جو سری اچارج جی سے دیا جائیگا۔ اس پر دیوتا نے کہا کہ فی الحال تو آپ ہی اپنی بی بی کے کان میں نام پھونک دے اور اچارج جی کے پاس پہنچکر اُسے دوبارہ منتر پھول کوا دینا۔ اس پر رام داس نے ایسا ہی کیا اور دونوں ٹھاکر جی کی سیوا ٹہل میں لگ گئے

شاخیں

بلبھاچارج کا بیٹا بٹھل ناتھ اُسکا جانشین ہوا۔ بلبھاچارج کا لقب سری اچارج جی تھا۔ بٹھل ناتھ کا لقب سری گوسائیں جی ہوا۔ بٹھل ناتھ کے سات بیٹے تھے۔ جن کے نام گردھری رائے گوبند رائے۔ بال کرشن۔ گوکل ناتھ۔ رگھو ناتھ۔ جدو ناتھ اور گھن شیام۔ یہہ سب کے سب

اِس سمپرداۓ کے گرو ہوۓ اور اُن کے نام سے اس سمپرداۓ کی
شاخیں نامزد ہوئیں۔ اِن کے چیلوں میں عنقریب تمام بڑی بڑی باتوں میں
اتفاق پایا جاتا ہی پر گوکل ناتھ کے چیلے اُس کے باقی بھائیوں کے چیلوں
سے کچھ متعرق ہیں۔ یہہ لوگ باقی چھہ مٹھ والوں کی تعظیم نہیں کرتے اور
اپنے گوسائیوں کے علاوہ اور گوسایوں کو باقاعدہ گرو نہیں سمجھتے ہیں۔
اس قسم کا تنگ خیال باقی چھہ شاخوں میں نہیں پایا جاتا ہی۔ اُن کے مطابق
تمام تبل ناتھی گوسائیں گوسائیں ہیں +

اِن کے مٹھ وغیرہ

بنیا اور بھٹیا لوگ بکثرت اِس سمپرداۓ کے
پیرو ہیں۔ خصوصاً گجرات اور مالواہ کے ساہوکار
لوگ اِس سمپرداۓ کے شریک ہیں لہذا بہ نسبت اور سمپرداہیوں کے
اس سمپرداۓ کے پیرو بہت مالدار ہیں۔ سو ہندوستان کے ہر اطراف
اور خصوصاً متھرا اور برندابن میں اس سمپرداۓ کے بے شمار مٹھ اور مندر
نظر آتے ہیں۔ کاشی میں اس سمپرداۓ کے دو مشہور مندر ہیں۔ لعل جی
کا مندر اور پرشوتم جی کا مندر۔ اِن دونوں مندروں کی بڑی آمدنی ہی۔
کہتے ہیں کہ کاشی کے سیٹھ لوگ ہر ہنڈی پر ایک پیسہ اور بزاز لوگ ہر تھان

پیچھے دو پیسہ ان مندروں کے لئے دیتے ہیں۔ جگناتھ اور دوارکا اِس
سمپرداۓ کے دو بڑے پاک تیرتھ ہیں۔ اجمیر کے علاقہ کا سری ناتھ جی کا
مٹھ سب سے مشہور اور مالدار ہی کہتے ہیں کہ اس مٹھ کا ٹھاکر پہلے متھرا میں
تھا۔ اورنگزیب بادشاہ نے جب متھرا کے مندروں کو توڑنے کے لئے حکم دیا
تو یہہ ٹھاکر وہاں سے بھاگ کر اجمیر کو چلا گیا۔ ہر ولبھاچاری کو کم از کم زندگی
میں ایک مرتبہ سری ناتھ دوارکا درشن کرنا پڑتا ہی اور وہاں کچھ نہ کچھ چڑھانا
بھی پڑتا ہی اسپر وہاں کا پردھان گوسائیں تیرتھ جاتری کو ایک تیرتھ نامہ
بھی دیتا ہی۔ پر بعض گوسائیں ایسا انپڑھ ہوتا ہی کہ جس تیرتھ نامے پر وہ
بمشکل دستخط کرتا اُسے خود پڑھ بھی نہیں سکتا ہی +

میرا بائی

اِس سمپرداۓ کو ولبھاچاری سمپرداۓ کی ایک شاخ کہا جا سکتا ہی۔
فرق یہہ ہی کہ اس سمپرداۓ کے لوگ میرا بائی کو اور اُس کے دیوتا
رنچھوڑ کو خاص طور سے مانتے ہیں +

میرا بائی کے بہت سے پد و بھجن ہیں جن میں سے بعض کبیر و نانک پنتھیوں
میں بھی مروج ہیں۔ بھکت مال میں میرا بائی کو اکبر بادشاہ کا ہم زمانہ قرار دیا گیا ہے۔
چنانچہ لکھا ہے کہ میرا بائی کے گیت کی شہرت سُنکر بادشاہ موصوف خود تان سین
کو ساتھ لیکر میرا بائی کے گیت سننے کو آئے اور سنکر نہایت خوش ہوئے اور
اس کی تعریف کر کے چلے گئے +

میرا بائی میرتا کے راجہ کی بیٹی تھی۔ اُدے پور کے رانا کے ساتھ اُس کی
شادی ہوئی پر سُسرال میں آتے ہی ساس سے جھگڑا ہوا۔ کیونکہ ساس
اور رانا کے خاندان دیوی کے پرستار تھے۔ پر میرا بائی ایک پکّی وشنوی تھی۔
ساس نے بہو کو بہت سمجھایا پر بہو کسی طرح کرشن کی بھگتی چھوڑ کر دیوی کی
پوجا کرنے کو راضی نہ ہوئی۔ آخر کار رانا نے اُس کو گھر سے نکال دیا۔ پر گمان
ہو کہ اُس کی پرورش کا بھی انتظام کر دیا تھا۔ خیر اب اپنے شوہر سے علیحدہ ہو کر
میرا بائی رنچھوڑ کی بھگتی میں بہت ہی مشغول ہو گئی اور سادھو سنتوں کی سیوا
کرنے لگی کچھ روز کے بعد میرا بائی برندابن اور دوارکا کو تیرتھ کرنے گئی۔ جب وہ دوارکا میں تھی
اُدے پور میں پھر رانا کی طرف سے وشنوؤں پر ظلم ہونے لگے۔ رانا نے میرا بائی کو لانے کیلئے دوارکا
میں لوگ بھیج دئے میرا بائی اپنے دیوتا کے مندر میں جا کر اُس سے وداع ہونے سے پیشتر

اُس کا بھجن گانے لگی۔ بھجن ختم ہی ہوا تھا کہ ٹھاکر پھٹ گیا اور میرا بائی اُس میں داخل
ہوئی اور پھر ٹھاکر جیسا کا تیسا ہو گیا۔ یوں میرا بائی اپنے رنچھوڑ میں داخل ہو گئی
اُدے پور میں اب رنچھوڑ کے ساتھ میرا بائی کی پرستش ہوتی ہے +

بھجن

میرا گردھر گوپال دوسرا نہ کوئی + جا کے سر مور مکٹ میرا پتی سوئی
کو سبنتھ منی کنٹھ پدی کشٹھ اُرسی دلش جوئی + سنکھ چکر گدا پدم کنٹھ مال سوئی
ہیں تو آئی بھگتی جانی جُو کنی دیکھی موئی + آنسو آن جل سینچ سینچی پریم بیج بوئی
سادھوں سنگ بیٹھی بیٹھی لوک لاج کھوئی + اب تو بات پھیل گئی جانے سب کوئی
پریم کی مُتھانی منتھی جو کنتی سے بلوئی + مکھن گھرت کاڑھ لینت چھاچھ پیئے کوئی
راجن گھر جنم لینت سب ہی بات ہوئی + میرا پربھو لگن لگی ہونی ہو سو ہوئی

نماوت یا سنکادی سمپردائے

وشنو کے چوتھے بڑے سمپردائے کا نام نماوت یا سنکادی سمپردائے

ہی لفظ۔ آدی کے معنے وغیرہ سوسنکادی کے معنے سنک وغیرہ۔ پدم پران کے مطابق سنک۔ سنند سناتن وسنت کماران چاروں نے نمباوت کو قبول کیا۔ اسلئے اس سمپردائے کو سنک وغیرہ کا سمپردائے کہتے ہیں۔ اس سمپردائے کے بانی نمباوت کے نام سے اس سمپردائے کو نماوت کہتے ہیں۔

معلوم ہوتا ہی کہ یہہ سمپردائے کسی قدر قدیم ہی اور زمانہ حال میں بھی نماوتوں کا شمار اور پھیلاؤ نہایت کم نہیں ہی تو بھی اپنے بانی کے نام اور دو چار نشانات کے علاوہ اِس سمپردائے کی بہت خاصیتیں نظر آتی نہیں ہیں +

کہتے ہیں کہ نمباوت ایک بیراگی تھا اور وہ بھاشکراچارج نام سے مشہور تھا۔ وہ سورج دیوتا کا اوتار تھا یا کھنڈیوں کے مت کو نیست کر کے دھرم کو قائم کرنے کے لئے اُس نے اوتار لیا۔ وہ برندابن کے قریب ایک جگہہ پر رہتا تھا۔ کہتے ہیں کہ ایک روز ایک ڈنڈی یا بعضوں کے خیال میں ایک جتی (یعنے جینی فقیر) اُس پاس آیا اور اُس سے بحث کرنے لگا۔ بحث ہوتے ہوتے شام ہو گئی۔ تب بھاشکراچارج نے اپنے مہمان کو بھوجن کرنے کے لئے دعوت دی سپر ڈنڈی اور جینیوں کے قول کے مطابق سورج چھپنے کے بعد بھوجن کرنا روا نہیں ہی سو سادھو نے بھوجن کرنے سے انکار کیا۔ اس بات سے بھاشکراچارج

نے سورج کو حکم دیا کہ تھوڑی دیر اور ٹھہر جاوے جب تک کہ اُس کے مہمان کی روٹی نہ پکے اور وہ بھوجن نہ کر لے۔ نزدیک ایک نیم کا درخت تھا۔ بھاشکراچارج کے کہنے سے سورج دیوتا اُس درخت کے اوپر بیٹھا رہا۔ نیم کے درخت پر سورج کو ٹھہرا رکھنے کے سبب بھاشکراچارج کا نام نمباوت یا نمبارک ہوا۔ نمب کے معنے نیم اور آدت یا ارک کے معنے سورج ہیں۔

نماوت لوگ اپنی پیشانی پر گوپی چندن سے دو اُردہ پنڈر تلک کھینچتے ہیں اور ان کے بیچ میں ایک کالے رنگ کا ٹیکا لگاتے ہیں۔ کنٹھی اور جپ مالا دونوں تلسی کی ہوتی ہیں۔ رادھا اور کرشن کی جگل روپ کی پوجا کرتے ہیں۔ بھاگوت اُن کی پاک کتاب ہی۔ کہتے ہیں کہ نمباوت نے ایک وید بھاشیہ بھی تصنیف کیا۔ اِن دنوں میں اس سمپردائے کی خاص تصنیفات نظر نہیں آتی ہیں۔ یہہ لوگ کہتے ہیں کہ ان کی بہت کتابیں تھیں جنہیں اورنگ زیب بادشاہ نے متھرا پر حملہ کرتے وقت برباد کیا +

نمباوت کے کیشو بھٹ اور ہری بیاس نام دو چیلوں سے اس سمپردائے کی دو شاخیں نکلی ہیں ایک کو برکت اور دوسرے کو گرہست کہتے ہیں۔ جمنا کے کنارے پر متھرا کے پاس دھرب اکشیتر میں نمباوت کی گدی ہی۔ ہری بیاس

کے چیلے اُس گدی کے وارث ہوتے آئے۔ شمالی ہندوستان میں بہت جگہہ پر
نماوت نظر آتے ہیں اور خاصکر متھرا اور اُس کے گرد نواح میں یہہ لوگ بہت
پائے جاتے ہیں۔ بنگال میں بھی کہیں کہیں نماوت دکھائی دیتے ہیں +

چیتنیا سمپردائے

ویشنو کے چار مشہور سمپردائے اور اُن کی چند شاخوں کا بیان کیا گیا۔ اب ہم
چند ایسے سمپردایوں کا بیان کرینگے جو اِن چار سمپردایوں میں اپنے تئیں شامل نہیں
کرتے ہیں یا ان سے اِس قدر علیحدہ ہوگئے کہ اِن کو اِن میں شامل کرنا بھی دشوار ہے۔
بنگال کے کل باشندوں کے قریب پانچواں حصہ ویشنو ہیں اور عنقریب سب
کے سب چیتنیا سمپردائے اور اُس کی شاخوں میں شامل ہیں۔ ان ویشنوں
کا بیان نہایت طول ہے۔ لیکن جس حال کہ ہمارے ناظرین اُن سے بہت تعلق
نہیں رکھتے ہیں جہانتک ہو سکے ہم اُن کا بہت مختصر بیان کرینگے +

چیتنیا کی سوانح عمری

چیتنیا کے باپ کا نام جگنّاتھ مسر اور ماں کا
نام شچی تھا۔ یہہ ذات کے برہمن تھے اور سری ہٹ

یا سلہٹ میں ان کا وطن تھا۔ ہندوؤں کے خیال میں گنگا کے کنارے پر بسنا بڑا
پُن ہے سو جگنّاتھ مسر اپنا آبائی وطن چھوڑ کر نودیپ میں آکر گنگا باسی ہوا۔ یہیں
پر تیرہ ۱۳ ماہ ماں کے حمل میں رہکر ۱۴۰۷ شک کے پھاگن کے مہینے پورن ماسی
کی رات کو چیتنیا پیدا ہوا۔ کہتے ہیں کہ اُس کی پیدایش کے وقت چاند گرہن
اور طرح طرح کے عجیبات نظر آئے +

چیتنیا چھوٹا ہی تھا جب اس کا باپ گذر گیا۔ اِدھر اُس کا بڑا بھائی
بشوا روپ پیشتر ہی سنیاسی بنکر گھر سے نکل گیا تھا۔ سو اپنی ماں کی خبرگیری
کا بوجھ اب اُسی پر پڑا چیتنیا کا پہلا نام نمائی تھا اور وہ سنسکرت میں بڑا عالم
تھا اور اِسلئے لوگ اُسے نمائی پنڈت کہتے تھے۔ بلبھاچارج کی بیٹی وشنو پریا
سے نمائی پنڈت کی شادی ہوئی۔ نمائی پنڈت کا ایک چتوشپاٹھی یعنے سنسکرت
مکتب تھا جہاں وہ نوجوانوں کو تعلیم دیتا تھا۔ پر بھاگوت وغیرہ کتابوں کو پڑھنے
سے وہ کرشن کے پریم میں ایسا محو ہو گیا کہ اب تعلیم دینے کے عوض میں وہ
نوجوانوں کے ساتھ ہری نام کیرتن میں مشغول ہوا۔ وہ کہتا تھا کہ کل جُگ میں
محض ہری نام ہی مُکتی کا وسیلہ ہے سو اُس نے برہمنوں کے کریا کرم وغیرہ
کو ترک کیا۔ اِس پر برہمن لوگ اُس کے مخالف ہوئے لیکن اُن کی مخالفت

بہت دن تک نہ چلی۔ اتنے میں کئی اور شخص اُس کے ساتھ مل گئے جن میں سے
نتیانند اُس کا گہرا دوست بنا اور ادویت اُسکا بڑا حامی ہوا۔ یوں نودیپ اور
اُس کے گرد نواح میں خصوصاً شانتی پور میں ان کا شمار بہت بڑھ گیا۔ آخرکار
۲۴ برس کی عمر میں نمائی ایک روز رات کے وقت اپنی جوان بی بی اور بڑھیا
ماں کو سوتے ہوئے چھوڑ کر گھر سے بھاگ گیا اور کیشو بھارتی نام ایک
سنیاسی سے منتر لیکر سنیاسی بنا اُس وقت اُس نے اپنا نام بدل کر سری
کرشن چیتنیہ رکھا جسکا اختصار عام محاورہ میں محض چیتنیہ ہی +

اِس کے بعد چیتنیہ چھ برس تک جگناتھ سے لیکر متھرا تک مختلف جگہوں
میں سیر کرتا ہوا کرشن کی پرستش پھیلاتا اور چیلے بناتا رہا۔ آخرکار روپ اور
سناتن نام دو چیلوں کو متھرا میں بھیج کر اور ادویتانند اور نتیانند کو بنگال میں
چھوڑ کر آپ جگناتھ پوری میں چلا گیا اور ۱۸ برس تک تا اخیر زندگی جگناتھ
دیوتا کی سیوا کرتا رہا وہ اپنی بھکتی میں اس قدر مگن ہو گیا تھا کہ آخری ۱۲ برس
تو بالکل دیوانگی کی حالت میں رہتا تھا۔ کہتے ہیں کہ ایک روز وہ سمندر کے
کنارے پر بیٹھا تھا۔ سمندر کے کالے پانی کو دیکھکر اُس نے سمجھا کہ یہہ جمنا
کا کالا پانی ہے۔ تب اُس کے خیال میں یہہ بھی گذرا کہ کرشن جی برندابن کی

گوپیوں کے ساتھ اب اس پانی میں کھیل رہے ہیں۔ سو اُس کے دل میں
جو بھکتی کا جوش اُٹھا تو فوراً کود کر سمندر میں گر پڑا تا کہ کرشن اور گوپیوں کے
ساتھ جا ملے پر وہاں کرشن اور گوپیاں تو موجود نہ تھے۔ سو وہ اسی طرح مر گیا
وشنو لوگوں نے اپنے گرو کی اس ناگہانی موت کو چھپانے کے لئے ایک قصہ
ایجاد کیا کہ ایک مچھوا جال ڈال کر چیتنیہ کے مردہ جسم کو اُٹھا کر اوپر لے آیا اور
اُس کے دو چیلوں سوروپ اور رامانند نے اُسے زندہ کیا اور بعد وہ
غائب ہو گیا +

اوتار

بنگال کے وشنو لوگ چیتنیہ کو ایک اوتار مانتے ہیں۔ ان دنوں میں
تو چیتنیہ اوتار کی بہت ہی شہرت ہو رہی ہے یہاں تک کہ بی۔ اے
اور ایم۔ اے پاس شدہ بنگالی بھی چیتنیہ اوتار کو ماننے لگ گئے۔ ان کے کئی اخبار
بھی جاری ہیں جن میں سے سب سے مشہور امرت بازار پترکا ہے۔ اس پترکا کے
مشہور اور معروف ایڈیٹر صاحب نے انگریزی زبان میں اپنے اس نئے خداوند
کی ایک سرگذشت بھی لکھی جن میں بہت کچھ خداوند یسوع مسیح کے اوصاف
چیتنیہ پر لگائے گئے۔ براہم سماج ہے آریا سماج ہے اب جابجا چیتنیہ سماج بھی قائم
کیا گیا ہے +

خیران نئے خیال والوں کو چھوڑ کر چیتنیا اوتار کی نسبت اُس کے پُرانے چیلوں کا مت یہاں پر مختصر طور پر بیان کرتے ہیں +

چیتنیا ایک نہایت خوبصورت جوان تھا اِس لئے اُسکا ایک لقب گورانگ ہی۔ کہتے ہیں کہ کرشن جی کے پہلے اوتار میں برندابن میں رادھا کے ساتھ ملتے وقت دونوں آپس میں ایک دوسرے سے لطف تو اُٹھاتے تھے پر اُس میں کرشن کا بھوگ محسوس کرکے رادھا کو جو خوشی ہوتی تھی کرشن رادھا کی اُس خوشی کو معلوم نہیں کر سکتا تھا۔ سو اُس کے دل میں رنج رہجاتا تھا۔ اب اُس خوشی کو کامل کرنے کے لئے کرشن اور رادھا نے دونوں ملکر ایک ہی جسم میں اوتار لیا۔ یوں گورانگ جی کرشن اور رادھا دونوں کے اوتار بن گئے +

اِدھر پہلے اوتار میں جو کرشن کا بھائی بلرام تھا اس اوتار میں وہ دو شخص یعنے ادویت اور نتیانند ہو کر پیدا ہوا اور گورانگ کے ساتھی بنے +

سو چیتنیا ادویت اور نتیانند تینوں وشنو کے اوتار ٹھہرے۔ اِن تینوں کو تین پربھو بھی کہتے ہیں۔ چونکہ چیتنیا کا رتبہ باقی دونوں سے افضل ہی سو وہ نہ صرف پربھو کہلاتا بلکہ اُسکو مہا پربھو کہتے +

ادویت پربھو شانتی پور کا رہنے والا تھا اور معلوم ہوتا ہی کہ وہ کسی قدر

مالدار بھی تھا۔ اُس کی اولاد اب تک شانتی پور میں سب سے بڑے گوسائیں سمجھے جاتے ہیں اِسی خاندان کے ایک شخص پنڈت بجے کرشن گوسائیں اپنے جنیو وغیرہ اُتار کر براہم سماج میں داخل ہو گئے تھے اور بابو کیشو چندر سین کے بڑے چیلوں میں سے ایک تھے پر بابو کیشو چندر سین کی وفات کے چند برس کے بعد ہی وہ دوبارہ اپنے آباؤ اجداد کی طرح بھگت بن گئے یہانتک کہ وہ کبھی کبھی اپنے تئیں ادویت پربھو کا اوتار بھی کہتے رہے آخر کار جس بُت پرستی کی اُنہوں نے اپنی جوانی میں سخت مخالفت کی تھی بڑھاپا میں اُسی بُت پرستی میں مبتلا ہو کر گذر گئے۔ ہم نے اپنی آنکھوں سے اِس شخص کی سرگرمی جوش اور خود نثاری دیکھی پر افسوس یہہ ہی کہ نوروں کے بانی خداوند یسوع مسیح کو قبول نہ کرنے سے اُن کے دل میں جو کچھ روشنی موجود تھی وہ تاریکی میں تبدیل ہو گئی اور یوں دوبارہ بُت پرستی کے دلدل میں پھنسکر ہلاک ہو گئے +

نتیانند نودیپ کا ایک برہمن تھا اور گھر باری تھا چیتنیا نے اگرچہ خود بیراگی بنا تو بھی نتیانند کو جو دنیادار تھا بنگال کے وشنیوں کا سر مقرر کیا نتیانند کی تعلیم کسی قدر بامبھاچاریوں کے پوشٹی مارگ کی مانند تھی +

گوسائیں مذکورہ بالا تین پربھو کے علاوہ اس سمپردائے میں خاص

چھ گوسائیں مانے جاتے ہیں اُن کے نام (۱) روپ (۲) سناتن (۳) جیو (۴) رگھوناتھ بھٹ۔ (۵) رگھوناتھ داس (۶) گوپال بھٹ ان کی اولاد کچھ بنگال میں اور کچھ متھرا و برندابن میں نظر آتے ہیں یہہ سب گرہستی ہوتے ہیں ان کے شمار بہت بڑھ جانے سے اب محض چیلوں ہی سے اِن کا گذارہ نہیں ہوتا۔ لہذا اب انگریزی پڑھکر گوسائیوں کی اولاد سرکاری نوکری ڈھونڈھتی پھرتی ہیں۔ بعض گوسائیں خاندان میں گنگا جل کے عوض ہیں برانڈی جل بھی مستعمل ہوتا اور بعض گوسائیں مالا تلک کے عوض پتلون کوٹ سے آراستہ ہوکر ہوٹلوں میں بھی درشن دیتے ہیں۔ مذکورہ بالا چھ گوسائیوں میں سے روپ اور سناتن بنگال کے نواب کے ہاں کام کرتے تھے یہہ دو بھائی تھے یہہ نواب کی نوکری چھوڑ کر چیتنیا کے شاگرد بنے انہوں نے کئی کتابیں تصنیف کیں اور کہتے ہیں کہ انہوں نے برندابن کے دو مشہور مندر یعنے گوبند دیو اور مدن موہن کے مندر قائم کئے۔ جیو گوسائیں روپ اور سناتن کا بھتیجا تھا یہہ بھی ایک مصنف تھا اور اُس نے برندابن کے رادھا دامودر کا مندر قائم کیا۔ رگھوناتھ بھٹ اور رگھوناتھ داس دونوں گوڑ براہمن تھے اور زندگی کے آخری ایام میں متھرا اور برندابن میں جا بسے گوپال بھٹ نے برندابن

کے رادھا رمن کا مندر قائم کیا اُس کی اولاد اب تک اُس مندر کی ادھکاری اور نگہبان ہی +

چیتنیا سمپردائے کی تواریخی بنیاد

بلبھاچاری گوکل است گوسائیں اور متھرا اور برندابن کے چیتنیا سمپردائی گوسائیوں کے طور و طریق عنقریب یکساں ہیں۔ پھر بلبھاچارج اور چیتنیا دونوں ہم زمانہ تھے۔ دونوں نے متھرا وغیرہ جگہوں میں منادی کی دونوں کی تعلیم عنقریب یکساں ہی سو گمان ہوتا ہی کہ دونوں سمپردائے کا ایک ہی مخرج ہوگا۔ علاوہ اِس کے کہتے ہیں کہ چیتنیا بلبھاچارج کی بیٹی سے شادی کی تھی سو چیتنیا سمپردائے کا بلبھاچاری سمپردائے سے نکلنا کچھ ناممکن نہیں پھر ایک اور غور طلب بات ہی کہ چیتنیا گھر چھوڑنے کے بعد ابتدا میں بیراگی نہیں بنا تھا۔ بلکہ کیشو بھارتی نام ایک دس نامی سنیاسی سے دکشا لیکر سنیاسی بنا تھا وہ کچھ مدت تک کاشی میں بھی رہا سو پہلے پہل اُسکا شنکراچارج کا پیرو ہونا بھی قابل قیاس ہی۔ ذکر ہی کہ اُس کو بہت کھاتے پیتے دیکھ کر کاشی کے ڈنڈیوں نے اس پر بدپرہیزی کا الزام بھی لگایا۔ سو ممکن ہی کہ وہ جب برندابن میں پہنچا تو بلبھاچاری طریق کو اپنی مرضی کے موافق پاکر اپنے تئیں وشنومیوں

سے علیحدہ کیا۔ اور بلبھاچاری تعلیم کے مطابق ایک نیا سمپردائے جاری کیا جیسا کہ زمانہ حال میں سوامی دیانند سرسوتی نے ابتدا میں دس نامی تھے بعد کو اِدھر اُدھر سے تعلیمی باتیں لیکر آریہ سماج نام ایک نیا پنتھ ایجاد کیا اور دس نامیوں سے علیحدہ ہو گئے۔ چیتنیا کی بلبھاچارج کی بیٹی سے شادی ہونا کہاں تک سچ ہی ہم نہیں کہہ سکتے۔

پردھان چیلے

علاوہ مذکورہ بالا چھ گوسائیوں کے سری نباس۔ سری سوروپ۔ گدادھر پنڈت راماند۔ ہری داس وغیرہ چیتنیا کے بڑے بڑے چیلوں کو بھی لوگ بہت مانتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ ان میں سے ہری داس پیشتر محمدی تھا۔ پر جب وہ چیتنیا کا چیلا ہوا تو وہ نہایت ونیدار بھگت بنا یہاں تک کہ وہ ہر روز ایک لاکھ کرشن نام جپا کرتا تھا۔ ان بھگتوں کے علاوہ اس سمپردائے میں آٹھ کبراج اور ۶۴ مہنت تھے۔ اُن کی بھی بڑی تعظیم ہوتی ہی۔

تعلیمات

ان کی تعلیم میں کرشن ہی بھگوان ہی کرشن کی نسبت ان کا خیال وہ ہی ہی جو بلبھاچاریوں کا خیال ہی۔ فرق یہہ ہی کہ انہوں نے بلبھاچاری تعلیم میں ایک بات زاید کر کے چیتنیا کو اُسی کرشن کا اوتار قرار دیا ہی+

بھکتی اس سمپردائے کا اعلیٰ مدعا ہی۔ کہتے ہیں کہ کرشن جی نے خود کہا کہ کرم۔ تپسیا۔ گیان بیراگ جوگ۔ دان اور دیگر پُن کرم سے جو پھل حاصل ہوتا ہی میرا بھگت محض بھکتی کے وسیلہ سے وہ سب کچھ پا سکتا ہی۔ وہ اگر سورگ یا مکتی یا پرابیکنٹھ دھام تک بھی مانگے تو اُسے مل سکتا ہی+

اُن کے خیال میں اس بھکتی میں پانچ بھاؤ ہیں مثلاً۔

(۱) شانت بھاؤ۔ اُس بھکتی کو کہتے ہیں جس سے بھگت کی دلی حالت میں شانتی ہو۔ کہتے ہیں کہ سنک سناتن وغیرہ قدیم مہاتماؤں نے اسی بھاؤ سے بھگوان کی بھکتی کی+

(۲) داسیا بھاؤ۔ جس بھاؤ سے عام بھگت بھگوان کی بھکتی کرتے ہیں اُس کو داسیا بھاؤ کہتے ہیں اس بھاؤ میں بھگت اپنے کو بھگوان کا داس محسوس کرتا ہی+

(۳) سکھیا۔ یہہ داسیا سے بڑھ کر ہی اس میں بھگت بھگوان کو سکھا یعنے دوست تصور کرتا ہی۔ کہتے ہیں کہ بھیم۔ ارجن وغیرہ اور برندابن کے گوال بال اسی بھاؤ سے بھگوان کی بھکتی کرتے تھے+

(۴) باتسلیا۔ جیسا کہ ماں باپ اپنے بچوں کو پیار کرتے۔ اس بھاؤ میں

بھکت بھگوان کو بچے کی طرح خیال کر کے اُس کی بھکتی کرتا ہی اس کی مثل نند اور جشودا +

(۵) مادھریا - مدھر یعنے شیریں محبت - شوہر اور جورو جس طرح آپس میں مل جاتے ہیں اسی طرح بھکت اور بھگوان کے میل یا وصل کو مدھر بھاؤ کہتے ہیں - اس بھاؤ سے بڑھکر اور کوئی بھاؤ نہیں ہی اس کی مثال رادھا اور برندابن کی گوپیاں جو کرشن سے مل کر اپنے اپنے دل میں نہایت شیریں محسوس کرتی تھیں - کہتے ہیں کہ چیتنیا خود اسی بھاؤ میں آکر وجد کی حالت میں رہتا تھا اور اپنے کو رادھا تصور کر کے کرشن کے لئے دیوانہ ہو جاتا تھا +

عبادت

ان کی عبادت بہت کچھ ولبھا چاریوں کی مانند ہی - بعض جگہ اُن کی طرح ہر روز کرشن کی آٹھ مرتبہ پوجا ہوتی ہی پر اکثر جگہوں میں محض دو مرتبہ پوجا ہوتی ہی - ہری نام کیرتن اس سمپردائے میں بڑا سادھن گنا جاتا ہی - معمولی کیرتن کا یہہ دستور ہی کہ شام کے وقت کسی ٹھاکردوارہ یا گرہست کے گھر کے انگن میں دس بارہ آدمی اکٹھے ہو جاتے اور مردنگ اور کھرتال نام دو قسم کے باجوں کے ساتھ مختلف سُر کے بھجن گاتے ہیں - گانے میں جس قدر جوش ہوتا جاتا گانے والوں کے ہاتھ پاؤں وغیرہ

اُسی قدر ہلتے جاتے اور آخر کو وہ وجد میں آجاتے ہیں - بعضے اسی وجد کی حالت میں زمین پر گر بھی پڑتے ہیں - گھنٹوں تک اسی طرح کیرتن ہوتا ہی - علاوہ ان معمولی کیرتنوں کے غیر معمولی کیرتن بھی ہوتا ہی - اس میں بعض اوقات گانے والوں کا شمار سیکڑوں اور ہزاروں تک پہنچ جاتا ہی ایسی حالت میں وہ اپنی اپنی جگہ سے باہر نکل آتے اور کئی جھنڈ میں تقسیم ہو کر بڑی دھوم دھام سے گاتے جاتے ہیں - اس قسم کے کیرتن کو نگر سنکیرتن کہتے ہیں - کیرتن کے موقع پر عموماً بتاشے وغیرہ گانیوالوں کے بیچ میں پھینکتے ہیں جن کو ہری لوٹ کہتے ہیں بعضے پھول وغیرہ بھی برساتے ہیں علاوہ اس طرح مل کر نام کیرتن کے بعض بھکت اِکانت میں بھی کھرتال بجاتا ہوا اکیلا نام کیرتن کرتا ہی -

دیکشا - مالا - تلک وغیرہ

ہر ذات کے لوگ اِس سمپردائے میں شامل ہو سکتے ہیں - چیتنیا اپنے دنوں میں محمدیوں کو بھی چیلا بناتا تھا - پر ان دنوں میں سوائے ہندوؤں کے اور اُن کے آس پاس کے چند وحشی قوموں کے اور کسی کو منتر نہیں دیتے ہیں - گوسائیں لوگ منتر دیتے ہیں - گرہستا چیلوں میں ذات پات جیسا کے تیسا ہی قائم ہی - بیراگیوں میں ذات بچار نہیں - بیراگی بنتے وقت گوسائیں جی کو کم از کم سوا روپیہ

دکشنا دینا پڑتا ہی۔ اکثر بیراگی کے ساتھ ایک دو بیراگن بھی ہوتی ہیں جنہیں سیوادا سی کہتے ہیں اور جن سے بیراگی کے بال بچے بھی پیدا ہوتے ہیں۔ سو چیتنیا سمپردائے میں بہت پرہیزگاری نظر نہیں آتی۔ تو بھی یہہ لوگ بلبھا چاریوں کی نسبت بہت بہتر ہیں۔ کھانے پینے میں بنگال کے ویشنو لوگ گوشت سے تو ظاہراً پرہیز کرتے پر مچھلی سے مطلق پرہیز نہیں کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ بیراگی لوگوں کو بھی ہم نے بلا روک ٹوک مچھلی استعمال کرتے دیکھا۔ پر اُن میں جو نہایت ہی بھگت ہوتے ہیں وہ محض سبزی پر قناعت کرتے ہیں +

یہہ لوگ گوپی چندن سے اُردھ پنڈر تلک کھینچتے اور دونوں لکیروں کو ناک کی ڈنڈی تک لاکے ملا دیتے ہیں۔ چھاتی بازو وغیرہ پر رادھا کرشن کی چھاپ لگاتے۔ گلے میں تلسی کی کنٹھی اور ہاتھ میں تلسی کی مالا ہوتی ہی۔ بھیکھ مانگنے کی بولی ہرے کرشن یا رادھا کرشن ہی۔ مالا پھیرنے کی بولی ذرہ لمبی ہوتی ہی یعنے ہرے کرشن ہرے کرشن کرشن کرشن۔ ہرے ہرے۔ ہرے رام ہرے رام رام رام ہرے۔ ہرے معلوم ہوتا ہی کہ یہہ لوگ کرشن اور رام دونوں کے حامی ہیں +

چیتنیا سمپردائے کی شاخیں

سپشٹ دایک

یہہ لوگ اپنے گرو کو دیوتا کا رتبہ نہیں دیتے ہیں ویشنو اور ویشنوی دونوں مل کر ایک ہی اکھاڑے میں رہتے ہیں اور پھر بھی کہتے ہیں کہ اِن میں کسی طرح کا ناجائز رشتہ نہیں ہی۔ کہتے ہیں کہ محض بھائی اور بہن کی طرح ملکر کرشن اور چیتنیا پربھو کا گُن گانا ہمارے اکٹھے رہنے کی غرض ہی۔ ہر ذات کے لوگ اِس سمپردائے میں داخل ہو سکتے ہیں پر محض بیراگی لوگ منتر دینے کا حق رکھتے ہیں۔ اِن کی بیراگنی اکثر گرہستوں کے گھروں میں جاکر عورتوں کو تعلیم دیتی ہیں +

باؤل

یہہ لوگ مہاپربھو چیتنیا کو اپنے سمپردائے کا بانی قرار دیتے ہیں۔ معلوم نہیں کہ حقیقتاً اِس باول پنتھ کا ایجاد کرنیوالا کون ہی؟ اپنے سادھن کا طریقہ اوروں سے چھپاتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ ہر جگہہ اپنے مت کو ظاہر کرنا نہیں چاہیئے۔ خیر تو بھی جہاں تک معلوم ہوا اِن کے خیال میں رادھا اور کرشن حقیقی

صورت میں انسان کے جسم ہی میں موجود ہیں۔ سو اپنے جسم سے باہر اُن کو
ڈھونڈھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اور اسلئے یہہ لوگ ان کی مورتی پوجا نہیں کرتے
ہیں۔ نہ صرف رادھا اور کرشن ہی بلکہ اُن کے خیال میں خلقت کی تمام چیزیں انسان
کے جسم میں موجود ہیں۔ سو کہتے ہیں کہ "جو ہی بھانڈ میں سو ہی برہمانڈ میں"۔ چاند
سورج اگنی برہما وشنو مہیش گولک بیکنٹھ برندابن سب کچھ جسم میں موجود ہیں۔
لہذا جسم ہی میں پرم دیوتا سے پریم کرنا ان کی اعلیٰ عبادت ہے۔ اور اس عبادت
کا طریقہ بھی جسمانی ہے۔ جس کو یہہ لوگ پرکرتی سادھن کہتے ہیں۔ پرکرتی کے معنے
عورت۔ اس پرکرتی سادھن کی کل باتیں اگر کھولی جائیں تو یہہ مضمون نہایت
پلید ہوگا۔ صرف اتنا ہی کہنا کافی ہے کہ باؤل لوگ کہتے ہیں کہ ہم جب پرکرتی سے
ملتے ہیں تو ہم اس میں ایسے لولین ہو جاتے کہ ہمیں کسی بات کا ہوش نہیں رہتا
اور اپنی لیلا میں محض رادھا اور کرشن کی لیلا محسوس کرتے رہتے ہیں۔ اس
پرکرتی سادھن کے متعلق چار چندر بھید نام ایک رسم ہے۔ اسکا بیان بھی
نہایت پلید ہے۔ اشارتاً اتنا کہہ سکتے ہیں کہ اس رسم کے مطابق چار چیزیں جو
جسم سے نکلتی ہیں یعنے شوکر۔ شونت۔ مل۔ موتر۔ ان کو یہہ لوگ پھر جسم میں
لیتے ہیں یعنے بطور پرشاد کے کھاتے ہیں۔ ان چار چیزوں کو وہ چار چندر

یعنے چاند کہتے ہیں۔ ان کی تعلیم کے مطابق ظاہر اور باطن اور ہونا چاہیے۔
سو کہتے ہیں کہ "لوگوں میں لوگ آچار اور ست گرو میں ایک آچار"۔ سو یہہ لوگ
ظاہرا تلک مالا وغیرہ اور اور وشنوں کا بھیش رکھتے ہیں۔ افسوس یہہ ہے
کہ ایسے ایسے پلید لوگوں کو بھی لوگ سادھو سنت کر کے مانتے اور اُن کی
عزت کرتے ہیں +

نیاڑا

کہتے ہیں کہ نتیانند پربھو کا بیٹا بیر بھدر اس سمپردائے کا بانی ہے۔ باؤلوں
کی طرح اس سمپردائے میں بھی پرکرتی سادھن ہی سب سے بڑا سادھن
ہے۔ رادھا اور کرشن جسم میں براجمان ہیں۔ سو اکادشی کے روز اُپباس کرکے
پرماتما کو کلیش دینا نہایت نامناسب ہے۔ یہہ لوگ بھی مورتی پوجا نہیں کرتے ہیں
ان کے مالا تلک وغیرہ عنقریب اوروں کی طرح ہیں۔ یہہ مونچھ ڈاڑھی وغیرہ
نہیں منڈواتے اور لمبے بال رکھتے ہیں۔ ان کی بولی ہری بول یا پر ابدھوت
ہے۔ یہہ لوگ مختلف رنگوں کے چیتھڑے جوڑ کر لمبا الخالق بنا کر پہنتے ہیں۔ کہتے
ہیں کہ اُس الخالق میں چند ایسے چیتھڑے ہوتے ہیں جو پرکرتی سادھن کے
متعلق کسی خاص پوشیدہ چیز سے رنگے جاتے ہیں +

سہجی

ان کے مطابق کرشن جگت کا پتی ہے۔ سو محض وہ ہی سب کا پتی

ہی۔ ہر ایک گرو بجائے کرشن کے اور ہر ایک چیلی بجائے رادھا کے ہی۔ گرو دو طرح کے ہیں۔ دیکشا گرو اور شکشا گرو۔ ان کے خیال میں شکشا گرو یعنے سکھلانے والے گرو افضل ہی۔ نام آسرئیے۔ منتر آسرئیے۔ بھاؤ آسرئیے۔ پریم آسرئیے اور رس آسرئیے یہہ پانچ قسم کے آسرئیے یعنے اسرا ان کے سادھن میں پائے جاتے ہیں۔ جن میں سے پریم آسرئیے اور رس آسرئیے سب سے بڑھکر ہیں۔ رس آسرئیے دو طرح کے ہیں۔ اپنی اور بیگانی۔ ان میں سے بیگانی سب سے افضل ہی۔ گرو اور چیلی ایک دوسرے کو آسرئیے کر کے اپنے تئیں کرشن اور رادھا تصور کرتے ہوئے رس لیلا کرتے ہیں۔ اسی کا نام سہج سادھن ہی۔ جس سے مکتی حاصل ہوتی ہی۔

گوربادی یہہ لوگ کرشن کی نسبت گورانگ کو افضل قرار دیتے ہیں۔ کیونکہ گورانگ میں رادھا اور کرشن دونوں مل گئے ہیں۔ سو یہہ لوگ اپنے مندروں میں گورانگ کی مورتی رکھتے ہیں۔ ان کی بولی گور ہی +

درویش کہتے ہیں کہ سناتن گوسائیں اس سمپردائے کا بانی ہی۔ روایت ہی کہ وہ بنگال کے نواب کے پاس سے درویش کی پوشش میں بھاگ کر کاشی میں آیا اور وہاں چیتنیا سے ملکر اُس کا چیلا بنا تھا۔ سو سناتن گوسائیں

کے اس نمونے پر درویش سمپردائے قایم ہوا۔ حقیقتاً یہہ ایک ایسا سمپردائے ہی جس میں ہندو اور محمدی دونوں مذہب مل گئے ہیں۔ یہہ لوگ محمدیوں کی طرح تسبیح رکھتے ہیں اور اکادشی وغیرہ کے اُپباس کے پابند نہیں ہوتے ہیں۔ ان کی بولی دین دردی ہی۔ یہہ لوگ محمد کو بھی مانتے ہیں اور کہتے ہیں کہ

کیا ہندو کیا مسلمان
مل جُل کے کر سائیں جی کا کام

خیر اگرچہ یہہ لوگ نام سے درویش ہیں پر کام سے تو وہی کام کرتے ہیں جو باؤل اور نیاڑا لوگ کرتے ہیں۔ یعنے وہی پرکرتی سادھن۔ یہہ لوگ مورتی بھی نہیں پوجتے ہیں +

سائیں سائیں اور درویش عنقریب یکساں ہی۔ فرق یہہ ہی کہ سائیں لوگ درویشوں سے بھی بڑھکر زیادتی کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ یہہ لوگ مسلمانوں کی روٹی کھاتے اور شراب اور گائے کا گوشت استعمال کرتے ہیں جو کہ ہندوں کے نزدیک نہایت ناروا ہی۔ سائیں اور درویش ذیل کے کلمات ہر روز پڑھتے ہیں +

برحق۔ لا الہ اللہ محمد رسول اللہ دعا درویش رحم اللہ۔ قدم درویش

رد بلا۔ بھلا کر بھلا ہی۔ سودا کر نفع ہی۔ سات دے اور سات لے۔ اللہ نام کا سودا ہی۔ ہزار ہزار میں کوئی سخی مرد ہی۔ اُن کے سر پر خدا کی بڑی مدد ہی۔ خدا کی خدائی میں چارہ نہیں۔ محمد کی بادشاہی رہ جاویگی۔ جھوٹا دغا باز سود خوار کنارہ پاویگا۔ خدا کی خدائی میں چارہ نہیں۔ خدا نے جو قلم ڈالا سو مٹیگا نہیں۔ کوئی خدا کا پیارا ہی۔ تو سودا کر اُس رب کا۔ سات دے اور سات لے۔ اللہ نام کا سودا ہی۔
ہو نہ ہو کر کے دیکھ +

پد

سائیں ہمارا بنیہ سہج کرے بیوپار۔
اور بن ڈنڈی اور بن تراز و تولتا ہی جگت سنسار
کیا ہندو کیا مسلمان۔
مل جُل کے کر سائیں جی کا کام۔
ہندو کا گرو مسلمان کا پیر۔
سو نام رکھا ہی نانک شاہ فقیر۔

کرتا بھجا

لفظ کرتا کے معنے مالک۔ سو کرتا بھجا کے معنے مالک کے بھجنیوالے۔ گھوش پاڑا گاؤں کے رہنیوالا رام شرن پال نام ایک گوالا اِس

مت کا پھیلانیوالا ہی جو اپنے کو اولیا چاند نام ایک فقیر کا چیلا قرار دیتا ہی۔ اولیا چاند کی نسبت کہاوت ہی کہ اُولا نام ایک گاؤں میں مہادیو نام ایک پٹواڑی تھا۔ اُس کو اپنے پان کی باری میں ایک آٹھ برس کا لڑکا ملا۔ اُسے اُس نے اپنے گھر میں لیکر پالا۔ جب وہ لڑکا جوان ہوا تو اُس کے گھر سے نکل گیا اور اِدھر اُدھر پھرتا رہا۔ آخر کو ۲۷ برس کی عمر میں وہ اپنے دیس کو واپس آیا اور بہتوں کو منتر دیکر چیلے بنا لیا۔ اُس کے خاص بائیس ۲۲ چیلے تھے جن میں رام شرن پال سب سے مشہور ہی۔ ۱۶۹۱ شک میں اولیا چاند مر گیا +

اولیا چاند ذات پات نہیں مانتا تھا اور ہندو اور مسلمان دونوں کو منتر دیتا تھا۔ اور ہر ذات کی روٹی کھاتا تھا۔ کہتے ہیں کہ پٹواڑی نے اُسکا نام پورن چندر رکھا تھا۔ سو گمان ہی کہ اُس کے محمدی چیلوں نے اُسکو اولیا لقب سے ملقب کیا۔ خیر اب تو وہ ایک اوتار بن گیا کلکتہ کے گرد نواح میں اُس کے بہت پیرو ہیں۔ کرتا بھجا لوگ کہتے ہیں کہ اولیا چاند کرشن کا اوتار ہی اور گورانگ اور اولیا ایک ہی ہیں۔ سو وہ کہتے ہیں کہ کرشن چاند گور چاند اور اولیا چاند تینوں ایک ہیں اور ایک ہی تین ہیں۔ جیسا چیتنیا سمپر دائے میں چیتنیا کو مہا پربھو کہتے ہیں اسی طرح کرتا بھجا لوگ اولیا کو مہا پربھو کہتے ہیں۔ کرشن کے ایک ہزار نام ہیں سو اولیا مہا پربھو کے

بھی بے شمار نام ہیں۔ کرتا بھجا لوگ کہتے ہیں کہ اولیا نے بے شمار معجزہ دکھائے
مثلاً اندھوں کو بینائی اور لنگڑوں کو چلنے کی قوت دی۔ بیماروں کو چنگا کیا۔
مردوں کو جلایا۔ غریبوں کو دولت مند کیا۔ کھل کو سونا بنایا اور گنگا کے اوپر
سے چلا وغیرہ +

اِس سمپردائے کے لوگ اولیا چاند کو کرتا کر کے پوجتے ہیں۔ لیکن اِن
میں جو تعلیم یافتہ ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہم تو ایک واحد خدا کے پرستار ہیں۔ یہ لوگ
کہتے ہیں کہ لوگوں میں لوگاچار اور ست گرو میں ایکاچار۔ سو ظاہراً ذات پات
ریت رسم دیو دیوی سب کچھ مانتے ہیں۔ پر جب اپنی منڈلی میں جمع ہوتے ہیں
تو اِن باتوں کو ترک کرتے ہیں اور ایک دوسرے سے پرہیز نہیں کرتے +

اِس سمپردائے کے گروں کو مہاشیئے اور چیلوں کو براتی کہتے ہیں۔ شروع
میں چیلے کو ایک مختصر منتر دیا جاتا ہے جو محض دو لفظوں کا ہوتا ہے یعنے گرو ستیا
چیلا جب گرو ستیا منتر میں کامل ہوتا ہے تو اُسکو ایک اور دوسرا لمبا منتر دیا جاتا
ہے۔ دیکشا کے موقع پر ذیل کے طور پر گفتگو ہوتی ہے +

مہاشیئے۔ کیا تو اِس دھرم کو پال سکیگا ؟

براتی۔ ہاں پال سکونگا۔

مہاشیئے۔ کیا تو وعدہ کرتا ہے کہ تو جھوٹ۔ چوری اور زنہہ سے باز رہیگا ؟
اور اپنی بی بی سے بھی بہت نہیں ملیگا ؟

براتی۔ ہاں میں وعدہ کرتا ہوں کہ ایسے کاموں سے پرہیز کرونگا۔

مہاشیئے۔ بول تم ستیا ہو۔ تمہاری بات ستیا ہے۔

براتی۔ تم ستیا ہو۔ تمہاری بات ستیا ہے۔

اِس کے بعد مہاشیئے براتی کے کان میں منتر پھونکتا ہے اور منتر کو پوشیدہ
رکھنے کے لئے اُسے تاکید کرتا ہے۔ کہتے ہیں کہ اولیا چاند دس کاموں سے پرہیز
کرنے کا اوپدیش دے گیا جو تین حصوں میں تقسیم ہیں (ا) تین کائک کرم جن
میں زنہہ۔ چوری اور خون شامل ہیں (۲) تین مانسک کرم۔ جن میں زنہہ کی خواہش
چوری کی خواہش اور خون کی خواہش شامل ہیں (۳) چار باچنک کرم جن میں
جھوٹ بولنا۔ کڑوی باتیں بولنا۔ فضول باتیں بولنا۔ اور بیہودہ باتیں بولنا شامل
ہیں۔ سو معلوم ہوتا ہے کہ پہلے پہل اِن کی تعلیم میں نفس کشی کی بڑی ترغیب
تھی۔ چنانچہ اِن کی ایک مثل ہے کہ

عورت ہیجڑا مرد خوجا
تب ہوے کرتا بھجا

پر اِن دنوں میں چیتنیا سمپردائے کی اور اور شاخوں کی طرح یہہ لوگ بھی بہت بگڑ گئے ہیں۔ اِن کی منڈلی میں مرد اور عورت دونوں شامل ہوتے ہیں اور اگرچہ یہہ لوگ آپس میں بھائی بہن کا رشتہ قرار دیتے ہیں تو بھی اکثر بہت نجس باتوں میں پھنس جاتے ہیں۔ یہہ لوگ آپس میں ملکر جوگ کے متعلق چند حرکات کرتے ہیں۔ اور اکثر رات ہی کو اس کام کے لئے اکٹھے ہوتے ہیں۔ ان دنوں میں بعض انگریزی تعلیم یافتہ بنگالی بھی کرتا بھجا سمپردائے کی ان حرکات کو اختیار کرتے ہیں۔

چیلوں کے بڑھنے سے رام شرن پال کا خاندان اب بہت دولتمند ہو گیا۔ اِس سمپردائے میں بعض محمدی گرو بھی ہیں۔ جن کے ہند و چیلے چپکے سے جا کر اُن کے پرشاد بھی کھا لیتے ہیں۔

رام بلبھی

کرتا بھجا سمپردائے کی کئی ایک شخصوں نے پال خاندان کو ترک کر کے رام بلبھی نام ایک نیا سمپردائے قایم کیا۔ یہہ لوگ رام بلبھ نام ایک شخص کو اپنا بانی قرار دیتے ہیں۔ پانچ گھرا نام ایک گاؤں میں ہر سال شوراتری کے موقعے پر رام بلبھ کی یادگاری میں ایک تیوہار مانا جاتا ہی۔ اِس سمپردائے کی تعلیم کے مطابق ہر مذہب سچ ہی۔ سو اس

تیوہار کے موقع پر یہہ لوگ بھگوت گیتا۔ قرآن اور بائبل تینوں کتابیں پڑھتے ہیں۔ یہہ لوگ کھانے پینے میں بھی کچھ پرہیز نہیں کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ اِس تیوہار میں اور اور چیزوں کے ساتھ گائے کے گوشت تک کا بھی بھوگ دیتے ہیں۔ ایک بھوگ یسوع مسیح کے نام پر۔ ایک بھوگ محمد کے نام پر اور ایک بھوگ گرونانک کے نام پر چڑھاتے ہیں۔ اِن کی تعلیم کے مطابق سب کو یکساں سمجھنا سب کو پیار کرنا۔ اور سب کے سامنے حلیم اور خاکسار بنا فرض ہی۔ کسی کا مال یا کسی کی جورو کا لالچ کرنا تو درکنار اُن کی طرف نظر تک کرنا بھی منع ہی۔ پر افسوس یہہ ہی کہ اِس تعلیم پر عمل کرتے یہہ لوگ بہت نظر نہیں آتے ہیں +

صاحب دھنی

صاحب دھنی نام ایک شخص اِس سمپردائے کا بانی ہی۔ یہہ لوگ نہ ذات پات مانتے اور نہ کسی مورتی کی پوجا کرتے ہیں۔ منتر دینیوالے گرؤں سے بھی بہت نفرت رکھتے ہیں۔

آؤل

اِن کا دوسرا نام سہج کرتا بھجا۔ یہہ لوگ نفسانی حرکات میں سہجی سمپردائے سے بھی بڑھکر ہیں۔ اُن گھنونی باتوں کا ذکر کرنا بھی شرمناک ہی۔

خوشی بسواسی

خوشی بسواس نام ایک مسلمان اِس سمپردائے کا بانی ہی۔ خوشی بسواس کو یہہ لوگ چیتنیا پربھو کا اوتار قرار دیتے

ہیں۔ اِن میں ذات پات کا پرہیز نہیں ہی۔ سب اکٹھے بیٹھکر کھاتے ہیں اور کھاتے وقت ایک دوسرے کے مُنہہ میں نوالہ ڈالتے ہیں۔ اِس حرکت کو بِسواس کہتے ہیں +

جگنموہنی

جگنموہن نام ایک شخص اِس سمپرداے کا بانی ہی اور رام کرشن نام ایک شخص اِس سمپرداے کا بہت پھیلانیوالا ہی۔ یہہ لوگ مورتی نہیں پوجتے۔ اِن کے خیال میں ایشور نِرگُن ہی اور گرُو خود ایشور ہی۔ سو گرُو ہی چیلوں کا نجات دہندہ ہی۔ گرُو ستیا اِن کا منتر ہی +

ہری بولا

ہری نام کیرتن اِس سمپرداے کی خاصیت ہی۔ یہہ لوگ مالا نہیں پھیرتے۔ دِل میں نام جپتے ہیں۔ گرُو ہی اِن کا دیوتا ہی۔ سو گرُو کو ہمیشہ سمرن کرنا چاہیے +

رات بھیکاری

بعض بیراگی دِن کو بھیک نہیں مانگتے۔ شام سے لیکے ایک پہر رات تک مانگتے رہتے ہیں اِن کو رات بھیکاری کہتے ہیں۔ یہہ لوگ کِسی کے دروازہ پر نہیں آتے۔ بلکہ راستے پر گیت گاتے ہوے چلے جاتے ہیں۔ لوگ اِن کو بُلوا کر بھیک دیتے ہیں۔ اکثر چاندنی رات ہی کو یہہ لوگ بھیک مانگتے ہیں +

بنگال میں اور بھی بہت سے وِشنو سمپرداے ہیں۔ جن کے بیان کرنے کی ضرورت نہیں۔ اِن دنوں میں بنگال کو ایک مذہبی بازار کہنا چاہیے جہاں ہر طرح کی تعلیم موجود ہیں۔ بنگالی لوگ جب کِسی بات کے قایل ہوتے ہیں تو اُسے قبول کرنے میں بہت ہچکچاتے نہیں۔ اِسی لئے وہاں مسلمان تک ہندو وشنوں کے گروہ ہوگئے جیسا اوپر بیان ہوا کتنے وشنوں ہیں جو ذات پات نہیں مانتے ہیں۔ اگرچہ چند سمپردایوں میں نہایت گھنونی باتیں پائی جاتی ہیں تاہم ایسی حرکات عام لوگوں میں نظر نہیں آتی ہیں۔ محض بیراگی لوگوں میں جو ایک طرح سے سوسائٹی (Society) سے علیحدہ ہیں ایسی ایسی باتیں پائی جاتی ہیں۔ چیتنیا کی بھکتی کی تعلیم اور پرہیزگار زندگی کے نمونے سے بنگال کے عام لوگوں کی طبیعت بہت ملایم ہو گئی۔ اور پرہیزگاری میں بھی وہ لوگ اِدھر کے لوگوں کی نسبت بہتر ہیں۔ اِدھر کی رذیل قومیں جس قدر شراب خوار ہیں بنگال کی رذیل قومیں اس قدر شراب خوار نہیں ہیں۔ بنگال کے اوپر کے درجے کے لوگوں میں جو کہ اکثر شِو اور شکتی کے پرستار ہیں زیادہ بدپرہیزی نظر آتی ہے۔ پر وہاں کے غریب لوگ جو عموماً وشنو ہیں بہت صلح و امن سے رہتے ہیں۔ انہیں لوگوں میں اب مسیحی مذہب بہ کثرت پھیل رہا ہی۔ سو بھکتی

کی تعلیم پھیلا کر چیتنیا ایک طرح سے مسیحی مذہب کے لئے زمین تیار کر گیا ہیں امید ہے کہ وہ دن بہت قریب ہی جب بنگال کے ویشنو لوگ کرشن کو چھوڑ کر مسیح کے پیرو ہو جاویں گے +

باقی ماندہ ویشنو سمپردائے

مہاپُرُوکھیا سمپردائے

یہہ سمپردائے آسام میں پایا جاتا ہی۔ اِس سمپردائے کے بانی شنکر دیو کو مہاپُرکھ کہتے تھے۔ سو اِس سمپردائے کا نام مہاپرُوکھیا سمپردائے ہوا۔ شنکر دیو ایک کایت کا بیٹا تھا جو ۱۴۰۰ء کے آس پاس ... میں پیدا ہوا۔ کہتے ہیں کہ اُسکا باپ پہلے شمالی ہندوستان کا باشندہ تھا بعد ازاں آسام میں جاکر بسا تھا۔ خیر شنکر دیو نے لڑکپن میں کچھ سنسکرت علم حاصل کیا۔ اپنی جوانی میں مختلف تیرتھوں میں پھرتا رہا۔ یوں اُسنے کاشی۔ برندابن۔ جگناتھ وغیرہ۔ تیرتھوں کا درشن کیا۔ آخر کو نودیپ میں پہنچا وہاں چیتنیا سے دیکشا گرہن کر کے اپنے ملک میں واپس گیا۔ اور آسام میں اپنا مت پھیلاتا رہا۔ آسام کے چھوٹے بڑے بہتیرے لوگ

شنکر دیو کے پیرو ہوئے +

شنکر دیو مورتی پوجا کا مخالف تھا یہانتک کہ کسی مورتی کا درشن کرنا یا کسی دیوتا کا پرشاد کھانا بھی اُسکے خیال میں ناروا ہے۔ وہ ہر ذات کے لوگوں کو منتر دیتا تھا۔ کہتے ہیں کہ اُسنے ایک محمدی کو "جے ہری نام" منتر دیکر اپنا چیلا بنا لیا تھا۔ شنکر دیو کا سب سے بڑا اور مشہور چیلا مادھو دیو تھا جو اس مت کا بہت پھیلانے والا ہوا +

شنکر دیو کے دو بڑے سَتر یعنے اکھاڑے ہیں۔ ایک نوگاؤں ضلع کے بڑادوا گاؤں میں۔ دوسرا گوہاٹی ضلع کے بڑا پیٹیا گاؤں میں۔ دونوں ستروں میں بڑے بڑے نام گھر۔ بھاونا گھر وغیرہ نظر آتے ہیں۔ بھاونا گھر ایک قسم کی تماشگاہ ہی جہاں ایک قسم کا دینی ناٹک یا تھیٹر دکھایا جاتا ہی۔ نام گھر ایک قسم کا عبادتخانہ ہی جہاں تیس چالیس یا کبھی کبھی سیکڑے لوگ اکٹھے ہو کر ہر روز صبح۔ دوپہر اور شام کیوقت ہری نام کیرتن کرتے ہیں۔ نام گھر میں دیو مورتی کے عوض میں سری مدبھاگوت رکھا جاتا ہی جس کے آس پاس بیٹھکر لوگ کیرتن بھجن وغیرہ گاتے ہیں۔ مہاپُروکھیا وشنوؤں میں وہ جو سنسار کو تیاگ دیتے ہیں سو کیولیہ بھگت کہلاتے ہیں۔ بڑادوا کے

ستر میں قریب ڈیڑھ یا دو سو کیوآپیہ بھگت رہتے ہیں۔ مجرا مپٹیا کے ستر میں بھی بہت سے ایسے بھگت پائے جاتے ہیں جو ہر روز چار دفعہ نام کیرتن کرتے ہیں۔ علاوہ ان کے اس ستر میں بہت سی عورتیں بھی بھگتن بنی ہوئی ہیں۔ لیکن کیرتن بھجن وغیرہ کے وقت ان عورتوں کو مردوں کے ساتھ بیٹھنے کی اجازت نہیں وہ باہر بیٹھکر سنتی رہتی ہیں۔ اس ستر میں شنکر دیو اور مادھو دیو کے سمادھ ہیں۔ شنکر دیو نے اگرچہ اپنی تعلیم میں مورتی پوجا کی ممانعت کی تاہم اُس کے چیلے تو اب اِس پر عمل نہیں کرتے ہیں وہ پتھر پر شنکر دیو کے پاؤں کندہ کر کے اُس کی بڑی تعظیم کرتے اور شنکر دیو کی کسی کسی کتاب کو بھی پوجتے ہیں اور بعض ہندوؤں کے تیوہار بھی مانتے ہیں +

سکھی بھاوک

یہہ ایک عجیب سمپردائے ہے۔ برندابن کی گوپیاں کرشن جی کو بطور شوہر کے سمجھتی تھیں اور اپنے تئیں اُس کی سکھی یعنے سہیلیاں قرار دیتی تھیں۔ سو کرشن جی کی سکھیوں کا شمار تو بے شمار تھا۔ پر اِن میں سے خاص چودہ سکھی تھیں جن کو وہ بہت پیار کرتا تھا۔ اِن چودہ میں سے پھر آٹھ سکھیوں کا رتبہ باقی چھ سے زیادہ سمجھا

جاتا تھا۔ آٹھ اعلیٰ رتبہ والیوں کے نام۔ (۱) للتا۔ (۲) بسکھا۔ (۳) سُچِترا۔ (۴) چمپک لتا۔ (۵) رانگا دیوی۔ (۶) سُدیوی۔ (۷) تُنگاودیا۔ (۸) اندورکھا۔ چھ ادنیٰ سکھیوں کے نام۔
(۱) اننگ منجری۔ (۲) سری روپ منجری۔ (۳) سری رس منجری (۴) سری رتی منجری۔ (۵) لونگ منجری۔ (۶) سری منجری۔ ان چودہ سکھیوں کا کام متفرق تھا۔ یعنے کوئی کرشن جی کے لئے پان بناتی تھی۔ کوئی پانی دیتی تھی وغیرہ +

اب سکھی بھاوک وشنو وہ ہیں جو اپنے تئیں ان سکھیوں کے قایم مقام سمجھکر مختلف طور سے کرشن کی مورتی کی سیوا کرتے ہیں۔ یہہ لوگ مرد ہوکر عورتوں کی پوشش پہنتے اور اپنے کو عورت جیسی سمجھتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ چیتنیا پربھو بھی کبھی کبھی معہ اپنے چیلوں کے عورتوں کے لباس پہنکر سکھی بھاؤ سے ناچا کرتا تھا اور بہت شرم کی بات ہے کہ ایک مرتبہ برہموں سماج کے مشہور حامی بابو کیشب چندر سین نے بھی اپنے چیلوں کے ساتھ اسی طریق کی تقلید کی۔ وہ بیچ میں ایک جھنڈا کھڑا کر کے اور ہاتھوں میں کرتال لیکر اس کے گرد بہت ناچتے رہے۔ جس پر بنگال کے اخباروں نے اُنکا

بڑا محل کیا۔ خیر سکھی بھاوک لوگ شمار میں بہت تھوڑے ہیں ان میں
سے بعض شادی نہیں کرتے۔ اور ان میں گرو بھی سکھی ہی اور چیلا بھی سکھی
ہی۔ جے پور برندابن۔ کاشی اور بنگال میں کہیں کہیں یہہ لوگ نظر آتے ہیں +

اڑیا وشنو

اڑیسہ کے باشندوں کو اڑیا کہتے ہیں۔ اڑیوں میں بندو
دھاری۔ اتی بڑی۔ کبراجی۔ نہنگ۔ کالندری وغیرہ کئی
وشنو سمپردائے پائے جاتے ہیں ان کے مفصل بیان کرنے کی گنجایش
نہیں ہی۔ ان کے مندروں میں کرشن۔ رادھا۔ گوپال۔ سالگرام وغیرہ
کئی وشنو مورتی کی پوجا ہوتی ہی۔ علاوہ ان مورتوں کے جگناتھ اُنکا نہایت
بڑا دیوتا ہی۔ بندو دھاری اور اتی بڑی وشنوؤں میں جب کوئی مرجاتا ہی تو
کھانا پکواکر اس مردے کے پاس دھر دیتے ہیں۔ مردے کو پھونکنے کے
بعد اس جگہ پر ایک مڑھی بناکر اس پر ایک تلسی کا پیڑ بوتے اور اس کے
پاس ایک پنکھا اور ایک چھتری بھی رکھ دیتے ہیں۔ اڑیسہ ملک کی چھتری
اکثر تاڑ کے پتے سے بنتی ہی۔ اگر کوئی بوڑھا آدمی مرجائے تو اس کی ہڈی
لاکر اس کے مکان کے صحن میں سمادھ دیتے ہیں اور روز تین دفعہ پھول

اور چندن سے اس کی پوجا کرتے ہیں +

کبراجی سمپردائے کی بابت روایت ہی کہ روپ کبراج نام ایک شاعر تھا جسکو
اس کے گرو نے منع کیا تھا کہ کسی سنکھ پہنے ہوئی عورت کے ہاتھ سے وہ کبھی
بھوجن نہ کرے۔ اس قسم کی ممانعت کی غرض یہہ تھی کہ پرائی بہو بیٹی کی آزمایش
سے محفوظ رہے۔ ایک روز ایسا ہوا کہ گروجی نے اس کو اپنے گھر میں بھوجن
کرنے کے لئے بُلایا۔ پر جب گروجی کی بی بی پرسنے کو نکلی تو اس نے اس کے
ہاتھ سے کھانے سے ان کار کیا کیونکہ اس کے ہاتھوں میں بھی سنکھ ڈلے
ہوتے تھے۔ گرو نے اس بات کو گستاخی سمجھا اور غصہ ہوکر چیلے کے گلے کی تین
کنٹھی مالیکی دو کنٹھی توڑ دیں اس پر روپ کبراج گرو کے وہاں سے نکل گیا اور
ایک نیا سمپردائے قایم کیا جس کے پیرو محض ایک کنٹھی مالا پہنتے ہیں +

بڑگل اور تنگل

مدراس کے وشنو بڑگل اور تنگل نام دو سمپردائے میں
منقسم ہوگئے۔ یہہ دونوں سمپردائے وشنو کے پرستار ہیں۔ پر جھگڑا اسبات
میں ہی کہ بڑگل لوگ وشنو کی شکتی یعنے لکشمی کو وشنو کے برابر مانتے ہیں پر تنگل لوگ لکشمی کو اسقدر
اعلی رتبہ دینے سے انکار کرتے ہیں۔ علاوہ اسکے ان کے تلک کے معاملے میں بھی یہہ لوگ

آپس میں متفق نہیں ہیں۔ ایک مرتبہ کانجی پور میں دونوں فریق میں اسقدر فساد ہوا کہ آخرکار اس کو سرکاری کچہری تک پہنچنا پڑا +

شاکت وشنو اور وری کری

بمبئی میں ایک قسم کے وشنو ہیں جو وشنو کی زوجہ لکشمی کی خاص پرستش کرتے ہیں اسلئے اُن کو شاکت وشنو کہتے ہیں۔ اور ایک قسم کے وشنو وری کری نام سے نامزد ہیں جو گیروے مٹی سے رنگے ہوئے جھنڈے اور جھولی لیکر راستوں میں بھیکھ مانگتے ہیں +

بتھل بھکت

یہہ سمپردائے مرہٹا ملک میں پایا جاتا ہی پر گجرات۔ کرناٹک اور وسطی ہندوستان میں بھی کہیں کہیں یہہ لوگ نظر آتے ہیں۔ اِن کا دوسرا نام وشنو بیر ہی۔ ان کے خاص دیوتا کو پنڈورنگ بتھل اور بتھوبا کہتے ہیں۔ یہہ لوگ اس دیوتا کو وشنو کا نواں اوتار بدھ قرار دیتے ہیں سو اُن کو ایک طرح سے بودھ وشنو کہا جا سکتا ہی۔ دکھن میں بھیما ندی کے جنوبی کنارے پر پنڈھرپور میں بتھل دیوتا کا ایک مندر ہی۔ بھکت بجے

پنڈورنگ مہاتم۔ ہری بجئے وغیرہ ان کی بہت سی دینی کتابیں ہیں جنکو اپنا شاستر مانتے ہیں۔ پُنڈلیک نام ایک شخص کو اس سمپردائے کا بانی کہتے ہیں۔ گمان ہی کہ وہ چودہ صدی عیسوی میں موجود تھا۔ اس سمپردائے کی تعلیم کے مطابق معبود کو پیار کرنا ہی عابد کی اعلیٰ عبادت ہی۔ کہتے ہیں کہ یہہ پیار دوطرفہ ہی۔ یعنے معبود سے عابد کو اور عابد سے معبود کو پہنچتا ہی۔ ان کے خیال میں اگرچہ گھربار چھوڑنا ضروری امر نہیں ہی تاہم ان میں سے بہتیرے براگ اختیار کرتے ہیں۔ اس سمپردائے کے خیال میں پنڈھرپور ہی سب سے اعلیٰ تیرتھ ہی۔ وہ جو پنڈھرپور چھوڑ کر اور تیرتھوں میں پھرتے ہیں سو ہیرا چھوڑ کر بالو ٹٹورتے اور دودھ چھوڑ کر پیچ مانگتے ہیں۔ اُس مُلک کے اور اور سمپردایوں میں گوسائیں لوگ جیسا اپنے چیلوں پر ظلم کرتے ان میں ایسا نہیں ہی۔ اس سمپردائے کی کتابوں میں وید اور برہمن دونوں کو گالیاں دی گئیں۔ یہہ لوگ ذات پات نہیں مانتے اور آپس میں ایکدوسرے کا کھانا کھاتے ہیں۔ جگناتھ کے تیرتھ کیطرح پنڈھرپور کے مندر کے آس پاس بھی کھانے پینے میں ذات سچا نہیں ہی جسطرح بودھ لوگ بدھ کے اور جین لوگ پارسناتھ کے فرضی چرن کندہ کرکے اسکی بڑی تعظیم کرتے اسیطرح یہہ لوگ بھی اپنے سمپردائے کے مہاتماؤں کے فرضی چرن

کے نشانات کی تعظیم کرتے ہیں اس سمپردائے کو دیکھنے سے معلوم ہوتا ہی کہ یہہ اُس زمانہ کا نشان ہی جب بودھ مذہب کے زوال پر بودھ اور ہندو آپس میں مل گئے تھے +

چرن داسی بادشاہ عالمگیر ثانی کے ایام میں شہر دہلی میں چرنداس نام ایک بنیہ تھا اُسی سے چرنداسی سمپردائے جاری ہوا چرنداسی لوگ رادھا کرشن کے پرستار ہیں۔ اُن کے خیال میں کرشن ہی سرشٹی ستھتی اور پرلئے کا کارن پرمیشور ہی۔ وہ آپ ہی اپنے تئیں جگت روپ سے پرگٹ کرکے مایہ پرپنچ دکھا رہا ہی۔ اِن میں ہر ذات کے لوگ اُپدیش دینے اور گرو ہونے کا حق رکھتے ہیں۔ یہاں تک کہ عورتیں بھی گرو بن سکتیں۔ یہہ لوگ کہتے ہیں کہ پہلے ہم کسی شے کی پرستش نہیں کرتے تھے۔ جو حواس خمسہ سے محسوس ہو سکتی پر رامانندیوں کے ساتھ میل ملاپ رکھنے کی خاطر اب تُلسی اور سالگرام کی تعظیم کرتے ہیں۔ یہہ لوگ بھکتی کے علاوہ کرم کو بھی مانتے ہیں چنانچہ۔

(۱) سادھو سنگ (۲) ہری کا آرادھنا۔ (۳) دکشا گرو کی اطاعت اور (۴) اپنے اپنے فرائض کو ادا کرنا۔ اِن چار کرموں کو روا اور ۱ جھوٹ بولنا

۲ بدگوئی کرنا۔ ۳ گالی دینا۔ ۴ فضول بکنا۔ ۵ چوری کرنا۔ ۶ زنہ کرنا۔ ۷ کسی جیو کو ستانا۔ ۸ کسی کی بُرائی کرنیکا ارادہ کرنا۔ ۹ حسد کرنا۔ اور ۱۰ شیخی کرنا۔ اِن دس کرموں کو ناروا قرار دیتے ہیں۔ گرہست اور بیراگی دونوں طرح کے لوگ اس سمپردائے میں ہوتے ہیں۔ گرہست لوگ عموماً بنج بیوپار کرتے۔ اِس سمپردائے کے دولتمند ساہوکار لوگ بیراگیوں کی بہت سیوا کرتے ہیں۔ سو اُن کو اکثر مانگ تانگ کے گذارا نہیں کرنا پڑتا ہی۔ بھاگوت اور بھگوت گیتا اِس سمپردائے کے شاستر ہیں۔ بھاشا میں بھی چند کتابیں ہیں جن کی یہہ لوگ بہت تعظیم کرتے ہیں۔ دہلی شہر چرنداسیوں کا اعلیٰ مقام ہی وہاں چرنداس کا سمادھ اور پانچ چھ مٹھ ہیں۔ گنگا اور جمنا کے دوآب میں بھی کہیں کہیں اِس سمپردائے کے مٹھ پائے جاتے ہیں۔

مارگی دوارکا کی اطراف میں مارگی سادھو نام ایک قسم کے وشنو ہیں۔ یہہ لوگ گرہست ہوتے اور کھیتی باری اور بنج بیوپار سے گذارا کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک بیراگی تیرتھ کو جا رہا تھا اچانک وہ راستے میں مر گیا اُسکے ساتھ چند کتابیں تھیں جن کو پاکر چند اشخاص اُن کتابوں

کے مطابق عمل کرنے لگ گئے۔ یوں ایک سمپر دائے قائم ہوگیا۔ جسحال کہ
کتابیں مارگ یعنے راستے میں ملی تھیں سو اُن کے پیروؤں کا نام مارگی ہوا۔
مارگی لوگ بڑی تعظیم سے ان کتابوں کی پرستش کرتے ہیں +

سوامی نارائنی

یہہ سمپر دائے زیادہ تر گجرات میں پایا جاتا ہے۔ احمد آباد میں
نارائن نام ایک چمار تھا۔ ایک بیراگی وہاں پر آکے مر گیا۔ اسکے
پاس ایک کتاب تھی اُس ان پڑھ چمار نے اُس کتاب کو اُٹھا کر رکھ لیا۔ کچھ عرصے
کے بعد ایک برہمن بنام سوامی جو اودھ کے علاقے میں گونڈا ضلع کے چھاپیا
گاؤں کا رہنے والا تھا۔ تیرتھ جاترا میں احمد آباد میں آپہنچا اور اتفاق سے
نارائن چمار کے ساتھ اُس کی ملاقات ہوئی۔ باتوں بات میں چمار نے برہمن
سے اُس کتاب کا ذکر کیا۔ سوامی نے نارائن سے کتاب لیکر پڑھ لی۔ وہ کتاب
اُسکو ایسی پسند آئی کہ چمار کے ساتھ ملکر اُس کتاب کے مطابق اُس نے
ایک سمپر دائے قائم کیا اور اُس سمپر دائے کا نام دونوں کے ناموں کو ملاکر
سوامی نارائنی رکھا۔ مورتی پوجا اِن کے مطابق ناروا ہی پر اُس کتاب ہی کو لوگ
پوجتے ہیں اور اُس کے آگے بھوگ چڑہاتے ہیں۔ اِن کے خیال میں اِس کتاب

کی بندگی ہی بھگوان کی بندگی ہے۔ یہہ لوگ بھگوان کو سوامی نارائن کہتے ہیں
جب کوئی مرجاتا تو لوگ سوامی نارائن۔ سوامی نارائن پکارتے ہوئے اُس کو
اُٹھا کر پھونکنے کو لیجاتے ہیں۔ احمد آباد۔ جام نگر۔ جھونا گڑھ اور بھاونگرا ان
چار جگہوں میں اِن کے چار مندر ہیں جہاں مختلف موقعوں پہ میلے ہوتے ہیں
اس سمپر دائے کے لوگ سب کے سب گرہست ہیں۔ کرمی۔ کاٹھی۔ بنیہ۔ برہمن مختلف ذات کے
لوگ اس پنتھ میں داخل ہوتے ہیں۔ پر ایک ذات کے لوگ دوسری ذات کے لوگوں کے ہاتھ سے
بھوجن نہیں کرتے ہیں۔ اس سمپر دائے کا بانی سوامی ۱۷۸۰ء میں پیدا ہوا اور ۱۸۳۰ء میں گذر گیا۔
اس سمپردائے کے لوگ بلبھاچاری سمپر دائے کے پلید دستوروں کے مخالف
ہیں۔ بلبھاچاری گوسائیں مہاراجہ کہلاتے ہیں۔ اِن کے گوسائیں مہاراجہ
ادھراجہ کہلاتے ہیں +

ہرش چندی

یہہ ڈوموں کا سمپر دائے ہے جو کہتے ہیں کہ جب راجہ ہرش چندر ڈوم کے
گھر تھا تو اُس نے اُسکو اِس مت کا اُپدیش کیا تھا تب سے ہمارا یہہ سمپر دائے جاری ہے

سدھن پنتھی

سدھن نام ایک ہندو قصاب نے اس سمپردائے کو قایم کیا۔ کہتے ہیں کہ سدھن اپنے ہاتھ سے جیو ہتھیا نہیں کیا کرتا تھا۔ وہ اور قصابوں سے گوشت خرید کر بیچا کرتا تھا۔ ایک بیراگی نے سدھن کو اسقدر رحمدل دیکھکر اُس کو ایک سالگرام دیا۔ سدھن بڑی بھکتی سے اُس سالگرام کی سیوا ٹہلکرنے لگا۔ اِس پر بھگوان جی نے پرسن ہوکر اُس کے دل کی تمام تمنا پوری کی۔ ایک مرتبہ ایسا ہوا کہ جب سدھن تیرتھ جاترا میں تھا راستے میں ایک برہمنی اُسے ملی۔ برہمنی اُس پر عاشق ہوگئی اور اُس سے اپنا خیال بیان کیا۔ اِس پر سدھن نے جواب دیا کہ تیری خواہش پوری کرنے سے پیشتر ایک کا قتل ہونا لازمی ہی۔ برہمنی اسبات کا حقیقی مطلب نہ سمجھی سو اُس نے گھر جاکر اپنے خصم کو قتل کیا۔ اور پھر سدھن پاس چلی آئی۔ سدھن اِسبات کو سنکر اُس پر اور بھی زیادہ غصہ ہوا سو برہمنی کا مطلب پورا نہ ہوا۔ اب برہمنی نے جھوٹ موٹ راجہ کے وہاں جاکر سدھن پر نالش کی۔ سدھن ان باتوں کو دیکھکر راجہ کے وہاں خاموش کھڑا رہا۔ جب سدھن نے کچھ جواب نہ دیا تو راجہ نے

حکم دیا کہ اُسکے ہاتھ کاٹ دیئے جائیں چنانچہ جلادوں نے اُس کے ہاتھ کاٹ ڈالے۔ چونکہ وہ بھگوان کا بھکت تھا بھگوان کی کرپا سے فوراً اُس کے ہاتھ اُگ آئے۔ اِدھر برہمنی نے کیا کیا کہ وہ اپنے پتی کی چتا پر چڑھکر ستی ہوگئی۔ اِس بات کو دیکھکر سدھن نے بڑے تعجب سے کہا۔

"تریا چرتر جانے نہ کوئی
پتی مار ستی ہوئی"

چوہڑ پنتھی

قریب ۴۰ یا ۴۵ برس ہوئے کہ آگرہ کے ایک بنیہ نے اِس سمپردائے کو قایم کیا۔ گجرات میں ناتھ جی نام ایک مورت ہی اُسی کو اس سمپردائے کے لوگ اپنا خاص دیوتا مانتے ہیں اور ہمیشہ کرشن نام گاتے ہیں۔ پرستش کے لیئے کوئی مقرری مقام نہیں ہی۔ جب جہاں موقع لگے وہاں اِس سمپردائے کے بہت مرد اور عورتیں ملکر ناچتے اور گاتے رہتے ہیں۔ یہہ لوگ ذات پات نہیں مانتے۔ ہر ایک کے ساتھ کھاتے ہیں ٭

کنڈا پنتھی

قریب ۶۰ یا ۶۵ برس ہوئے ہاتھرس کے رہنے والے تلسی داس نام ایک اندھے بنئے نے اس سمپردائے کو قایم کیا۔ ایک کنڈے میں تمام کھانے کی چیزیں ملاکر اس سمپردائے کے لوگ سب اکٹھا کھاتے ہیں۔ اسلئے اس سمپردائے کا نام کنڈا پنتھی ہوا۔ یہہ لوگ ذات پات نہیں مانتے ہیں۔ سب ذات کی روٹی کھاتے ہیں۔ ہر ایک کو گرو ہونیکا حق ہی۔ ہاتھرس۔ لکھنؤ۔ آگرہ وغیرہ میں اس سمپردائے کے گروؤں کی گدی ہی۔ یہہ لوگ مورتی پوجا نہیں کرتے۔ رات کے وقت بہت سے مرد اور عورت اکٹھے ہوکر چند جوگ کی حرکات کرتے اور تلسی داس۔ نانک۔ کبیر وغیرہ کی کتابیں پڑھتے اور اکتارا بجاکر بھجن گاتے ہیں۔ پھر ایک کنڈے میں سب طرح کے کھانے کی چیزیں رکھکر پہلے سب کے سب اُس میں تھوکتے ہیں بعد کو سب ملکر اُسی کنڈے سے کھانے لگ جاتے جس میں گرو چیلے سب شریک ہوتے ہیں۔ اکٹھے بہت سے مرد اور عورتوں کے رہنے سے اِس سمپردائے میں بکثرت بد اخلاقی نظر آتی ہی۔ پر یہہ لوگ اِس بات کی کچھ پرواہ نہیں کرتے ہیں۔ ان لوگوں

میں گرو کی بڑی عزت ہوتی ہی یہانتک کہ گرو جب وشا فراغت کو جاتا تو چیلوں میں سے کوئی گھوڑا بنکر اُسکو پیٹھ پر اُٹھالیتا ہی۔ سمپردائے کے بانی تلسی داس نے گھٹ راماین وغیرہ چند ہندی کتابیں تصنیف کیں ٭

پلٹو داسی

پلٹو داسی۔ آپا پنتھی۔ ست نامی۔ دریا داسی۔ بنیاد داسی۔ انہد پنتھی اور سہج مارگی نام چند سمپردائے ہیں جو اپنے تئیں نرگن کے پرستار قرار دیتے ہیں۔ لیکن اِن میں ایسی ایسی حرکات پائی جاتی ہیں جو نہایت گھنونی ہیں جن کے سبب سے راماوت۔ نماوت وغیرہ۔ ویشنو اِن سے سخت نفرت رکھتے ہیں۔ اِن کے ساتھ ایک پنگت میں کھانا پینا تو در کنار اُن کو چھونا تک بھی پاپ سمجھتے ہیں +

پلٹو داسی سمپردائے کا بانی پلٹو داس ہی۔ جس کے گرو کا نام گوبند صاحب تھا۔ کاشی ضلع کے اہی رولا اور توڑ گڑھا نام گاؤں میں پلٹو داس کے سھان ہیں۔ کہتے ہیں کہ نواب شہادت علی کے ایام میں پلٹو داس نے اپنا پنتھ

جاری کیا ۱۷۹۷ء یا ۱۷۹۸ء میں شہادت علی صاحب کو اودھ کے نواب کی گدی حاصل ہوئی تھی سو پلٹو داسی سمپرداے اٹھارویں صدی کے آخر یا اُنیسویں صدی کے شروع میں قایم ہوا۔ اجودھیا میں پلٹو داس کی گدی ہو وہاں رام نومی کے دن سرجو کے اشنان کے موقع پر ایک میلا ہوتا ہو +

پلٹو داسی بیراگی لوگ گلے میں تلسی کے ہیرے اور گنٹھے پہنتے ہیں سفید مٹی سے اُوردھ پُنڈر تلک کھینچتے ہیں۔ بعض سر کے بال۔ داڑھی مونچھ وغیرہ مُنڈا ڈالتے اور بعض انہیں رکھتے ہیں۔ آپس میں جب ڈنڈوت کرتے تو بولتے ہیں "ست رام"۔ اِن کے گرہست لوگ رام منتر جپتے ہیں۔ بیراگی لوگ بھی پہلے پہل یہی منتر جپتے بعد کو وہ گایتری سادھن کا ادھکار پاتے ہیں۔ گایتری سادھن کا بیان آگے کیا جائیگا۔ گرہست لوگوں کو گایتری سادھن میں دخل نہیں ہو +

اپاپنتھی

مُنّا داس نام ایک سُنار اِس سمپرداے کا بانی ہو۔ اجودھیا سے

کچھ دور پچھم کی طرف مار وا نام گاؤں میں مُنّا داس کی گدی ہو۔ وہاں پر اگر کے مہینے میں گرو کُنڈ کا اشنان ہوتا ہو اور اس موقع پر ایک میلا بھی لگتا ہو۔ اپاپنتھیوں کے بانی مُنّا داس نے اور اور سمپردایوں کے بانیوں کی طرح کسی گرو سے منتر نہیں لیا۔ بغیر گرو منتر کے آپ ہی ایک پنتھ جاری کیا اِسلئے اس پنتھ کو آپاپنتھ کہتے ہیں +

یہہ لوگ بھی پلٹو داسیوں کی طرح پہلے رام منتر گرہن کرتے ہیں اور بعد کو گایتری سادھن کے منتر حاصل کرتے ہیں۔ اِن میں بدن کے اندر جوگ کے طور پر بیرج کو پھرانے کی ایک پوشیدہ رسم ہی جسکے بیان کرنیکی ضرورت نہیں۔ اِن کا بھیش بہت کچھ پلٹو داسیوں کی طرح ہی۔ آپسمیں سلام کرنے کی بولی "بندگی صاحب" اِن کے بیراگی لوگ اپنے سمپرداے کے سر ذات کے گرہست اور بیراگی ہر ایک کے ہاتھ سے کھاتے ہیں۔ پر اور سمپرداِیوں کی روٹی نہیں کھاتے۔ پلٹو داسی اور ست نامی بیراگیوں کے ساتھ ایک ہی پنگت میں بیٹھکر کھانا بھی روا ہی +

ست نامی

یہہ لوگ پرمیشور کو ست نام کہتے ہیں اِس لئے اُنکا نام ست نامی ہوا۔

اودھ کا رہنے والا جگ جیون داس نام ایک کھتری اِس سمپردائے کا بانی ہی - جو نواب آصف الدولہ کے ایام میں موجود تھا - سو یہہ سمپردائے اٹھارویں صدی عیسوی کے آخری حصے میں قایم ہوا - اجودھیا سے قریب ۱۴ کوس پچھم میں سردہ نام گاؤں میں جگ جیون پیدا ہوا - وہاں پر اُس کا ستھان ہی - کوٹوا نام گاؤں میں اُس کی گدی اور سمادھ ہی اور ہر سال بیساکھ اور کاتک کے مہینے میں آورن کنڈ کے اشنان کے موقع پر یہاں پر میلے ہوتے ہیں - بیسوارا - تلوئی - ہرچند پور - اماپور وغیرہ لکھنؤ ضلع کے چند گاؤں میں اس سمپردائے کے ستھان ہیں - نواب آصف الدولہ کی بیگم نے ست نامیوں کو بہت تنگ کیا تھا - سو کسی ست نامی نے ذیل کا دوہا رچا +

اودھ پوری کو بسو و بسئے کون اور
یہہ تینوں دُکھ دیوت ہیں - بیگم بندر چور

یہہ لوگ اپنے تئیں نرگن برہم کے پرستار قرار دیتے ہیں اور ویدانت کی تعلیم کے مطابق جیو اور برہم کو ایک مانتے ہیں - باؤل وغیرہ ویشنوؤں کی طرح یہہ لوگ بھی جسم کو برہمانڈ قرار دیتے ہیں +

ست نامیوں میں بھی گرہست اور بیراگی دونوں قسم کے لوگ ہیں نیپال

کاشی - کانپور - متھرا - دہلی - لاہور - اودھ - ملتان - حیدرآباد - گجرات وغیرہ جگہوں میں گرہست ست نامی نظر آتے ہیں - یہہ لوگ پلٹو داسی اور آپا پنتھیوں کی طرح برہمن - چھتری - ویش وغیرہ مختلف ذاتوں میں منقسم ہیں - لیکن اِن کے فقیروں میں ذات بچار نہیں ہی - وہ لوگ بھیک نہیں مانگتے - گرہست چیلے اِن کی سیوا ٹہل کرتے ہیں - اِس سمپردائے کے فقیروں کے لقب داس اور صاحب ہیں مہنت کو صاحب اور باقی فقیروں کو داس کہتے ہیں - پر اگر کوئی کسی فقیر کو سلام کرتا ہی تو اُسے صاحب کر کے پکارتا ہی +

اِس سمپردائے کے گرہست لوگ - رام منتر سے دیکشا پاتے ہیں - وہ رام منتر یہہ ہی " اوم رار ار نکار - اوم اونکار - شونیا شبد نرنکار - آدجوت کین پسار - اڈا بر ائے اُترے پار - جگ جیون گرو ست نام آدھار - رام نام کہی بھج آپری پار - دیا ست گرو کی " +

ست نامی فقیر لوگ بھی پہلے پہل اِسی منتر کو جپتے ہیں - بعد کو جب بھجن میں ترقی کرتے تو گایتری سادھن اختیار کرتے ہیں - یہہ لوگ ہر روز ہنومان جی کو دھونی دیتے ہیں اور اُس کے آگے مذکورہ بالا رام منتر پڑھتے ہیں - یہہ لوگ منگل کے روز ہنومان جی کا اور کرشن پکش کی سپتمی کے دن ستنیا پرش کا

اور پورن ماسی کو اجر پرش کا برت رکھتے ہیں +

اِس سمپرداے کے فقیر لوگ لال کرتا۔ لال الفی اور لال ٹوپی پہنتے ہیں ہاتھ میں اُونی سوت کے دھاگے اور سُمرنی باندھتے ہیں۔ اور گلے میں ریشم کی سیلی پہنتے ہیں۔ خاص قسم کی راکھ یا شیام بندی نام مٹی سے اور دھ ٹپنڈر نام تلک کھینچتے ہیں بعض بال اور ڈاڑھی وغیرہ رکھتے اور بعض اُنہیں بالکل منڈوا ڈالتے ہیں۔ ست نامی فقیر آپس میں سلام کرتے وقت بولتے ہیں ”بندگی صاحب“ مہنت کو جب سلام کیا جاتا ہی تو وہ جواب میں بولتا ستیا نام +

گایتری سادھن

پلٹو داسی۔ آپا پنتھی اور ست نامی اِن تینوں سمپرداے کے لوگ گوشت اور شراب کے استعمال سے پرہیز کرتے ہیں اور اُن میں چند اچھے لوگ بھی ہیں۔ لیکن اِن تینوں سمپرداے کے فقیر لوگ ایسے نفرتی کام کرتے کہ جسکا بیان کرنا بھی شرمناک ہی۔ وہ اپنے مُل۔ مُوتر اور بیرج کو منتر سے پاک کرکے بھوجن کرتے ہیں۔ اِسی کا نام گایتری سادھن ہی۔ اِن کے چند اِصطلاحی الفاظ

ہیں۔ جن کو اور لوگ نہیں سمجھ سکتے ہیں۔ مثلاً رس یا منی کے معنے بیرج۔ اجر کے معنے مَل رام رس کے معنے مُوتر وغیرہ۔ گایتری سادھن کے تین طرحکے منتر ہیں +

۱۔ بیج منتر۔ جس منتر سے بیرج پیتے ہیں (۲) امر منتر۔ جس منتر سے رام رس یعنے مُوتر پیتے ہیں۔ (۳) اجر منتر۔ جس منتر سے مَل کھاتے ہیں +

اجر منتر کو گرو منتر بھی کہتے ہیں۔ یہہ لوگ مَل کو جمنا۔ مُوتر کو گنگا اور بیرج کو سرسوتی کہتے ہیں۔ اِن تینوں کا اصطلاحی نام ترکُٹی یا تری بینی (الہ آباد کی تری بینی یعنے گنگا جمنا اور سرسوتی کے مِل جانے کی جگہہ کو یہہ لوگ سچی تری بینی نہیں مانتے ہیں - اِن کے خیال میں مذکورہ بالا تینوں چیزوں کو منتر سے پاک کرکے بھوجن کرنا ہی گنگا۔ جمنا۔ سرسوتی کی پوجا اور حقیقی تری بینی سادھن ہی۔ اِسی کا دوسرا نام گایتری سادھن ہی۔ اِسکا بیان اِتنا ہی بس ہی +

بیج مارگی

بیرج یا بیج اِن کے خیال میں پربرہم ہی۔ کیونکہ بیج ہی سے تمام جیو پیدا ہوتے ہیں۔ یہہ لوگ مذکورہ بالا تینوں سمپرداے والوں سے زیادہ پلید ہیں۔ بیج مارگی

اپنے گھر کی کسی عورت کو کسی فقیر کے پاس بھیج دیتے ہیں۔ اور اُس سے جو حاصل ہوتا سو ایک شیشی میں رکھ دیتے ہیں۔ بعض وقت اپنی بی بی یا بہو بیٹی کو مہنت کے پاس بھیجتے ہیں۔ اُس شیشی کو عبادت خانہ میں جسے سماج گھر کہتے ہیں لے آتے ہیں۔ شکلا پکش کی چتردشی کے دن سماج گھر میں بیج مارگیوں کی چکر یا منڈلی ہوتی ہے۔ اُس شیشی کو منڈلی میں لاکر ایک اونچے آسن پر رکھتے اور اُس بیج کے ساتھ دودھ۔ دہی۔ گھی اور شہد ملا کر پنچامرت بناتے ہیں۔ بعد ازاں پھول وغیرہ سے اُس کی پوجا ہوتی ہے۔ اس کے بعد اُس پنچامرت کو آپس میں بانٹتے ہیں۔ جسے بطور پرشاد کے سب کے سب پی لیتے ہیں +

گرنار کاٹھیاوار کی اطراف میں بہت سے بیج مارگی رہتے ہیں۔ یہہ لوگ اپنے مت کو بیا مارگ بھی کہتے ہیں۔ اِن کے مہنت گھربار والے ہوتے ہیں جب کسی کی شادی ہوتی تو کم از کم تین دن تک نئی بہو کو مہنت کے وہاں رہنا پڑتا ہے۔ دینداری کی بعض حرکت کی خاطر ایک بیج مارگی دوسرے کسی بیج مارگی کی بی بی کے ساتھ بھی رہ سکتا ہے۔ بس۔ اب اور اِس مضمون کو ہم بڑھا نہیں سکتے ہیں۔ ہائے ہندوستان! دھرم کے نام سے تو ایسے ہی ادھرم میں مبتلا ہوا گ

چند تپسی

سنیاسیوں کی طرح بیراگیوں میں بھی تپسی ہوتے ہیں۔ تپسی اُن کو کہتے ہیں جو اپنے جسم کو طرح طرح سے دُکھ دیتے ہیں۔ مثلاً وہ بیراگی جو محض پھل کھا کر گذران کرتے ہیں۔ اُن کو پھلاری بابا کہتے ہیں۔ جو محض دودھ پیتے اُن کا نام دُودھادھاری۔ وہ جو تمام وقت بان یا کیلوں پر لیٹے رہتے ہیں۔ بان سجی کہلاتے ہیں۔ وہ جو اپنے پانچ طرف دھونی لگا کر بیچ میں بیٹھے رہتے ہیں۔ اُن کو پنچ دھونی کہتے ہیں۔ وہ جو تمام وقت کھڑے رہتے ہیں اُنکا نام ٹھاڑیشوری ہے۔ اوردھ باہو لوگ اپنے ایک یا دونوں ہاتھ اوپر کی طرف اُٹھا رکھتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔ بعض بیراگی کپڑے کے عوض میں کمر میں ایک لکڑی کا اڑبند پہنتے ہیں اور اُس اڑبند کے ساتھ لنگوٹی باندھتے ہیں۔ اِن کو کاٹھیا بابا کہتے ہیں بعض کمر میں زنجیر باندھتے اُن کا نام لوہیا بابا۔ بعض مونج کی رسّی بھی لپیٹتے ہیں وغیرہ

خاتمہ وشنو سمپردائے

شیو سمپردائے

دیباچہ

شو کے پرستاروں کو شَیوَ کہتے ہیں ترمیورتی نام رسالہ میں شو کا بیان کیا گیا سو یہاں پر محض اُس کے پرستاروں کا بیان کیا جاویگا۔ شمالی ہندوستان میں اگرچہ وشنو کے مندروں کی نسبت شو کے مندر شمار میں زیادہ ہیں۔ تاہم پرستاروں کے لحاظ سے شو کے پرستار وشنو کے پرستاروں سے شمار میں کہیں کم ہیں کتنے شو مندر ہیں جو ٹوٹے پھوٹے پڑے ہیں۔ جہاں اکثر کوئی نہیں جاتا۔ پھولوں کے عوض شو دیوتا چمگدڑوں کی مینگنیوں سے لدے ہوئے ہیں۔ شمالی ہندوستان میں برہمن لوگ کسی قدر شو کی پرستش کرتے ہیں پر شودر یا عام لوگ تو وشنو ہی کو زیادہ عزت دیتے ہیں۔ اِسکے سبب یہہ معلوم ہوتے ہیں کہ۔

(۱) وشنو کی نسبت جسقدر دلچسپ قصہ کہانیاں مروج ہیں شو کی نسبت ایسا نہیں ہے۔ +

(۲) وشنو جس صورت میں پوجا جاتا ہے۔ سو شو لنگ سے کہیں بہتر و دلچسپ ہے

(۳) شو کی نسبت جتنی کتابیں ہیں سو عنقریب سب سنسکرت میں ہیں۔

پر وشنو کی کتابیں بھاشہ میں بھی بے شمار موجود ہیں +

(۴) وشنوؤں کے جسقدر دینی ہادی ہوئے شیوؤں کے اِس قدر نہیں ہوئے +

(۵) شیوؤں کے اُستاد یا اچارج جو دو ایک ہوئے بھی اُن کی تعلیمات عموماً فیلسوفانہ ہیں عام فہم نہیں۔ اِدھر وشنوؤں بھگتوں کے بھجن گیت وغیرہ ایسے آسان و دلچسپ ہیں کہ ہر کسی کو یہہ مت پسند آیا۔ ایسی ایسی وجوہات کے سبب سے شمالی ہندوستان میں شیومت وشنومت کیطرح بہت پھیل نہ سکا اور اِسلئے شیو لوگ وشنوؤں کیطرح مختلف سمپردائے میں بھی منقسم نہ ہوئے۔ گرہست شیو ہر جگہ یکساں نظر آتے ہیں۔ اگر کچھ فرق ہے تو وہ محض شیو فقیروں میں پایا جاتا ہے پھر وہ بھی تعلیم کے لحاظ سے نہیں بلکہ انکے درجہ اور سادھن کے طور و طریق کے لحاظ سے۔ سو ذیل میں شیوؤں کے جو مختلف سمپردائے کا بیان ہوگا اُسے فقیروں کے مختلف درجوں یا فرقوں کا بیان سمجھنا چاہئے +

منتر

شیوؤں کا بھی منتر حروف کے لحاظ سے ہوتا ہے بعض کو ایک حروف کا منتر دیا جاتا بعض کو دو حروف کا بعض کو تین حروف کا اسیطرح بیس حروف تک اِن کے منتر ہیں۔ اِن منتروں کے مختلف نام ہیں۔ اِن منتروں کا مطلب عام فہم بھی نہیں ہے۔ مثلاً ایک حروف کا منتر ہوں تین حروف کا منتر اوم جوں سہ۔ اسکا نام

مرتنجئے منتر۔ چار حروف کا منتر اُردھ پھٹ اِسکا نام چنڈ منتر پانچ حروف کا منتر نمہ شوایہ۔ چھ حروف کا منتر اوم نمہ شوایا۔ آٹھ حروف کا منتر ڑھینگ اوم نمہ شوایا ڑھینگ وغیرہ۔ ان منتروں کا بیان تنتروں میں مفصل ہی۔

نشان

وشنوؤں لوگ اکثر گوپی چندن سے پیشانی پر تین کھڑی لکیریں کھینچتے ہیں۔ شیو لوگ اِسکے عیوض بھبوت سے پیشانی پر دھنی طرف سے بائیں طرف کو تین متوازی لکیریں کھینچتے ہیں جنہیں تری پنڈر کہتے ہیں۔ وشنوؤں لوگ تلسی کی مالا جپتے اور پہنتے ہیں۔ شیوؤں کی مالا رودراکش کی ہوتی ہی۔ شیو فقیر بدن پر بھبوت بھی ملتے ہیں +

پینے کا دستور

شیو لوگوں میں بھنگ وغیرہ کا پینا عبادت کا ایک جز ہی۔ وہ لوگ ان چیزوں کو منتر سے پاک کر اُن کی ستوتی اور دھیان کرتے ہیں۔ اور بعد کو پیتے ہیں۔ پران توشنی تنتر میں بھنگ کی تعریف میں لکھا ہی کہ اس کو پینے سے دل میں شعرانہ خیال جوش مارتے ہیں مرد کی تمنا پوری ہوتی ہی اور تمام پاپ ناش ہوتے ہیں۔ اُسی تنتر میں گانجے کے بارے میں لکھا ہی کہ کھروں۔ کھروں۔ کھروں۔ اِس منتر سے شُدھ کر کے گانجہ پیو تو اس میں کچھ عیب نہیں ہی +

دس نامی

گرمی۔ پوری۔ بھارتی وغیرہ دس نام کے سنیاسیوں کو دسنامی کہتے ہیں شنکراچارج کو دسنامیوں کا بانی قرار دیتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ سنیاسی مت پہلے بھی موجود تھا بعد میں مدت تک۔ مدہم ہو گیا تھا شنکراچارج نے اِس کو پھر کھڑا کیا جسکا حال کہ شنکر اچارج اِس نئے سلسلہ کا بانی ہی۔ یہاں پر پہلے اُسکی سوانح عمری کا کچھ بیان کرنا مناسب ہوگا۔

شنکراچارج کی سوانح عمری

دکھن میں کئی ایک کتابیں ہیں جن میں شنکراچارج کا بیان پایا جاتا ہی مثلاً شنکر جے۔ شنکر کتھا۔ شنکر بجے یا شنکر دگبجے وغیرہ ان کتابوں میں اُسکی شخصی زندگی کی بابت بہت کم بیان ملتا ہی زیادہ تر اُسکے بحث مباحثہ کا بیان ہوتا ہی جن کے ذریعہ سے اُسنے مختلف مت کے پنڈتوں پر فتحیابی حاصل کی کیرل اُتپتی نام ایک تلگو زبان کی کتاب میں اُسکی شخصی زندگی کا کچھ بیان ہی۔ خیر ان سب باتوں پر غور کر کے علمانے اُسکی سوانح عمری کے ذیل کا خاکہ نکال لیا +

آٹھویں صدی عیسوی کے آخر یا نویں صدی کے شروع میں شنکراچارج موجود تھا۔ کیرل یا ملابار اُس کا جنم بھوم ہی نمبری نام برہمنوں کے کسی خاندان میں وہ پیدا ہوا۔ اُس کے چیلے اُسکو شو کا اوتار قرار دیتے ہیں بعض بیان

کے مطابق اُسکی پیدائش کی جگہہ چیدم برم ہی جہاں سے بعد ازاں وہ ملابار میں
آبسا برہمنوں کے دستور کے مطابق آٹھ برس کی عمر میں اُس کے گلے میں
جنیوڑا لا گیا۔ اور اُس نے وید ابھیاس شروع کیا۔ تھوڑے ہی دنوں میں
اُس نے اِس قدر ترقی کی کہ لوگ اس کی لیاقت کو دیکھ کر حیران و پریشان
ہوگئے بارہ ۱۲ برس کی عمر میں اُس کے باپ کا انتقال ہوگیا۔ لیکن اس پہ بھی
اُس نے اپنی پڑھائی کو نہ چھوڑا۔ بلکہ روز بروز ایسی زیادہ کوشش کرتا رہا
کہ تھوڑے ہی دنوں میں وہ ایک مشہور پنڈت بنگیا۔ روایت ہی کہ پہلے
ملابار میں محض چار ذات تھے اُس نے اُنہیں تقسیم کرکے بہتر ۷۲ ذات بنائے۔
کہتے ہیں کہ چھٹپن ہی میں وہ سنیاسی بننا چاہتا تھا۔ پر اُس کی ماں نے اُسکو
روکا۔ آخر کار اُس نے ایک عجیب طرح سے ماں سے اجازت لی۔ کہتے ہیں کہ
ایک روز وہ اپنی ماں کے ساتھ کسی رشتہ دار کے گھر گیا تھا۔ لوٹتے وقت
انہوں نے دیکھا کہ وہ ندی جو کہ جاتے وقت سوکھی تھی بہ سبب بارش کے
پُر ہوگئی ہی۔ تھوڑی دیر وہ ٹھہر گئے۔ جب پانی ذرا گھٹ گیا تو ماں اور
بیٹا دونوں پار ہونے کے لئے ندی میں اُترے۔ پر تھوڑی دور آگے بڑھتے
ہی پانی اُن کے گلے تک پہنچ گیا تب موقع پاکر شنکراچارج نے اپنی ماں

سے کہا کہ اگر تم مجھ کو سنیاسی بننے سے روکوگی تو دونوں کے دونوں پانی میں
ڈوب مرینگے۔ لیکن اگر تم اجازت دوگی تو میں ایشور سے منتی کرکے تم کو اور
اپنے کو بچا لونگا۔ اِس بات سے ماں آخر کار مجبوراً راضی ہوگئی اور شنکراچارج
اپنی ماں کو اپنی پیٹھ پر بٹھا کے تیرتے تیرتے صحیح و سلامت کنارے پر پہنچ گیا
اور اپنی ماں کے آگے بدستور متھاٹیک کر اُسے چھوڑ کر چل دیا۔ دوسرے
بیان کے مطابق شنکراچارج اپنی ماں کی وفات تک اپنے گھر ہی میں رہا۔
کہتے ہیں کہ ملابار کے لوگ اُس سے اِسقدر ناراض تھے کہ اُسکی ماں کو
پھونکنے کے لئے انہوں نے مدد کرنا تو درکنار آگ تک بھی نہ دی۔ اس قسم
کی ناراضگی کا سبب دریافت کرنا ذرا دشوار ہی۔ کیرل اُتپتی کے مطابق
شنکراچارج ناجائز اولاد تھا اور اِس سبب سے اُس کی ماں سری مہادیوی
ذات سے خارج ہوگئی تھی۔ شاید یہہ الزام پنڈتوں نے جھوٹ سے لگایا ہوگا
خیر سنیاس گرہن کرنے کے بعد شنکراچارج ہندوستان کے مختلف ممالک
میں سیر کرتے ہوئے مختلف متوں کو کھنڈن اور اپنا مت قایم کرتا رہا۔
ویدانت شاستر کو پھیلانے اور تتوگیان کے اُپدیش جاری رکھنے کے لئے
اُس نے چار مٹھ قایم کیئے۔ اپنی زندگی کے آخری ایام میں وہ کشمیر کو گیا

اور مخالفوں کو شکست دیکر سرسوتی کے آسن پر بیٹھا۔ بعد ازاں وہ بدری
کاسرم کو گیا اور آخر کو کیدار ناتھ میں پہنچکر انتقال کر گیا۔ اسوقت اُس کی
عمر کل ۳۲ برس کی تھی۔ شنکر اچارج کی پنڈتائی تصانیف اور اُن کی تاثیر پر
غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ بلاشبہ وہ ہندوستان کا ایک نہایت بڑا شخص
تھا اور اُس کے بعد اُس کے مقابلہ میں کوئی دوسرا پنڈت اب تک پیدا نہیں ہوا
ایسی چھوٹی عمر میں اپنے زمانے کے بڑے بڑے اور مختلف مت والے پنڈتوں
سے بحث کرنا اور پھر اُن پر غالب ہو کے اپنے مت کو قائم کرنا بیشک بڑی لیاقت
کا کام تھا۔ شنکر اچارج کی غیرت کی بابت جو اُس نے بودھ مت کے کھنڈن
میں ظاہر کی۔ کہاوت ہے کہ وہ اپنے ساتھ ایک بڑی کڑھائی لئے پھرتا تھا
اور جب کسی بودھ پنڈت سے بحث کرتا تھا تو اُس کڑھائی کو گھی سے بھر کر آگ
پر دھر دیتا تھا اور یہ شرط ٹھیراتا تھا کہ اگر میں بحث میں ہار جاؤں تو مجھکو اس
کڑھائی میں ڈال دیجیو۔ اگر تم ہار جاؤ گے تو میں تم کو ڈال دونگا۔ اسی طرح اُس نے
بہتیرے بودھ پنڈتوں کو فنا کیا۔ بودھ لوگ اپنے مذہب کی فوقیت ظاہر
کرنے کے لئے کہتے ہیں کہ تبت میں ایک بودھ کے مقابلہ میں شنکر اچارج خود
ہار گیا اور یوں اپنی ہی کڑھائی میں آپ جل مرا۔ خیر ان روایتوں کو اگر ہم

چھوڑ بھی دیں تو بھی اتنا تو ضرور کہنا پڑیگا کہ ویدانت مت کو موجودہ صورت
میں لانے اور موجودہ ہندو مذہب کو اس بنیاد پر قائم کرنے میں شنکر اچارج
ایک لاثانی پنڈت تھا اور اسی لئے اہل ہنود شنکر کو شنکر کا اوتار کرکے مانتے
ہیں ہندوستان ایک کمبخت ملک ہے۔ نہیں تو جہاں ایسے بڑے پنڈت پیدا
ہوں وہاں تاریکی کیونکر رہ سکتی ہے۔ جہان کا نور مسیح ہے۔ اُس کے بغیر محض
پنڈتائی سے کسی ملک کو بھی نور حاصل نہیں ہوسکتا ہے ٭

شنکر اچارج کی تصنیفات

شنکر اچارج نے زیادہ تر بھاشیہ یعنے تفسیریں لکھی ہیں۔ ان میں سے شارِیرک
مانسہ نام ویدانت بھاشیہ نہایت مشہور ہے۔ علاوہ اِس کے اُس نے
بھگوت گیتا بھاشیہ اور گیارہ اپنشدوں کے بھاشیہ بھی تصنیف کئے
ان بھاشیوں میں اُس نے بہت ہی علمیت دکھائی ہے۔ موہ مدگر نام ایک چھوٹی
سی کتاب ہے جسکو پڑھنے سے انسان کے دل میں فقیرانہ خیال جوش مارتا
ہے۔ وہ بھی اسی کی تصنیف ہے۔ اور ایک چھوٹی کتاب ہے جسکا نام
ہستاملک ہے وہ اُس کے ایک چیلے کے نام سے کہلاتی ہے۔ پر اُسکا بھاشیہ
خود شنکر اچارج نے لکھا۔ ہستاملک کی بابت شنکر بجے کتاب میں ایک قصہ

ہی کہ ہستا ملک ایک مہاتما کا نام تھا جو پہلے جنم میں جوگی تھا۔ کسی سبب سے اُسکو دوبارہ جنم لینا پڑا اور وہ کسی تیرتھ باسی برہمن کے گھر میں پیدا ہوا۔ لڑکا دیکھنے میں بہت خوبصورت تھا۔ پر جیسا اور بچے کھیلتے ہیں وہ مطلق کھیلتا نہ تھا۔ جس عمر میں اکثر بچے بولنے لگتے ہیں وہ عمر بھی ہو چکی پر لڑکے کی زبان نہ کُھلی۔ یہہ دیکھکر برہمن اپنے لڑکے کی بابت بہت فکرمند ہوا۔ اِتنے میں اُس تیرتھ میں شنکراچارج آ پہنچا یہہ سنکر برہمن بڑی منّت سے شنکر سوامی کو اپنے گھر میں لے آیا اور بچے کو اُس کے سامنے حاضر کیا۔ شنکراچارج نے بچے کو دیکھتے ہی معلوم کیا کہ یہہ ایک تتوگیانی مہاتما ہی۔ تب اُس نے اُس سے سوال کیا۔ کہ اے لڑکے تو کون ہی؟ کس کا ہی؟ کہاں کو جاویگا؟ تیرا کیا نام ہی؟ اور کہاں سے تو آیا ہی؟ وغیرہ۔ اس سوال کے جواب میں بچے نے کہا کہ نہ میں انسان ہوں نہ دیوتا۔ نہ جکش ہوں۔ نہ برہمن۔ نہ چھتری نہ ویش نہ شودر ہوں۔ نہ برہم چاری ہوں۔ نہ گرہی ہوں۔ نہ بن باسی ہوں نہ بھکشو ہوں۔ میں جو ہوں سو نج بودھ روپ یعنے گیان سروپ آتما ہوں اسی طرح سے لڑکے نے شنکراچارج کے سامنے تیرہ ۱۳ شلوک میں اپنا جواب دیا جو تتوگیان کی باتوں سے پُر ہی۔ بعدازاں

وہ لڑکا شنکراچارج کا چیلہ بنا اور اُس کے ساتھ چلا گیا۔ یہہ قصّہ جو محض قصّہ ہی۔ سو پڑھنے والے بخوبی سمجھ سکتے ہیں۔ پھر شنکراچارج نے خود اپنے بھاشیہ میں ایک جگہہ پر ہستا ملک کو اچارج کہا۔ سو بعض علما خیال کرتے ہیں کہ اس کتاب کا مصنف ایک قدیم اچارج تھا۔ جس نے ایک بچے کی زبان سے تتوگیان کا بیان کیا بعدازاں لوگونے اس بچے کی بابت۔ مذکورہ بالا قصّہ ایجاد کیا۔ سوندریا لہری نام ایک کتاب ہی جس میں دُرگا کی ستائش پائی جاتی ہی۔ اسے بھی شنکراچارج کی تصنیف بتاتے ہیں۔ ایک کتاب بنام امرو شتک (Amru shatak) کو بھی اِسی کی تصنیف کہتے ہیں۔ امرو ایک راجہ کا نام تھا۔ کہتے ہیں کہ شنکراچارج کو نفسانی باتوں کا تجربہ نہ تھا۔ اس سبب سے مدن مسر نام ایک برہمن کی بی بی سے بحث کرنے میں لاچار ہو گیا۔ کیونکہ اِس عورت نے بحث میں اسی قسم کی باتیں پیش کیں۔ اتنے میں راجہ امرو مر گیا۔ جھٹ شنکراچارج اپنے بھما سے اپنے جسم کو ایک پوشیدہ جگہہ میں چھوڑ کر اُس کے جسم میں داخل ہوا راجہ کے جسم میں ہو کر وہ راج کرنے اور اُس کی رانی کے ساتھ رہتا سہتا رہا۔ یوں اُس نے نفسانی باتوں کا تجربہ حاصل کیا اور پھر جب اپنے اِس تجربہ میں

کامل ہوا۔ تو راجہ کے جسم کو چھوڑ کر اپنے جسم میں واپس آیا۔ اور منڈن مسر کی بی بی کو بھی بحث میں ہرا دیا جسحال شنکر اچارج ایک نفس کش سنیاسی تھا ہم اسکی بابت ایسی واہیات باتیں یقین نہیں کرتے ہیں۔ پر افسوس یہہ ہو کہ اہل ہند نے اپنے بزرگوں کی بابت ایسے ایسے نغرنی قصہ جات ایجاد کر کے بجائے اُن کی خوبی کے انہیں نہایت ملید کر دیا +

شنکر اچارج کے چار مٹھ

ویدانت شاستر اور تتوگیان کو پھیلانے کیلئے شنکر اچارج نے چار مشہور مٹھ قایم کئے۔

(۱) سرنگ گری پہاڑ پر سرنگ گری مٹھ +

(۲) دوارکا میں سارد امٹھ +

(۳) اڑیسہ میں گوبردھن مٹھ +

(۴) بدری کا آسرم کے نزدیک جوشی مٹھ +

اگرچہ نرگن ایشور کی اُپاسنا پھیلانا ان مٹھوں کے قایم کرنے کی خاص غرض تھی۔ پر شاکار دیوی دیوتاؤں کی پرستش میں بھی شنکر اچارج کی مخالفت نہ تھی۔ اس سے یہہ مٹھ انہیں تیرتھوں میں قایم کئے گئے۔ جہاں اہل ہنود شاکار دیوی دیوتاؤں کی پوجا کرتے ہیں۔ اور ان مٹھوں میں بھی مورتیں

رکھی گئی ہیں چنانچہ شنکر بجے میں لکھا ہو کہ شنکر اچارج نے تنگ بھدرا ندی کے کنارے پر ایک جگہ بنا کر اُس کے سامنے سرستی دیوی کو ستھاپن کیا اور کہا کہ کلپ کے آخر تک آپ میرے آسرم میں براج کیجئے۔ سو شنکر اچارج اگرچہ ویدانت مت کے پھیلانے میں نہایت غیرت مند تھا تاہم وہ بت پرستی کا مخالف نہ تھا بلکہ لکھا ہو کہ اُس نے ان لوگوں کے واسطے جو آتم گیان کو نہیں سمجھتے شبو وغیرہ دیوتوں کی پرستش کو بھی جایز رکھا بلکہ شنکر بجے میں لکھا ہو کہ اُسکے حکم سے اُس کے چیلوں نے ملک بہ ملک جا کر پنڈتوں کے ساتھہ بحث مباحثہ کر کے شبو۔ وشنو وغیرہ شاکار دیوتاؤں کی پرستش جاری کی یعنے پرمت کا لانل نام چیلے نے شیو مت۔ لکشمن اچارج اور ہستا ملک نے وشنو مت دیباکر اچارج نے سورہ مت۔ تزپرکار نے شاکت مت۔ گرتجہ پشٹر نے گانپتیا مت اور بٹک ناتھ نے بھیرو مت پرچار کیا۔ مذکورہ بالا چار مٹھوں کے علاوہ اور بھی بہتیرے مٹھ ہیں جن کو ان مٹھوں کی شاخ سمجھنا چاہیئے +

دس نامی کے نام

شنکر اچارج کے چار بڑے چیلے تھے (۱) پدم پاد (۲) ہستا ملک (۳) منڈن (۴) توٹک ان چار چیلوں کے پھر دس چیلے تھے جن کے نام سے دس نامی سمپردائے نامزد ہوا یعنے پدم پاد کے دو چیلے تیرتھہ اور آسرم ہستا ملک کے دو چیلے بن اور ارنیا منڈن کے تین چیلے گری

پربت ساگر توٹک کے تین چیلے سرسوتی ۔ بھارتی ۔ پوری ۔ ان ناموں کے معنوں پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہی کہ یہ ان چیلوں کے حقیقی نام نہ تھے محض اُن کے اُپادھی یا لقب تھے اس سمپردائے کے سنیاسیوں کے ناموں کے آخر میں انہیں ناموں میں سے کوئی نہ کوئی لقب ہوتا ہی مثلاً آریاسماج کے بانی پنڈت دیانند کا لقب سرسوتی تھا جس سے معلوم ہوتا ہی کہ سوامی جی دس نامیوں کے سرسوتی سمپردائے کے چیلے تھے +

مذکورہ بالا چار مٹھوں میں سے سرنگ گری مٹھ ۔ پوری ۔ بھارتی اور سرسوتی کے چیلوں کا ہی ۔ شاردا مٹھ تیرتھ اور آسرم کے چیلوں کا ۔ گوبردھن مٹھ بن اور ارنیا کے چیلوں کا ۔ جوشی مٹھ گری ۔ پربت اور ساگر کے چیلوں کا ۔ اِن دنوں میں ارنیا سمپردائے عنقریب معدوم ہو گیا ۔ ساگر اور پربت بھی نہایت تھوڑے ہی نظر آتے ہیں +

دس نامی کا دھرم

اگرچہ دس نامی لوگ اپنے تئیں نرگن برہم کے ماننے والے قرار دیتے ہیں تاہم اِن کے بھبھوت وغیرہ شیو نشانیاں رکھنا شیو دوارے میں ٹکنا اپنے گرو شنکراچارج کو شو کا اوتار ماننا ۔ شو منتر گرہن کرنا مہمنہ نام مشہور ستوتر جو شو کی ستائش میں ہی جپنا وغیرہ باتوں سے معلوم ہوتا

ہی کہ دس نامیوں کا دھرم شیو دھرم ہی ۔ چنانچہ شو سنہتا میں لکھا ہی کہ شو ہی سنیاسیوں کا دیوتا ہی ۔ ویشنو لوگ بھی اِن کو شیو قرار دیتے ہیں ۔ دس نامیوں میں بعض بیشک نرگن برہم کے ماننے والے ہیں ۔ پر اکثر دس نامی شو ہی کو وہ نرگن برہم قرار دیتے ہیں ۔ چنانچہ شو گیتا میں شو کے نراکار اور شاکار دونوں سوروپوں کا بیان ہی +

بعض دس نامی محض نام ہی نام دس نامی ہیں ۔ ویدانت کی تلاوت تو در کنار لکھنا پڑھنا تک نہیں جانتے ۔ بعض لکھنا پڑھنا جانتے تو بھی شنکراچارج کی تعلیم پر نہیں چلتے بلکہ تنتر اور جوگ شاستر کے مطابق عمل کرتے ۔ نفس کشی کے عیوض میں ہر شے کا استعمال کرتے ہم نے اپنی آنکھوں سے بعضوں کو شراب پیتے دیکھا بھنگ ۔ گانجا اور سلفہ تو بظاہر و بکثرت پیتے ہی ہیں +

دس نامی لوگ مختلف برتی اور سادھن کے بموجب ڈنڈی پرم ہنس ۔ سنیاسی وغیرہ مختلف لقبوں سے ملقب ہوتے ہیں جنکا بیان ذیل میں کیا جاتا ہی

ڈنڈی

نام وہ سادھو جو ڈنڈا اور کمنڈل لے کر پھرتے ہیں اُن کو ڈنڈی کہتے ہیں

لفظ ونڈ کے معنے ڈنڈ یعنی ڈنڈا بانس کا ہوتا ہی جس کی شاخیں اس طور پر کاٹتے ہیں کہ گٹھوں کے پاس تھوڑی تھوڑی باقی رہے اُس ڈنڈے کے سر پر جنیو اور بھگوا چیتھڑا لپیٹتے ہیں۔ وہ ونڈی لوگ جو تان ترک مت کو مانتے ہیں سو کہتے ہیں کہ ونڈ کے اوپر مہامایا۔ مہاکالی براجمان ہی اور وہ اپنے ونڈ پر اُسکی مانسی پوجا کرتے ہیں ✢

دکھشا

سوا برہمن کے اور کسی کو ونڈی بننے کا ادھکار نہیں ہی۔ جس برہمن کے باپ ماں چھوٹے بچے یا جوان بی بی ہیں اُس کے لئے بھی ونڈی بننا منع ہی۔ پر ان دنوں میں اس بات کی بہت پیروی نہیں کی جاتی ہی۔ خیر جب کوئی ونڈی بننا چاہتا ہی تو وہ کسی معزز ونڈی کے پاس آکر اپنی خواہش ظاہر کرتا ہی۔ تب وہ معزز ونڈی گرو اُس ہونیوالے چیلے سے چند سوال کرتا ہی۔ جب خاطر خواہ جواب ملتا تو گرو چیلے کو کچھ اپدیش دیتا ہی اور اُس کے دکھشا کے لئے چند رسومات ادا کرتا ہی۔ مثلاً گرو چیلے کے بدن پر پھونک مارتا ہی تاکہ اُس کے اندر رہنے سے سر سے جان پڑجائے۔ اس رسم کو ونڈی لوگ نیا جنم سمجھتے ہیں جنم کے بعد جس طرح بچو نکے لئے اَن پراشن یعنے روٹی کھلانے کی رسم مانی جاتی ہے اسی طرح ونڈی کا بھی اَن پراشن ہوتا ہی پھر اُس کا دوبارہ سنسکار ہوتا ہی۔ اس کے بعد اسکو دس حروف کا ایک منتر دیا جاتا۔ اس منتر کو ونڈی لوگ جپ کرتے ہیں۔ اس کے بعد اس چیلے

کے شیکھا اور سُوتر اُتار لیتے اور انہیں ایک سپاری میں لپیٹ کر اور اُس پر گھی اور مٹی لپیٹ کر آگ میں ڈال دیتے ہیں جب وہ جلکر خاک ہو جاتا تو چیلہ اُسے کھاتا ہی اور فوراً نارائین بن جاتا ہی۔ سو مثل مشہور ہی کہ جنیو پھونک کے بھگوان بنتا۔ اس کے بعد گرو منتر پڑھکر نئے ونڈی کو ونڈ کمنڈل اور بھگوے کپڑے کی لنگوٹی دیتا ہی ✢

ونڈی اور پرم ہنس لوگ کہتے ہیں کہ دس نامیوں میں تیرتھ۔ آسرم۔ سرسوتی اور بھارتی کا کچھ حصہ یعنے ساڑھے تین سمپرداے شنکر سوامی کے حقیقی پیرو ہیں باقی ساڑھے چھ سمپرداے سوامی جی کی تعلیم و طریق سے گمراہ ہوگئے۔ سو ونڈی لوگ دکھشا کے وقت اپنا پہلا نام چھوڑ کر انہیں چار لقبوں میں سے کسی کو اختیار کرتے ہیں۔ پر ہم نے شمالی ہندوستان میں بہت سے گری اور پوری دیکھے جو مذکورہ بالا چار لقب والوں سے کسی بات میں کم نہیں ہیں۔ سو ہمارا خیال یہ ہی کہ ان دنوں میں ان ونڈی اور پرم ہنسوں کا سب کا حال یکساں نہیں ہی ✢

خاصیات

ونڈی لوگ سر داڑھی موچھ وغیرہ منڈوا ڈالتے ہیں بھبوت ملتے اور گلے میں رُدراکش دھارن کرتے ہیں۔ بھگوے بستر پہنکر ونڈ اور کمنڈل لیکر پھرتے ہیں۔ ان کا کمنڈل اکثر جہازی ناریل کا ہوتا ہی۔ بعض

ناریل سینکڑوں برس کے ہوتے ہیں جو سلسلہ وار گرو سے چیلوں کو ملتے گئے
ڈنڈی لوگ دس نامیوں کے عام درجے والوں کی نسبت زیادہ شُدھا چاری
ہیں۔ یعنے یہہ لوگ ہر روز اپنے کمنڈل اور کپڑے دھوتے ہیں سندھیا وغیرہ
کرتے۔ ہر آمالیس یا ہر دوسرے مہینہ سر وغیرہ منڈواتے دھات اور آگ نہیں
چھوتے محض برہمن کے گھر سے پکی پکائی روٹی مانگ کر گذارا کرتے ہیں بعض
ڈنڈی کے ساتھ برہم چاری چیلہ ہوتا ہی جو سوامی جی کے لئے روٹی پکا دیتا یا
اور طرح سے سیوا ٹہل کرتا ہی۔ دو دفعہ بھوجن کرنا انگرکھا الخالق وغیرہ پہننا منع
ہی کسی شہر کے اندر ٹکنا بھی روا نہیں بلکہ شہر سے باہر ایکانت جگہہ پر ٹکنا ہی مناسب
ٹھیرایا گیا۔ پر اس قانون پر اکثر عمل نہیں کیا جاتا۔ اور اگرچہ دھات چھونا منع ہی
اور ڈنڈی لوگ دھات کے برتن چھوتے بھی نہیں تو بھی بہتیرے ڈنڈی دھات
کے پیسے روپیہ نہ صرف چھوتے بلکہ لیتے بھی ہیں۔ پھر بعض جو سلفہ پیتے کیا وہ
آگ نہیں چھوتے ہیں؟ پر ہر ایک ایسا نہیں ہی۔ ہمنے کہیں کہیں نہایت خود نثار
سادھو دیکھے جو ان قانونوں پر عمل کرنے کی کوشش کرتے۔ پر اس زمانے میں
زیادہ تر یا تو پیٹ پرست نہیں تو گھمنڈی ہوتے ہیں۔ وہ جو مسدکھ اور غریب ہیں
وہ تمام وقت پیٹ کی چنتا میں مانگتے رہتے ہیں۔ اور وہ جو پنڈت ہیں اور اپنے

کو سوامی جی مشہور کرتے بہت گھمنڈی ہوتے ہیں۔ پہلے زمانے میں شاید ایسا
نہ تھا۔ پر ان دنوں میں جو تعلیم یافتہ ہندوؤں میں ایک جھوٹا مذہبی جوش پیدا
ہوا اُس سے ان سوامیوں کا دماغ تو بالکل پھر گیا۔ ایکانت میں رہکر دھرم سادھن
کے عیوض میں بڑے بڑے جلسوں میں لکچر دینا اب سوامیوں کا کام ہی۔ سوامی جی
سے پیدل چلا نہیں جاتا گاڑی یا پالکی ضرور چاہیئے ان کی عشرت یہاں تک بڑھ گئی
کہ ہم نے اپنی آنکھوں سے ایک سوامی کی لنگوٹی اور کمنڈل ایک نوکر کو اُٹھاتے
دیکھا۔ پھر ایک سوامی جی کی نسبت سنا کہ کسی راجہ کے وہاں سے سوامی جی کے
بھوجن کے واسطے روز پاؤ بھر مکھن اور اشنان کے لئے ایک ٹکی پیرس سوپ
بھیجا جاتا تھا۔ اب کہیئے کیا پیٹ کے بھگوے مٹی سے کپڑے رنگ لینے ہی سے
فقیری آجاتی ہی! +

اگرچہ شنکر اچارج کی تعلیم کے بموجب پرہیزگار ہونا نہایت ضروری ہی تاہم
تنتر شاستر میں پوشیدہ طور سے گوشت شراب وغیرہ کا استعمال ڈنڈیوں کے
لئے روا رکھا گیا۔ چنانچہ پر ان توشنی تنتر کے ڈنڈی پرکرن میں یوں لکھا ہی کہ
اے پرہیزگار پوشیدہ طور پر پنچ تت کی سیوا کیجیو پنچ تت یہہ ہیں +
(۱) مدیہ یعنے شراب (۲) مانس یعنے گوشت (۳) متسیا یعنے مچھلی۔

مُدرا یعنے بھُنا ہوا اناج جو بطور شراب کی چاٹ کے استعمال ہوتا ہی (۵) میتھن یعنے عورت کی صحبت ✣

ونڈیوں کا دھرم

یہہ لوگ نرگن برہم کے اُپاسنا کو سب سے بڑا دھرم سمجھتے ہیں اور اسلیئے بعض پرنب یعنے اونکار جپتے ہیں اور اُس کے مطابق آہار اور آچار کرتے ہیں لیکن جو نرگن اُپاسنا کے قابل نہیں وہ شیو وغیرہ کسی سگون دیوتا کے منتر جپتے اور اُس کی پرستش کرتے ہیں۔ اوپنشدوں میں جیو اور برہم کی یکتائی ظاہر کرنے کے لئے چند کلمات ہیں جنہیں مہا باکیہ کہتے ہیں۔ بعض ونڈی ان باکیوں میں سے کسی کو لیکر اُس کا سادھن کرتے ہیں ✣

بارہ[۱۲] برس تک ونڈی رہنے کے بعد پرم ہنس بننے کا حکم ہی۔ پر بہتیرے ونڈی اس سے بہت بیشتر ہی پرم ہنس بن بیٹھتے اور بعض اُس کے بعد بھی مدت تک ونڈی ہی بنے رہتے ہیں ✣

ونڈی لوگ آگ نہیں چھوتے اسلیئے اپنے مردوں کو پھونک نہیں سکتے وہ ان کو یا تو دفن کرتے ورنہ کسی پاک دریا میں بہا دیتے ہیں کاشی ان کی سب سے بڑی جگہہ ہی۔ وہاں کہیں کہیں سو سو ونڈی اور پرم ہنس اکٹھے رہتے ہیں ✣

گھر باری ونڈی۔ ونڈیوں کی ایک قسم ہی جس کو گھر باری ونڈی کہتے ہیں۔ وہ بیاہ شادی کرتے اور بال بچوں کو لے کر سنسار دھرم کرتے ہیں۔ یہہ لوگ کھیتی باڑی۔ بنج بیوپار وغیرہ دنیا کے تمام دھندوں میں پھنسے رہتے اور پھر تیرتھ آشرم وغیرہ وسنامیوں کے نام سے بھی نامزد ہوتے ہیں یہہ لوگ کبھی کبھی بھگوا پہنکر اور ونڈ کمنڈل لیکر بھیک مانگتے اور تیرتھ جاترا کرتے ہیں پورب میں اور خصوصاً کاشی ضلع میں اس قسم کے ونڈیوں کے گھر بار نظر آتے ہیں ✣

ہنس پرم ہنس وغیرہ

سوت سنہیتا کے گیان جوگ کھنڈ میں چار قسم کے سنیاسیوں کا بیان ہی ✣

(۱) کوٹی چک (۲) بہودک (۳) ہنس (۴) پرم ہنس۔

کوٹی چک اور ہنس شیو لنگ کو پوجتے ہیں۔ بہودک دیو پوجا کرتے ہیں پرم ہنس محض پرنب جپتے اور گیان کی باتوں کا چرچا کرتے ہیں ✣

کوٹی چک کے لئے لکھا ہی کہ وہ سنیاس گرہن کر کے اپنے یا کسی دوست کے گھر رہتے ہیں پر بھیک مانگکے گذارا کرتے ہیں۔ وے شیکھا اور سوتر رکھتے ہیں۔

تری ڈنڈا اور کمنڈل دھارن کرتے ہلکے لال رنگ کے کپڑے پہنتے ہمیشہ
سدھا چاری رہ کر گایتری جپتے ہیں۔ بدن پر بھبوت ملتے پیشانی پر تری پنڈر
کھینچتے اور ہر روز بڑی تعظیم سے شیو لنگ پوجتے ہیں +

بہودک کی بابت لکھا ہی کہ وہ سنیاس گرہن کر کے گھر بار اور بال بچوں کو
چھوڑ دیتے ہیں سات گھر میں بھیک مانگ کر گذارا کرتے۔ محض ایک گھر سے کبھی
نہیں کھاتے۔ گائے کی دُم کے بال کی رسّی سے بندھا ہوا تری ڈنڈ کمنڈل
کوپن اُڑھنے کے کپڑے جوتی چھتری وغیرہ اور چند ایک ہتھیار رکھتے ہیں۔ بدن
پر بھبوت ملتے تری پنڈر کھینچتے اور شکھا و سوتر رکھتے ہیں۔ لکھا ہی کہ وہ وید کو
پڑھے دیوتوں کی پوجا کرے اور خاموش ہو کر اپنے خاص دیوتا کے دھیان میں
لگا رہے۔ اور سندھیا کے وقت گایتری جپے یا اپنے دھرم کے مطابق کریہ کرم کرے۔
ہنس کمنڈل بھیک مانگنے کا برتن کوپن اوڑھنے کا کپڑا وغیرہ رکھتے ہیں۔ بڑی
احتیاط سے بانس کا ڈنڈ دھارن کرتے ہیں۔ بدن پر بھبوت ملتے تری پنڈر
کھینچتے اور شیو لنگ پوجتے ہیں شکھا اور تمام بال منڈوا ڈالتے ہیں۔ اُن کے
لئے یہہ بھی قانون ہی کہ دن بھر میں کل آٹھ نوالے بھوجن کریں۔ سندھیا کے وقت
گایتری جپیں اور آتمک باتیں سوچیں۔ تیرتھوں میں رہنے اور چند کٹھن برت

پالنے کا بھی حکم ہی۔ کسی گاؤں میں اگر جاویں تو وہاں ایک رات سے زیادہ ٹکنے
نہ پاویں +

پرم ہنس کی بابت لکھا ہی کہ وہ تری ڈنڈ گائے کی دُم کے ملے ہوئے بالوں
کی رسّی کمنڈل اور ہر اوزار و ہتھیار چھوڑ دیویں۔ شکھا اور سوتر اتار دیویں نت کرم
کو تیاگ کریں۔ پر کوپن چھتری جاڑے میں اُڑھنے کے لئے گدڑی وغیرہ چند
ضروری چیزیں اپنے ساتھ لیویں۔ اگنی وغیرہ منتر جپ کر بدن پر بھبوت لگا دیں
اور تین دفعہ اوم منتر کہکر تری پنڈر کھینچیں +

زیادہ کھانے سے اور نفس پروری کرنے سے جوگ ابھیاس میں دل نہیں
لگتا ہی اسلئے پرم ہنس کے لئے بہت کھانا منع ہی اور کام۔ کرودھ۔ لوبھ۔ موہ
اہنکار اور خوشی اور رنج کو چھوڑ دینے کا حکم ہی +

ایم آتما برہم یعنے یہی جیو آتما برہم ہی۔ اَہم برہما سمی یعنے میں ہی برہم ہوں۔
تتوامسی یعنے تم وہی برہم ہو۔ گیانی پرم ہنس لوگ ان باکیوں میں سے کسی کو
اختیار کر کے اُس پر سوچا کرتے ہیں۔ اور بار بار سوہم وہ میں ہوں۔ شیو ہم میں
شیو ہوں وغیرہ بچن بولتے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہی کہ وہ بڑے گیانی ہیں +
پرم ہنس کی جماعت کو منڈلی کہتے ہیں۔ اور اُن کے مہنت کو سوامی کہتے ہیں۔

پر عموماً ہر ایک پرم ہنس کو لوگ سوامی کہکر پکارتے ہیں۔ جب کوئی پرم ہنس کو ڈنڈوت کرتے تو کہتے ہیں۔ سوامی جی نمہ نارائن +

ان چاروں قسم کے سنیاسیوں میں پرم ہنس زیادہ تر نظر آتے ہیں۔ باقی تین قسم کے سنیاسی اکثر نظر نہیں آتے +

پرم ہنس دو قسم کے ہوتے ہیں۔

(۱) وہ جو ڈنڈ کو چھوڑ کر پرم ہنس بنتے ہیں اُن کو ڈنڈی پرم ہنس کہتے ہیں۔

(۲) وہ جو پہلے اودھوت رہتے اور بعد کو پرم ہنس بنتے ہیں اُن کو اودھوت پرم ہنس کہتے ہیں +

اگرچہ پرم ہنس لوگ اپنے کو اَدنکار کے پرستار اور تتّو گیانی قرار دیتے ہیں تو بھی اگر ضرورت ہو تو دیو مورتی کی بھی پوجا کرتے ہیں۔ پر اُسوقت وہ مورتی کے آگے متھا نہیں ٹیکتے ہیں۔ بعض پرم ہنس بیراچار کے طریق پر شراب بھی پی لیتے ہیں + پرم ہنس اگر مر جاوے تو نہ اُسے پھونکتے اور نہ اُسے دریا میں بہا دیتے ہیں۔ بلکہ اُس کو دفن کرتے ہیں +

کاشی پرم ہنسوں کی سب سے بڑی جگہہ ہی +

سنیاسی

اودھوت

وہ شیو فقیر جو ڈنڈیوں کی طرح داڑھی موچھ وغیرہ نہیں منڈواتے اور سر پر بڑے بڑے جٹا رکھتے ہیں اکثر سنیاسی نام سے نامزد ہیں۔ یہہ لوگ اپنے کو اودھوت اور اپنی برتّی کو اودھوتی برتی کہتے ہیں +

تنتر والے کہتے ہیں کہ کلجگ میں ویدک طریق پر سنیاس آشرم گرہن کرنا منع ہی پر تنتر کے مطابق جو اودھوت آشرم ہی اُسی کو سنیاس آشرم سمجھنا چاہئے (دیکھو مہانروان تنتر آٹھواں اُولاس) برہمن چھتری ویش۔ شودر بلکہ شودر سے بھی چھوٹی ذات اگر کوئی ہو سب کو اودھوت بننے کا ادھکار ہی (دیکھو پران توشنی تنتر) بڈھے ماں باپ پاکدامن بی بی اور چھوٹے بچوں کو چھوڑ کر اودھوت بننا منع ہی (دیکھو مہانروان تنتر آٹھواں اولاس) +

اودھوت کی خاصیات

نروان تنتر کے چودھویں پٹل میں یوں لکھا ہی کہ اودھوت پنچ تت کی سیوا کرتے ہوئے بیرسروپ کا گیان حاصل کریں۔ . . . ڈنڈی لوگ جیسے اماوس کے دن سر منڈاتے ہیں بیر اودھوت ایسا نہ کریں۔ بے سدھارے کھلے لمبے بال سر پر لٹکے ہڈیوں کی

مالابار درا کش دھارن کریں۔ پیر اودھوت ننگے رہیں یا لنگوٹ پہنے۔ بدن پر لال چندن یا بھبوت ملیں +

اودھوت کی قسمیں

تنتر میں چار قسم کے اودھوتوں کا بیان ہی +

(۱) برہم اودھوت۔

(۲) شیوا اودھوت۔

(۳) بھکت اودھوت۔

(۴) ہنس اودھوت۔

(۱) برہمن چھتری وغیرہ گھر میں رہکر اگر برہم منتر کے اپاسک ہوں تو وہ برہم اودھوت ہیں (مہا نروان سم ۱۱ الاس) +

(۲) جو لوگ پورن ابھی شیک کے نیم پر سنیاس گرہن کرتے ہیں اُن کو شیوا اودھوت کہتے ہیں (مہا نروان ۱۴)

(۳) بھکت اودھوت دو طرح کے ہوتے ہیں۔ پورن اور اپورن۔ پورن بھکت اودھوت کو پرم ہنس اور اپورن کو پریبراجک یعنے سیاح کہتے ہیں دیکھو (پران توشنی)

(۴) ہنس اودھوت کو تورِیہ کہتے ہیں۔ لکھا ہی کہ پہلے تینوں قسم کے اودھوت جوگ اور بھوگ دونوں میں لگے رہیں۔ لیکن چوتھی قسم کے اودھوت مکت اور

شِو سروپ ہیں ہنس اودھوت ناری سنگ اور دان گرہن نہ کریں جو ملے سو ہی کھاویں کھانے پینے میں کچھ ممانعت نہیں ہی ذات پانت کے نشان اور گرہست کے تمام کریہ کرم چھوڑ دیوے۔ وہ بے مقصد و بے فکر ہو کر کہیں پھرتے رہیں۔ وہ اپنے آپ ہی میں خوش ہیں۔ اُسکو کسی بات سے نہ سکھ ہی نہ دکھ ہی۔ وہ گھر چھوڑ دیویں صابر ہوویں دوسرے کے سنگ میں نہ رہیں اور کسی کو نہ ستاویں۔ اُن کا نہ دھیان ہی نہ دھارنا ہی نہ کھانے پینے کی چیز کسی دیوتا کو نویدن کرنا ہی۔ وہ مکت کامل مکت نربباد ہنس اچاری وجنی ہیں (دیکھو مہا نروان)

مندرجہ بالا تنتر میں اودھوت کی دو اور تقسیم نظر آتی ہیں گرہست اور گرہ تیاگی۔ گرہست بستر دھاری اور شادی شدہ ہوتے ہیں۔ گرہ تیاگی بے بستر یعنے ننگے رہتے۔ وہ بے شادی ہوتے۔ اُن کے لئے پرائی استری سے صحبت رکھنا جائز ہی +

نام سنیاس

تین طرح کے سنیاسی ہوتے ہیں +

(۱) بعض لوگ کسی خاص سبب سے دنیا سے بیزار ہو کر گھر بار چھوڑ کر سنیاسی بن جاتے ہیں +

(۲) کبھی کبھی ایسا ہوتا ہی کہ بعض گرہست جسکی اولاد نہیں ہوتی کسی معزز

سنیاسی کے پاس آکر منّت مانتا ہی کہ اگر میرے گھر میں بیٹا پیدا ہوگا تو اُسے میں آپکو دیدونگا۔ اِس منّت کے مطابق اگر کوئی بیٹا پیدا ہو تو وہ اُسی سنیاسی کو دیا جاتا ہی جسے سنیاسی منتر دیکر سنیاسی بنا لیتا ہی +

(۳) بعض سنیاسی کسی غریب کے لڑکے کو خرید لیتا اور اُسے سنیاسی بناتا ہی۔
اِن تینوں قسموں میں عموماً پہلی قسم کے سنیاسی ہی زیادہ نظر آتے ہیں +

جب کوئی گھر بار چھوڑ کر سنیاسی بنا چاہتا ہی تو وہ کسی گرو کے پاس جاکر اپنے شِکھا سُوتر اُتار دیتا اور نمہ شِوایہ یا اوم نمہ شِوایہ منتر گرہن کرتا ہی۔ اسوقت اپنا پہلا نام چھوڑ کر ایک نیا نام اور گری[۱]۔ پوری[۲]۔ بھارتی[۳]۔ بن[۴]۔ ارنیا[۵]۔ پربت[۶]۔ ساگر[۷]۔ ان سات لقبوں میں سے ایک لقب اختیار کرتا ہی۔ اِسی کو نام سنیاس کہتے ہیں +

کرم سنیاس

نام سنیاسی کچھ عرصہ تک گرو کے اُپدیشوں کے مطابق اُپاسنا کرتا اور تیرتھوں میں پھرتا رہتا ہی۔ اِسکے بعد اسکو چھ قسم کے رسومی کرم کرنا پڑتا جسکو کرم سنیاس کہتے ہیں۔ اسوقت پہلے منتر سے بڑھکر ایک اور نیا منتر ملتا ہی کرم سنیاس کے مفصل بیان کرنے کی ضرورت نہیں +

روزانہ پوجا پاٹھ

سنیاسی لوگ اکثر شِو ہی کو پوجتے ہیں۔ اشنان کے بعد لنگوٹی بدل کر بدن پر بھبوت چڑھاتے اس کے

بعد اگر اپنے پاس کوئی شِولنگ ہو تو اُس کی پوجا کرتے۔ اگر نزدیک کوئی شِودوارہ ہو تو وہاں ہی چلے جاتے ہیں جن دریاؤں کے کناروں پر بہت پتھر ہوتے ہیں خصوصاً پہاڑی جگہوں میں وہاں ایک پتھر پر دوسرا پتھر لگاکر اُسی کو شِولنگ فرض کر لیتے ہیں۔ اگر کچھ بھی نہ ملے تو بائیں ہاتھ کی انگلیوں کو عجیب طرح سے بناکر ایک کو شولنگ قرار دیتے ہیں۔ واضح ہو کہ بغیر جونی کے محض لنگ ہی لنگ کی پرستش نہیں ہوتی۔ سو شِودوارہ میں شِولنگ ایک جونی پر بٹھایا ہوا ہوتا ہی ندی کے کنارے پر ایک پتھر کو دوسرے پتھر پر رکھنے کی بھی یہی غرض ہی یعنے نیچے کے پتھر کو جونی اور اوپر کے پتھر کو لنگ تصور کرتے ہیں جب ہاتھ کی انگلیوں میں سے ایک کو لنگ بنانے تو اور اُنگلیوں سے اُس کے لئے جونی تیار کرتے ہیں۔ خیر کسی طریق سے ہو سنیاسی لوگ شِولنگ کی پوجا کرتے ہیں۔ پوجا کے وقت نمہ شوایہ یا اوم نمہ شوایہ منتر جپتے ہیں اِس کے بعد مہمنہ ستتب یا اور کوئی ستوتر پڑھتے ہیں۔ جو پڑھے لکھے ہوتے ہیں بھگوت گیتا گرو گیتا۔ اودھوت گیتہ وغیرہ کتابوں کو بھی پڑھتے ہیں۔ بعض سنیاسیوں میں پوجا پاٹھ نظر نہیں آتی۔ وہ محض سُلفہ گانجہ پیتے اور بھیک مانگتے پھرتے ہیں سنیاسیوں میں گرو کی بھی بڑی عزت ہوتی ہی۔ یہانتک کہ روزانہ پوجا پاٹھ کے ساتھ گرو کو بھی یاد کرتے اور اُن کی

مانسی پوجا اور دھیان کرتے ہیں +

بھیش یہہ لوگ ڈور (دھاگا) کوپن بھبوت اور رُدراکش دھارن کرتے ہیں۔ بھگوے کپڑے اور اور طرح کے کپڑے پہنتے ہیں۔ سنیاسیوں نے کئی ایک چیزوں کے علاحدہ نام بھبول رکھا ہی جو شمار میں ساڑھے تین ہیں یعنے گیروا۔ بھبوت اور کمنڈل تین بھبول اور کھرپہ آدھا بھبول سنیاسی لوگ اپنے بھیش کی ہر ایک بستو کو پہنتے وقت خاص خاص منتر پڑھتے ہیں جو عموماً ہندی میں ہوتے ہیں مثلاً بھبوت ملنے کا منتر۔ آدکا جوگی اناد کا بھبوت۔ ست کا ناتی دھرم کا پوت۔ اُمبر برکھے دھرتی بھرے۔ سو بھبول ماتا گائتری چرے۔ سورج مکھ مکھے اگنی مکھ جلے چندر مکھ شتلے۔ سو ہیمنتی مائی اننت کوٹ سدھ کے ہست کلے مستک چڑھے۔ چڑھا خاک ہوا دل پاک الکھ نرنجن آپ ہی آپ وغیرہ +

سنیاسی لوگ مختلف تیرتھوں سے مختلف چیزیں لیکر بطور اُن تیرتھوں کی نشانیوں کے ان چیزوں کو پہنتے ہیں مثلاً۔ بعض سنیاسی اپنے بازو یا ہاتھ میں پیتل تانبے یا لوہے کے کڑے پہنتے ہیں جنہیں نیپال بدری ناتھ اور کیدارناتھ سے لاتے ہیں اُن پر طرح طرح کے دیو مورتی بھی کندہ کی ہوئی ہوتی ہیں۔ نیپال سے ایک قسم کے پیتل کا زیور لاتے ہیں جسکو نیپال کی پوتری کہتے ہیں اُس کو

سنیاسی لوگ رُدراکش کے ساتھ گلے میں پہن لیتے ہیں۔ نیپال سے اور ایک چیز لاتے ہیں جسے گنجشوری دیوی کی چوڑی کہتے ہیں۔ ہنگلاز تیرتھ میں ایک قسم کے چھوٹے چھوٹے سفید پتھر ملتے ہیں جنکو ٹھمرا کہتے ہیں۔ سنیاسی لوگ ٹھمرے کی مالا گلے میں پہنتے ہیں۔ اُسی ہنگلاز تیرتھ میں اور دو چیزیں ملتی ہیں جنہیں پرشادی سپاری اور سنہری مکھی کہتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ وہاں پہاڑ کے نیچے ایک سرنگ ہی جسے دیوی کی جونی کہتے ہیں۔ ان چیزوں کو اُس جونی میں سے لے جانے سے ہی پرشاد بن جاتا ہی بعض سنیاسی سیتو بندرامیشور سے ایک قسم کی مالا اور سنکھ کی چوڑی لاتے ہیں۔ اُس چوڑی کو رام ناتھ جی کی پوتری کہتے ہیں۔ بعض گلے میں ایک قسم کے کنکر پہنتے ہیں جنہیں منی کرن کنڈ کی منی قرار دیتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ ہمالیہ میں منی کرن کنڈ نام ایک گرم پانی کا چشمہ ہی جس کے پانی سے بغیر آگ کے دال بھات وغیرہ پک جاتے ہیں وہ منی اُسی کنڈ کے کنارے پر ملتے ہیں وغیرہ۔ سنیاسیوں کے آپس کی ملاقات کی بولی اوم نمہ نارآینایہ۔ گرہست لوگ سنیاسیوں کو ڈنڈوت کرتے وقت بولتے ہیں نمہ نارائن جس کے جواب میں کہنا پڑتا نارائن +

مٹھ اکھاڑا وغیرہ مٹھ اور اکھاڑے میں کچھ فرق ہی۔ مٹھ کا مہنت اپنے

مٹھ پر کل اختیار رکھتا ہی۔ ہر اکھاڑے کا قانون ایسا نہیں ہی۔ چند دسنامی سنیاسی اکٹھے ہو کر ایک اکھاڑا تیار کرتے ہیں۔ اُن سنیاسیوں کی صلاح بغیر اکھاڑے کا مہنت خود کچھ نہیں کر سکتا ہی +

ونڈی لوگ محض مٹھ کے ماتحت ہوتے ہیں پر سنیاسی لوگ مٹھ اور اکھاڑا دونوں میں شامل ہیں۔ ہندوستانی بیراگیوں کی طرح سنیاسیوں کے بھی سات مُول اکھاڑے ہیں جن کے نام نِروانی۔ نِرنجنی۔ اَٹل۔ اہوان۔ جونا۔ آنند اور راگن۔ دسنامی بھانٹ لوگ ایک آٹھواں اکھاڑا بھی مانتے ہیں جسکا نام بھوت ناتھ اکھاڑا رودکھڑ۔ سوکھڑ وغیرہ اس اکھاڑے میں شامل ہیں سنیاسی لوگ کہتے ہیں کہ اُن کے ساتھ سوا لاکھ بھوت رہتے ہیں سو بھوت ناتھ نام ایک آٹھواں اکھاڑا کیوں نہ ہو؟ مٹھ میں آکر لوگ سنیاس گرہن کرتے ہیں۔ پر اکھاڑے میں ایسا انتظام نہیں ہی +

مٹھ اور اکھاڑے کے علاوہ سنیاسیوں کی پہچان کے لئے اور بھی کئی باتیں ہیں مثلاً ذات برن۔ گوت۔ دیو۔ دیوی۔ مڑھی۔ پریوار۔ چولہا۔ چکی وغیرہ اگر سنیاسیوں کی اصلیت دریافت کرنا ہو تو اُن باتوں میں سوال کرنا پڑتا ہی + سنیاسیوں کی ذات برن اور پریوار ایک ہی ہی۔ اِن کی ذات کا نام بھِنگم —

(چڑیا) برن کا نام رودر۔ پریوار کا نام اننت۔ سمپردائے اور گوت وغیرہ فرق فرق ہیں۔ شنکر اچارج نے جو چار مٹھ قائم کئے تھے کُل سنیاسی اُنھیں چار مٹھوں میں منقسم ہیں۔ چار مٹھونکے چار سمپردائے اور چار گوت ہیں مثلاً +

(۱) سرنگ گری مٹھ بھور بار سمپردائے بھولشیور گوت۔

(۲) جوشی مٹھ انند بار سمپردائے لانیشور گوت۔

(۳) سارد امٹھ کیٹبار سمپردائے گوت نامعلوم۔

(۴) گوبردھن مٹھ بھوگبار سمپردائے گوت نامعلوم۔

ہر ایک مٹھ کے کشیتر دیو دیوی تیرتھ اور مہاباکیا مقرر ہیں۔ ہر ایک سنیاسی کو اپنے اپنے مٹھ کے مطابق اُنہیں اختیار کرنا پڑتا ہی مثلاً۔

(۱) سرنگ گری مٹھ۔ رامیشور کشیتر آدی براہ دیو۔ کاماکھیا دیوی تُنگ بھدرا تیرتھ۔ یجر وید اہم برہم آسمی مہاباکیا +

(۲) جوشی مٹھ بدری کاسرم کشیتر نارائن دیوتا گری دیوی الکنندا تیرتھ اتھر وید ایاتما برہم مہاباکیا۔

(۳) سارد امٹھ دوارکا کشیتر سیدھیشور دیو بھدرکالی دیوی گنگا گومتی تیرتھ سام وید تتومسی مہاباکیا

(۴) گوبردھن مٹھ پروشوتم کشیتر جگناتھ۔ دیو بملا دیوی مہو دھی تیرتھ رگوید پرگیا نام برہم مہاباکیا ہر ایک مٹھ کے اچارج اور برہم چاری بھی مقرر ہیں۔ علاوہ اِن چار مٹھوں کے

تین گپت مٹھ بھی مانتے ہیں۔ پران کے بیان پڑھنے سے معلوم ہوتا ہی کہ پیچھے سے سنیاسیوں نے اُن کو ایجاد کیا جو شنکراچارج کے زمانہ میں موجود نہ تھے +

وشنیوں کے جسطرح ۵۲ دوارہ ہیں۔ سنیاسیوں کے اسیطرح ۵۲ مڑی ہیں بعض وقت بعض سنیاسی بہت مشہور ہوئے انہوں نے اپنے اپنے نام سے سنیاسیوں کے خاص خاص گروہ قایم کئے۔ انہیں کو مڑی کہتے ہیں مثلاً پرمانندی۔ اذنکاری۔ کیول پوری۔ متھرہ پوری وغیرہ۔

گری سنیاسیوں کا چولہا چکی وغیرہ چند اور تقسیمیں ہیں مثلاً رام چولہا۔ جگناتھ چولہا۔ گنگا چکی۔ پون چکی نرنجن جوکا۔ جمنا کڑھائی وغیرہ۔ یہہ سب چکی۔ چولہا وغیرہ بھی خاص خاص سنیاسیوں سے قایم ہوئے +

جوت مارگ سنیاسیوں میں زیادہ تر لوگ کلاچاری ہیں یعنے وہ جو شراب۔ گوشت وغیرہ استعمال کرتے ہیں۔ نروان تنتر میں صاف لکھا ہی کہ بھنگ اور شراب ہمیشہ پیتے رہو۔ اور اُسی تنتر میں پھر لکھا ہی کہ سنیاسی لوگ پوشیدہ طور پر ہمیشہ پنچ تت کی سیوا کریں +

سنیاسیوں کے جوت مارگ پر وبش نام ایک قسم کی پوشیدہ رسم ہی جس میں بکثرت گوشت شراب وغیرہ کا استعمال ہوتا ہی۔ جس دیوی کے لئے یہہ رسم مانی جاتی ہو اُسکا نام بالاسندری ہی۔ سنیاسی لوگ اِس رسم کو ادا کرنے کے لئے رات کے

وقت کسی نہایت پوشیدہ جگہہ پر اکٹھا ہوتے ہیں۔ یہانتک کہ کبھی کبھی تہ خانہ کے اندر یہہ رسم ادا کی جاتی ہی۔ جب سب اکٹھا ہو جاتے تو ایک دیوا جلایا جاتا ہی جسکی جوت پر اُن کے خیال کے مطابق دیوی آبیٹھتی ہی۔ اِسی لئے اِس رسم کو جوت مارگ کہتے ہیں۔ ایک ہاتھ چھ انگلی لمبی چوڑی ایک ویدی مٹی سے بنائی جاتی ہی۔ اُسپر پہلے ایک سفید کپڑا پھر اُس سفید کپڑے پر ایک لال کپڑا بچھواتے ہیں۔ اُس لال کپڑے کے بیچ و بیچ ایک گلاس رکھکر اُس کے چاروں طرف چاول سے کالی۔ برہما۔ وشنو۔ ہنومان۔ بھیرو وغیرہ کی مورت بناتے ہیں۔ اُس گلاس کو گھی سے بھر کر اُس میں ایک روئی کی بتی ڈال دیتے ہیں اور اُس بتی کے سرے پر کافور لگاتے ہیں۔ اُس بتی کو جلا کر اُس پر بالاسندری کی پوجا کرتے ہیں اور شراب گوشت پوری وغیرہ کا بھوگ چڑھا کر پرشاد بانٹتے ہیں۔ اُس بتی کے شعلہ کو وہ لوگ جوالا مکھی کی لاٹ قرار دیتے ہیں۔ بعض اُس بتی کی راکھ کو تعویض میں باندھکر گلے میں ڈال لیتے ہیں +

جوت مارگ میں یہہ لوگ جو پوشیدہ کارروائی کرتے ہیں اُن کو چھپانے کے لئے بعض چیزوں کے اصلی نام کی جگہہ نقلی نام رکھتے ہیں +

اصلی نام -	نقلی نام	اصلی نام	نقلی نام
شراب	تیرتھ - برہما - بندو - پدماوتی -	گوشت	سدھی - دونیا -
زندہ بکرا	جھاڑی	مچھلی	ترتیا
تمباکو	ششتھی تمال پتری	گانجا	سپتمی
بیج	دھات	پانی	الیل
بوتل	کمبھ	بھات	متی
پوری	چکری	.	. . . .

جوت مارگی سنیاسی لوگ چیت اور اسوج کے مہینہ میں نوراتر برت مانتے ہیں۔ اس موقع پر کوئی سنیاسی کسی گھر کے بیچ میں اپنے دونوں طرف دو دیوے جلاکر بیٹھا رہتا ہی۔ یہہ دیوا ایک گھی کا اور ایک تیل کا ہوتا ہی۔ گھی والا دیوا مہادیو کے لئے اور تیل والا دیوا کالی کے لئے جلاتے ہیں۔ شام کے وقت اور اور جوت مارگی وہاں آپہنچتے اور شوشکتی اور بھیرو کی پوجا کرتے اور بھوگ چڑھاکر پرشاد پاتے ہیں +

یہہ جماعت جس پوشیدہ رسم کو ادا کرنے کے لئے اِکٹھا ہوتی ہی اُس کا نام چکر یعنے دائرہ ہی۔ شمالی ہندوستان میں بعض جگہہ صرف سنیاسی اور بعض

جگہہ سنیاسی اور گرہست اِکٹھے ہوکر چکر میں بیٹھتے ہیں۔ چکر میں عورتیں ضرور ہوتی ہیں۔ اور مرد و عورت ملکر شراب وغیرہ پیتے ہیں۔ بعض چکر کے موقع پر ایک اور پوشیدہ رسم مانی جاتی ہی یعنے ایک مرد اور ایک عورت کسی پردے کے آڑ میں چلے جاتے ہیں۔ اِس حرکت سے جو چیز حاصل ہوتی ہی اُس میں پانی ملاکر چکر کے تمام لوگ پرشاد پاتے ہیں!! وغیرہ +

جماعت

بعض جگہہ بہت سے سنیاسی اکٹھے رہتے ہیں یا اکٹھے ہوکر تیرتھ جاترا کرتے ہیں۔ سنیاسیوں کی اس قسم کی جماعت کا اِصطلاحی نام بھی جماعت ہی۔ جماعت کے انتظام کے لئے عہدیدار ہوتے ہیں۔ مثلاً مہنت پوجاری۔ کٹھاری بھنڈاری۔ کارباری۔ حسابی۔ کوتوال۔ پہرادار۔ ٹہلی والا وغیرہ مہنت کو جماعت کا گرگہنا چاہئے۔ پوجاری پوجا کرتا ہی۔ کٹھاری گودام رکھتا ہی۔ بھنڈاری بھوجن تیار کرکے جماعت کو کھلاتا ہی جسقدر جماعت بڑی ہوتی ہے۔ اُسی قدر بھنڈاریوں کا شمار زیادہ ہوتا ہی۔ کارباری حقیقت میں خزانچی ہوتا ہی اور تمام لین دین کا کاروبار کرتا ہی حسابی حساب رکھتا ہی اور عموماً محرر کا کام کرتا ہی۔ کوتوال مہنت کے فرمان کے مطابق اور اور عہدیداروں کو کام میں لگاتا ہی اور اُن کا کام دیکھتا ہی۔ پہریدار کا کام پہرہ دینا ہی یعنے تمام پوجا کی چیزوں چھانچھ

گھنٹہ۔ دماما جھنڈا وغیرہ کی نگہبانی کرتا ہی نرتھی والے نرتھی بجاتے ہیں۔
جب جماعت کوچ کرتی ہی تو بڑی شان وشوکت سے چلتی ہی نرتھی اور دماما وغیرہ
بجتے ہیں۔ عمدہ عمدہ جھنڈے اڑاتے ہیں جن کی بعضوں کی قیمت ہزار ہا روپے
ہوتے ہیں۔ جماعت کے یہہ تمام کام سنیاسی لوگ آپ کرتے ہیں تنخواہ دیکر
اُن کاموں کے لئے نوکر نہیں رکھے جاتے ہیں۔ ہردوار۔ پریاگ اُجین اور گوداوری
ان چار جگہوں کے میلوں میں سب سے بڑی بڑی جماعتیں اکٹھا ہوتی ہیں۔
بعض جماعتوں میں نہ صرف ہزاروں بلکہ لاکھوں کی نوبت پہنچتی ہی +

مرنے کے بعد کریا

بعضوں کو دفناتے ہیں جسکو مرت سمادھی کہتے ہیں۔
بعضوں کو پانی میں بہا دیتے ہیں جیسے جل سمادھی کہتے
ہیں۔ تیسرے دن روٹ کا بھوگ دیا جاتا اور تیرہویں دن دن کے وقت سنگت
ہوتی ہی جس میں سنیاسیوں کو کھلاتے ہیں۔ جوت مارگی سنیاسی اُسدن رات
کو اور ایک رسم مانتے ہیں جیسے سنکھ ڈھال کہتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ اس میں خرچ
بہت ہوتا ہی۔ اسلئے ہر کسی کیلئے سنکھ ڈھال نہیں ہوتا ہی۔ یہہ سب کام چندے
سے ہوتے ہیں۔ اگر کسی کے لئے چندے وغیرہ کا انتظام نہ رہے تو گرو کی گدی
میں خبر بھیجی جاتی ہی اور وہاں سے اُس کی کریہ کا انتظام کیا جاتا ہی۔ بعض غریب

سنیاسی کے لئے کچھ بھی نہیں کیا جاتا۔ محض اسکو پانی میں ڈھکیل دیتے یا
زمین میں گاڑ دیتے ہیں +

اودھوتانی

جب کوئی عورت سنیاسن بنتی ہی تو اُسکو اودھوتانی کہتے ہیں۔
سنیاسی مردوں کی طرح یہہ بھی بھبوت ملتی۔ رُوراکش پہنتی۔
تیرتھوں میں پھرتی اور بھیک مانگکر گذارا کرتی ہیں۔ لیکن مرد سنیاسیوں کی سنگت
میں نہیں بیٹھ سکتی ہیں۔ کہتے ہیں کہ گنگاگری نام ایک عورت پہلے اودھوتانی
بنی تھی۔ سنیاسی لوگ عورت کو منتر نہیں دیتے ہیں۔ اسلئے اودھوتانی
کی گرو بھی اودھوتانی ہی ہوتی ہی۔ منڈ مالا تنتر کے مطابق اودھوت شاکتشات
شِو ہی اور اودھوتانی شاکتشات دیوی ہی۔ بعض اوقات انکا رشتہ بھی ایسا ہی
ہوتا ہی یعنے اودھوت کے ساتھ اودھوتانی ملی رہتی ہی۔ بعض اودھوتانی نیک
چلن بھی ہوتی ہیں اور شاستر بھی پڑھ سکتی ہیں +

گھرباری سنیاسی

وہ سنیاسی جو گھربار رکھتے اور بال بچوں کے ساتھ
رہتے ہیں اُن کو گھرباری سنیاسی کہتے ہیں اور
اور سنیاسی ان کو بہت ہیچ سمجھتے ہیں۔ یہانتک کہ اِن کے ساتھ کھانا پینا نہیں
کرتے۔ ان کی شادی اپنے ہی سمپرداے میں ہوتی ہی پر اپنے مٹھ میں شادی

نہیں ہو سکتی ہے۔ سرنگ گری مٹھ کے پوری سنیاسی۔ جوشی مٹھ کے گری سنیاسی
کی بیٹی لے سکتا ہے پر اپنے مٹھ کے پوری یا بھارتی کی بیٹی نہیں لے سکتا +

تیاگ سنیاسی

وہ سنیاسی جو سرب تیاگی ہوتے ہیں اُن کو تیاگ سنیاسی کہتے ہیں۔ اُن کو اگر کوئی کھلا دیگا تو کھالینگے ورنہ بھوکے رہینگے نہ کسی سے مانگیں گے اور نہ آپ اپنے ہاتھ سے کھاینگے۔ اسی طرح اُنکو کپڑا پہنا دو تو پہنے رہیں گے ورنہ ننگے رہینگے۔ بدن پر سے جب کپڑے گر پڑتے تو انہیں اُٹھا کر نہیں پہنتے ہیں۔ ایسے لوگوں کی لوگ بڑی عزت کرتے ہیں اور کھانے پینے کی اُن کو کچھ کمی نہیں ہوتی ہے۔ اسی لئے بہتیرے ٹھگی اور ریاکار بھی تیاگ سنیاسی بن جاتے ہیں۔ بعض تیاگ سنیاسی طبیعت سے بھی تیاگی ہوتے ہیں پر اُنکا شمار نہایت تھوڑا ہے +

ناگا

لفظ ناگا کے معنے ننگا۔ یعنے وہ سنیاسی جو ننگے رہتے ہیں۔ سو ناگا کہلاتے ہیں پر ان دنوں میں بہت تھوڑے ہی سنیاسی ننگے رہتے ہیں۔ سو ناگا لوگ ایک طرح کی لنگوٹی پہن لیتے ہیں۔ جسے ناگ پھنی کہتے ہیں۔ سنیاسیوں کے تین قسم کے جٹا ہوتے ہیں۔ ناگ جٹا۔ شمبو جٹا اور باری جٹا۔ وہ جٹا جو رسی کی طرح بٹے ہوئے ہوتے ہیں اُنکو ناگ جٹا کہتے ہیں اور جو اسطرح بٹے نہیں ہوتے اُنکو شمبو جٹا کہتے ہیں۔ اور شمبو جٹا جب چھوٹے ہوتے ہیں تو اُنکو باری جٹا کہتے ہیں۔ ناگا لوگ

ناگ جٹا سر پر رکھتے ہیں اور اُنکو پگڑی کی طرح باندھتے ہیں۔ یہہ لوگ مونچھ وغیرہ بھی نہیں منڈواتے ہیں +

ناگا لوگ بھبوت کی پرستش کرتے ہیں۔ بہت سے بھبوت جمع کر کے اُسکو گیروے رنگتے اور اُسپر چندن لیپتے ہیں۔ اس بھبوت کے ڈھیر کو وہ لوگ گولا کہتے ہیں۔ مختلف اکھاڑے کے گولے مختلف ہوتے ہیں مثلاً نرنجنی اکھاڑے کے گولے گول اور نروانی اکھاڑے کے چوکور ہوتے ہیں۔ یہہ لوگ ہر روز پھول چندن وغیرہ سے ان گولوں کی پوجا کرتے ہیں اور انہیں ہاتھ میں لیکر مٹھ و مڑھی وغیروں کے پاس بھیک مانگتے ہیں۔ اُس وقت جو کچھ ملتا ہے سو انہیں گولوں پر لے لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ چاندی کے سکے سے کم اس بھبوت پر نہیں چڑھانا چاہئے +

ناگا لوگ آپ کسی کو سنیاسی بنا کر چیلہ نہیں بناتے ہیں۔ بلکہ جو بنے بنائے سنیاسی ہیں انہیں میں سے بہتیرے آ کر اُن کی جماعت میں داخل ہوتے ہیں جس حال کہ دکشا گرو کو چھوڑ کر ناگا ہوتے ہیں تو کہتے ہیں کہ سنیاسی گرو پکش چھوڑ کر دیو پکش میں آجاتے ہیں۔ خیر اُسوقت دیوتا بنے یا انسان ہی رہے تو مرید ناگوں کو چند کٹھن ریت ماننا پڑتا ہے پہلے دکشا گرو کے دیئے ہوئے لنگوٹے کو چھوڑ کر بالکل ننگے ہو جاتے ہیں یہانتک کہ ایک سوت بھی اُن کو اپنے بدن پر رکھنے کی اجازت نہیں ہے چاہے جاڑا ہو چاہے گرمی ہو۔ اس حالت میں اُن کو ایک مہینہ تک کسی میدان یا سنسان جگہہ میں اکیلا رہنا پڑتا ہے۔ گھر یا جھونپڑی میں رہنا منع ہے۔ کسی سنیاسی

کو ناگا بنانے وقت مہنت کو بہت خرچ اُٹھانا پڑتا ہے اسلئے بہت سے سنیاسیوں
کو اکٹھے ناگا بنا لیتے ہیں۔

ناگا لوگ بڑے تیز مزاج اور فسادی ہوتے ہیں۔ بیراگیوں کے ساتھ اُنکی
ہمیشہ دشمنی رہتی ہے۔ ہردوار کے کمبھ میلو میں پہلے زمانے میں بیراگیوں کے
ساتھ ناگاؤں کی سخت لڑائی ہوتی تھی جس میں بڑی خونریزی ہوتی تھی جس میں
ہزار ہزار لوگ قتل ہوتے تھے دبستان میں ایسی ایسی کئی ایک لڑائیوں کا بیان ہے
ان دنوں میں سرکاری انتظام سے خونریزی موقوف ہوگئی۔ پر تو بھی موقع ملے تو ناگا
لوگ فساد کرنے سے باز نہیں آتے ہیں۔ دو قسم کے ناگا اکثر دیکھنے میں آتے ہیں
جن میں سے ایک تو نروانی اور دوسرے نرنجنی ہوتے ہیں +

ویشنو سمپردائے کے بیان میں دادو پنتھیوں کے متعلق وِشنو ناگا کا بیان دیکھو +

ڈنگلی — بعض سنیاسی جو بھیک مانگنا چھوڑ کر بنج بیوپار میں مشغول ہو جاتے ہیں
اُن کو ڈنگلی کہتے ہیں۔ حیدر آباد پونا۔ ستارہ وغیرہ بڑے بڑے شہروں
میں ڈنگلیوں کے مٹھ اور کوٹھی موجود ہیں۔ اس سمپردائے کے بعض سنیاسی
بذریعہ تجارت بے شمار دولت کے مالک بنگئے ہیں۔ یہانتک کہ بعض مہنت
کڑورپتی ہوگئے جن کے جہاز مختلف ملکوں میں سوداگری کے لئے بھیجے جاتے

ہیں۔ مہنت جی آپ تو مٹھ میں رہکر مٹھ کا انتظام کرتے ہیں پر اُن کے چیلے اور
اہلکار مختلف ممالک میں اُن کی طرف سے تجارت کا کام چلاتے ہیں۔ اس تجارت
سے جو آمدنی ہوتی ہے۔ وہ سنیاسیوں کے بھوجن اور مندر وغیرہ تعمیر کرانے
میں صرف کی جاتی ہے ڈنگلی مہنت کسی لڑکے کو خرید کر اُسے چیلہ بناتے اور اس
غرض سے پال لیتے ہیں کہ اگر وہ لایق نکلے تو انکے بعد اُنکا جانشین ہووے پر
اگر نالایق نکلے تو اپنی گدی اور جائداد کسی دسنامی سنیاسی کو دے دیتے ہیں +

الکھیا

وہ سنیاسی جو الکھ جگا کر پھرتے ہیں اُن کو الکھیا کہتے ہیں۔ الکھیا لوگ بھیک
مانگنے کے لئے جو جھولی رکھتے ہیں اُسے بہت ہی پاک سمجھتے ہیں۔ بعض الکھیا
آٹا۔ دال چاول۔ نمک وغیرہ کی فرق فرق جھولی رکھتے ہیں اور بعض ایک ہی جھولی
میں ان چیزوں کے لئے مختلف خانے بناتے ہیں +

الکھیوں کی جھولیاں خاص دیوتاؤں کے نام سے مخصوص ہوتی ہیں۔
مطابق ان جھولیوں کے الکھیا تین قسم کے ہوتے ہیں +

(۱) بھیرو جھولی دھاری۔

(۲) گنیش جھولی دھاری۔

(۳) کالی جھولی دھاری۔

گنیش جھولی والے صبح کو۔ بھیرو جھولی والے شام کو اور کالی جھولی والے رات کو بھیک مانگتے ہیں۔ بھیرو اور کالی جھولی والوں میں سے بعض اپنے دیوتا کی بھینٹ کے لئے اپنے ساتھ شراب گوشت اور ایک چھری رکھتے ہیں۔ بھیرو دیوتا کی سواری کتا ہی۔ اسلیئے بھیرو جھولی والوں کی کتوں سے بڑی محبت نظر آتی ہی۔ وہ اپنی جھولی میں روٹی رکھ لیتے ہیں جب کوئی کتا ملتا تو نکالکر ایک ایک ٹکڑا دیتے جاتے ہیں +

ان تین جھولی والوں میں گنیش جھولی والے بھیک مانگتے وقت لوگوں کے دروازے پر آتے ہیں اور چاہیں تو تھوڑی دیر وہاں ٹھہر بھی جاتے ہیں۔ پر بھیرو اور کالی جھولی والے کسی کے دروازے پر نہیں جاتے ہیں۔ وہ محض الکھ الکھ بولتے ہوئے راستے سے گذرتے ہیں اگر کسی کو کچھ دینا ہو تو اُن کو بلا کر دیتے ہیں +

الکھیا لوگ اوروں کو بھوجن کرانا بہت اچھا سمجھتے ہیں۔ سو جہاں کہیں الکھیا ہوتے ہیں وہ مانگ تانگ کر اوروں کو بھی کھلاتے ہیں سنیاسیوں کی

جماعت جب تیرتھ جاترا کرتی ہی تو اکثر الکھیا سنیاسی رسوئیے بنکر جماعت کے لوگوں کو بھوجن کراتے ہیں +

الکھیوں کی پوشش ایک قسم کا خلقا ہوتا ہی وہ لوگ پیتل تانبے لوہے وغیرہ کے مختلف چھلّے کڑے گھونگرو وغیرہ پہنتے ہیں۔ چھاتی سے لیکر کمر تک ۴۰ یا ۵۰ ہاتھ لمبی ایک اون کی رسّی لپیٹتے ہیں علاوہ ان کے بھبوت۔ رودراکش وغیرہ سنیاسیوں کے تمام بھیش اختیار کر کے بائیں ہاتھ میں جھولی اور دھنے ہاتھ میں چمٹا لئے اور ایک عجیب وضع بنائے ہوئے اور چھن چھن کرتے ہوئے الکھ جگاتے پھرتے ہیں +

یہہ لوگ زیادہ تر گرنار۔ پونا وغیرہ میں دیکھے جاتے ہیں +

گوڈر

یہہ لوگ ایک پیتل کی ڈھچی میں خوشبو جلاتے ہوئے بھیک مانگتے ہیں۔ بھیک مانگتے وقت یہہ لوگ بھی الکھ جگاتے ہیں۔ گیروے سے رنگا ہوا لمبا خلقا پہنتے ہیں۔ ان کے سر پر ایک بڑی گول ٹوپی ہوتی ہی۔ کنپھٹے جوگیوں کی طرح کان میں کڑے یا مندرا پہنتے ہیں۔ اُس مندرا کو یہہ لوگ کھیچری مندرا کہتے ہیں +

سُوکھڑ

سوکھڑ سنیاسی اپنے ہاتھ میں ایک تین بالشت لمبی لاٹھی رکھتے ہیں۔ یہہ لوگ بھی گیروا خلقے اور ٹوپی پہنتے ہیں اور بدن پر بھبوت ملتے ہیں یہہ لوگ کان میں رودراکش کا مندرا ڈالتے ہیں۔ یہہ لوگ ناریل کے کھپر میں خوشبو جلاتے اور کھپر ہی میں بھیک لیتے ہیں اور مانگتے وقت الکھ جگاتے ہیں +

رُوکھڑ

روکھڑ لوگ سوکھڑوں کی طرح ہیں۔ لیکن یہہ لوگ ہاتھ میں مذکورہ بالا لاٹھی نہیں رکھتے اور نہ رُدراکش کا مندرا پہنتے ہیں۔ ان کا مندرا دھات کا ہوتا ہی +

اُکھڑ

سوکھڑ اور روکھڑ میں سے بعض لوگ اُکھڑ بن جاتے ہیں۔ یہہ لوگ شراب اور گوشت کھاتے۔ اور گدڑ سوکھڑ اور روکھڑ سے زیادہ تیز مزاج ہوتے ہیں۔ انسے لوگ نفرت کرتے ہیں +

اَوگھڑ

کہتے ہیں کہ برہم گری نام ایک دسنامی سنیاسی نے گرو گورکھ ناتھ کی کرپا سے اوگھڑ مت قائم کیا۔ گجرات میں ان کی گدی ہی پر ان کے چیلوں کا کوئی سلسلہ موجود نہیں۔ سو جب اوگھڑ مہنت مر جاتا تو وہاں کے سنیاسیوں میں سے ایک کو اسکی گدی ملتی ہی۔ کہتے ہیں کہ گرو گورکھ ناتھ اوگھڑ مت کے بانی برہم گری کو کان کے کڑے اور مندرا وغیرہ چند نشانات دے گئے تھے جنہیں اُس نے پھر اوکھڑ۔ سوکھڑ وغیرہ کو دے دیئے +

بھوکھڑ گگڑ اور دھوکڑ نام اسی سلسلہ کے اور تین قسم کے سنیاسی ہیں۔ بھوکھڑ لوگ کھپر میں بھیک مانگتے پر اس میں خوشبو نہیں جلاتے ہیں۔ گگڑ لوگ مٹی کی ایک نئی ہانڈی میں بھیک مانگ کر لاتے ہیں اور اُسی ہانڈی میں پکوا کر کھاتے ہیں۔ اُس ہانڈی کو کالی دیوی کی ہانڈی کہتے ہیں دھوکڑ کا نام ملتا ہی پر اُن کی بابت کچھ معلوم نہیں ہی +

اگھوری

اگھوری وہ لوگ ہوتے ہیں جو کسی قسم کا پرہیز نہیں کرتے۔ اُن کے نزدیک گندگی اور چندن برابر ہیں سو وہ اپنے اس خیال کو دکھانیکے لئے ہر طرح کی نفرتی چیز استعمال کرتے ہیں۔ یہانتک کہ پیخانہ اور پیشاب اپنے بدن پر ملتے اور اُن کو کسی لکڑی کے برتن یا مردے کی کھوپڑی میں رکھکر اپنے ہاتھ میں لئے پھرتے ہیں اگر کوئی بھیک نہیں دیتا تو اُسکے گھر پر پھینک دیتے ہیں۔ سنا گیا کہ وہ بعض وقت اِن چیزوں کو کھا بھی لیتے ہیں۔ گرہستوں کو ڈرانیکے لئے بعض وقت اپنے خاص عضو میں چوٹ لگا کر خون نکالتے ہیں اور طرح طرح کی گھنونی حرکات کرتے ہیں۔ اسیطرح یہہ لوگونکو بہت شوق کرتے ہیں+

اگھوری ہونے سے پیشتر پہلے سنیاسی ہونا پڑتا ہے بعد کو اگھور منتر لیکر اگھوری ہوتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ اس منتر کے برابر اور کوئی منتر نہیں ہے+

ہندو لوگ یقین کرتے ہیں کہ پہلے زمانے کے رشی لوگ گو ہتیا کرکے پھر منتر سے اُسے جلایا کرتے تھے اسی طرح وہ یقین کرتے ہیں کہ اگھوری لوگ بھی جو نر ہتیا کرتے اور انسان کا گوشت کھاتے پھر منتر سے اُسکو جلا سکتے ہیں+

پہلے زمانے کے اگھوری لوگ بڑے سخت طریق سے شِو کی شکتی کی پوجا

کیا کرتے تھے وہ لوگ آدمی کی ہڈی اور کھوپڑی ایک لاٹھی میں لٹکا کر اُسکو اپنے ساتھ رکھا کرتے تھے اور شراب اور گوشت کھاتے تھے اور آدمی کا بلدان کیا کرتے تھے۔ بھوبھوتی نام شاعر کے مالتی مادھو نام ناٹک میں ایک اگھور گھنٹہ کا ذکر ہے جو مالتی کو دیوی کے آگے بلدان کرنے کو تیار تھا۔ اِتنے میں مادھو وہاں آپہنچا اور مالتی کو بچا لیا۔ گمان کیا جاتا ہے کہ اگھور گھنٹہ اُس زمانیکا کوئی اگھوری ہوگا۔

آجکل اگھوریوں کا شمار بہت کم ہے۔ ہمنے پہاڑوں پر چند اگھوری دیکھے اور سنا کہ وہ مردہ کھاتے تھے۔ ہمنے ایک اگھوری کے پاس ایک کُتا دیکھا اور سنا کہ اگھوری لوگ دریا کے کنارے پر بیٹھے رہتے ہیں جب کوئی مردہ بہکر آتا ہے تو وہ کُتے کو چھوڑ دیتے ہیں اور وہ کُتا اس لاش کو پکڑ لاتا ہے اور پھر اگھوری اُسکے جسم کا کوئی حصہ کاٹکر دھونی کی آگ میں بھون بھان کر کھا جاتے ہیں۔ اور ہمنے سنا کہ ایک جگہہ بہت سے اگھوری آئے اور اُنہوں نے بھیک مانگی لیکن وقت پر بھیک نہ ملنے کے سبب سے انہوں نے ایک کھچر کو جو نزدیک ہی چر رہا تھا پکڑ لیا اور مار کر چھیک لیا اور ایک اگھوری نے ہم سے اقرار کیا کہ میں پہلے مردہ کھایا کرتا تھا پر اب چھوڑ دیا۔ سنا ہے کہ وہ جہاں رہتا تھا اُس ریاست کی رانی اُسکو روز ایک روپیہ سلفہ پینے کے لئے دیا کرتی تھیں+

ٹھکرناتھی

یہہ لوگ بھیرو کے پرستار ہیں۔ یہہ لوگ بہت سوراخ والا مٹی کا ٹھیکرا ہاتھ میں لیکر بھیک مانگتے ہیں اسلیئے اُنکو ٹھکرناتھی کہتے ہیں۔ یہہ لوگ جب بھیک مانگنے کو نکلتے ہیں تو اپنی پیشانی پر سیاہی اور سندور کا لیپ کرتے۔ جس سے اِن کا چہرہ نہایت ڈراؤنا معلوم دیتا ہی۔ ہاتھ میں ایک قسم کے درخت کے نیچے رکھکر اُسپر ٹھیکرا دھر لیتے ہیں جس میں آگ جلتی رہتی ہی۔ ٹھکرناتھی اُس آگ پر تھوڑا تھوڑا گھی اور تیل ڈالتے رہتے ہیں۔ وہ اپنے پاس لوہے کی زنجیر اور چمٹا اور سیخ رکھتے ہیں جنہیں اگ میں گرم کرتے رہتے ہیں اگر کوئی بھیک دینے سے انکار یا دیر کرے تو اُن لوہے کی چیزوں سے اپنے بدن کو داغتے ہیں +

یہہ لوگ گوشت اور شراب کا استعمال کرتے ہیں اور چھوٹی بڑی سب ذات کی روٹی کھاتے ہیں اور دسنامی اِن کے ساتھ کھانا پینا نہیں کرتے ہیں +

کہاوت ہی کہ کنگاگری اودھوتانی سے ٹھکرناتھی سمپرداے نکلا ہی۔ آبو۔ گرنار۔ کچھ۔ گجرات وغیرہ جگہوں میں ٹھکرناتھی نظر آتے ہیں +

سربھنگی

یہہ لوگ ذات پانت کچھ نہیں مانتے ہیں۔ ہر ایک کے گھر سے کھا لیتے ہیں۔ کہاوت ہی کہ سربھنگی مت کا بانی برہمن سے لیکر چوڑھے تک کی روٹی مانگ کر لایا کرتا تھا اور چلّو میں پانی لیکے منتر پڑھکر روٹیوں پر چھڑک دیتا تھا۔ فوراً ہر ذات کی روٹی علیحدہ علیحدہ ہو جاتی تھی۔ تب گروجی محض برہمن کی روٹی لیکر کھاتا تھا +

یہہ لوگ اگھوریوں کی طرح مردونکی ہڈی کھوپڑی وغیرہ پاس رکھتے ہیں اور گندگی پیشاب وغیرہ سب کچھ تناول کرتے ہیں۔ اور اور دسنامی اِن سے سخت نفرت رکھتے ہیں +

سنیاسی تپسّی

بیراگیوں کی طرح سنیاسیوں میں بھی طرح طرح کے تپسّی ہوتے ہیں اردھ باہو جو اوپر کی طرف ہاتھ اُٹھا رکھتے ہیں۔ اِنکے ہاتھ سوکھ کر لکڑی کی طرح ہو جاتے ہیں۔ وہ جو ہمیشہ اوپر کیطرف منہہ کرکے رہتے ہیں اُن کا نام آکاش مکھی ہی۔ وہ جو ناخون نہیں کاٹتے اور اُن کو بڑے ہونے دیتے ہیں اُنکو نکھی کہتے ہیں۔ ٹھاڑیشوری سنیاسی

دن و رات کھڑے رہتے ہیں۔ اسی حالت میں کھانا پینا و رشنا۔ فراغت سب
کچھ کرتے ہیں۔ اور کسی چیز کو پکڑ کے رات کو سوجاتے ہیں۔ بعض سنیاسی اپنی
ٹانگوں کو کسی درخت کی شاخ میں باندھکر لٹکے رہتے ہیں۔ سر کے نیچے آگ
جلا رکھتے ہیں اور لٹکنے وقت نظر اوپر کی طرف لگاتے ہیں۔ ان سنیاسیوں کو
اردھ کمھی کہتے ہیں۔ پنچ دھنی سنیاسی اپنے پانچ طرف دھونی جلاکر بیچ میں
بیٹھے رہتے ہیں۔ سامنے کی دھونی میں ہوم کرتے اور بھوگ دیتے ہیں وہ
سنیاسی جو کسی سے کچھ بولتے نہیں ہیں بلکہ تمام وقت خاموش رہتے ہیں اُن کو
مونی کہتے ہیں۔ یہہ لوگ اشارے سے اور ورق پر اپنا خیال ظاہر کرتے ہیں۔
ہم نے ایک مونی کو دیکھا جو سلیٹ پر لکھ کر اوروں سے گفتگو کرتا تھا۔ بعض
سنیاسی شام سے صبح تک تمام رات پانی میں اپنے جسم کو ڈبا رکھتے ہیں اُن کو جل سجّی
کہتے ہیں۔ سجیا کے معنے بستر۔ جل سجّی کے معنے پانی جسکا بستر ہو۔ بعض سنیاسی
اپنے چیلوں سے تمام وقت اپنے سر پر پانی ڈلواتے رہتے ہیں اُن کو جل دھارا
سنیاسی کہتے ہیں۔ اُن کے سر کے اوپر چھانجری جیسی کوئی چھید والی چیز ہوتی ہے۔
کیسا ہی سخت جاڑا کیوں نہ ہو جل سجی اور جل دھارا سنیاسی اپنی تپسیا کو نہیں
چھوڑتے ہیں +

بعض سنیاسی ننگے رہتے اور اپنے کو وہ نفس کش ظاہر کرنے کے خیال
سے اپنے لنگ میں ایک لوہے کا کڑا ڈال رکھتے ہیں۔ ان کو کڑا لنگی کہتے
ہیں۔ سنتے ہیں کہ نانک پنتھیوں میں بھی بعض ایسا کرتے ہیں +
وہ سنیاسی جو اناج نہیں کھاتے اور محض پھل وغیرہ کھاکر گذارا کرتے ہیں
ان کو پھل آہاری کہتے ہیں بعض محض دودھ پر گذارا کرتے ہیں اُن کو دودھا دھاری
کہتے ہیں۔ بعض نمک نہیں کھاتے اُن کا نام الونا ہے +

جوگی

جوگی کا مفصل بیان ہندو فیلاسفی کے سلسلہ جوگ درشن کے بیان
میں کیا گیا (جو نور افشاں میں شایع ہوا اور امید ہے کہ اگر زندگی بخیر رہی
تو کتاب کی صورت میں بھی چھپ جائیگا) لہذا یہاں پر اُس کا بیان چھوڑ
دیتے ہیں +
اصلی زبان میں اگر کوئی جوگ کا بیان پڑھنا چاہے تو وہ پاتنجل سوتر کو
پڑھے۔ بھوج راجہ کے نام سے ان سوتروں کی ایک برتی یعنے تفسیر بھی
موجود ہے وہ بھی پڑھنا چاہئے زمانہ حال کے جوگ کے بیانات خاص تین کتابوں

میں پاے جاتے ہیں +

(۱) ہٹ پردیپکا (۲) دناتز یا سنہتا (۳) گورکش سنہتا جوگرو گورکھ ناتھ کے نام سے مشہور ہی +

کنپھٹے جوگی

شمالی ہندوستان میں جوگیونکا جو خاص سمپرداے نظر آتا ہی سو کنپھٹے جوگیونکا ہی یہہ لوگ گرو گورکھ ناتھ کو اپنے سمپرداے کا بانی قرار دیتے ہیں جسکو وہ لوگ شو کا اوتار بھی انتے ہیں ہندی بھاشہ میں کبیر اور گورکھ ناتھ کے مباحثہ کی نسبت ایک کتاب ہی جسمیں گورکھ ناتھ اپنی بابت کہتے ہیں کہ آدی ناتھ کا ناتی مچھندر ناتھ کا پوت میں جوگی گورکھ اودھوت اگر کبیر کے ساتھ گورکھ ناتھ کا مباحثہ ہوا ہی تو وہ کبیر کا ہمزمانہ تھا۔

ابو الفضل کی آئین اکبری کتاب کے بموجب کبیر سلطان سکندر لودھی کے دنوں میں موجود تھا۔ سو کبیر اور گرو گورکھ ناتھ پندرھویں صدی عیسوی کے آخر یا سولویں صدی کے شروع میں موجود تھے +

کنپھٹے جوگی اپنے بزرگوں کو ناتھ کہتے ہیں اور کل نو ۹ ناتھ مانتے ہیں۔ گورکھ ناتھ کو یہہ لوگ اِن نو ۹ ناتھوں میں سے ایک ناتھ قرار دیتے ہیں۔ گورکھ ناتھ ایک

عالم شخص تھا۔ گورکش سنہتا گورکش شتک۔ گورکش کلپ گورکش سہسر وغیرہ کتابیں اُسی کی تصنیف مانی جاتی ہیں جو زبان سنسکرت میں ہیں +

گورکھ ناتھ کے نام سے کئی جگہیں مشہور ہیں۔ پیشاور کے پاس گورکھ کہیتر نام ایک جگہہ ہی جسکا ذکر ابو الفضل کی کتاب میں بھی پایا جاتا ہی۔ دوارکا کے پاس ایک جگہہ ہی۔ اُسے بھی گورکھ کہیتر کہتے ہیں اِس گورکھ کہیتر کو یہہ لوگ اپنا تیرتھ قرار دیتے ہیں۔ ہردوار میں ایک گھپا ہی جس کی یہہ لوگ بڑی تعظیم کرتے ہیں اور اسلیئے ہردوار بھی انکا ایک بڑا تیرتھ ہی۔ بنگال میں دمدمہ کے پاس گورکھ باشی نام ایک جگہہ ہی جہاں پر دناتز یا۔ گورکھ ناتھ اور مچھندر ناتھ کی مورتیں اور شو کالی۔ ہنومان وغیرہ چند دیوتاؤں کی مورتیں نظر آتی ہیں۔ نیپال کے شمبھو ناتھ۔ پشوپت ناتھ وغیرہ شو مندر بھی اِسی سمپرداے کے متعلق گمان کئے جاتے ہیں +

گورکھپور اس سمپرداے کی سب سے بڑی جگہہ ہی وہاں کے شو مندر کی بابت کہتے ہیں کہ ترتیا جگ میں خود شو نے اُس مندر کو بنایا تھا علاؤ الدین نے اُس مندر کو مسجد میں بدل ڈالا۔ کچھ عرصہ کے بعد گورکھ ناتھ کے چیلوں نے کسی دوسری جگہہ پر پھر اُس مندر کو بنایا اور گمان غالب ہی کہ انہیں دنوں میں اس سمپرداے نے اپنی موجودہ صورت پکڑی پر اس نئے مندر کا بھی وہی حال ہوا جو پرانیکا ہوا تھا یعنے اِسے بھی اورنگ زیب نے

مسجد بنالیا۔ اِسکے بعد گورکھ ناتھ کے چیلوں نے ایک اور مندر بنایا جو اَبتک گورکھپور میں
موجود ہی۔ کہتے ہیں کہ گورکھ ناتھ نے دوبارہ مجسم ہو کر اس مندر کے بنانیکی ہدایت کی +
گورکھ ناتھ کے جوگیونکو اِسلئے کنپھٹے جوگی کہتے ہیں کہ وہ اپنے کانوں کو چھید لیتے ہیں
اور دیکشا کیوقت اُن میں مندرہ ڈال لیتے ہیں۔ یہہ مندرے اکثر بلور پتھر یا گینڈے کے
سینگ کے ہوتے ہیں وہ ان مندرونکو شِو کے مندرے مانتے ہیں ان مندرونکو وہ
درشن بھی کہتے ہیں اسلئے کنپھٹے جوگی درشنی جوگی بھی کہلاتے ہیں۔ علاوہ ان مندرونکے
وہ لوگ گلے میں ایک سیلی پہنتے ہیں جسمیں ایک کالے رنگ کی چیز لگی رہتی ہی اور جسکو
ناد کہتے ہیں جسکے گلے میں یہہ ناد ہی اُسکو جوگی سمجھنا چاہئے۔ ان کے علاوہ یہہ لوگ
شیو سمپردائے کے اور اور نشانات یعنے جٹا بھبوت وغیرہ بھی رکھتے ہیں +
سنیاسیونکی طرح یہہ بھی کئی گرو مانتے ہیں۔ مثلاً کوئی گرو چیلے کا سر منڈواتا ہی۔
کوئی گرو کانوں کو چھید کر اُنمیں مندرے ڈالتا ہی۔ کوئی گرو چیلے کو جوت مارگ میں داخل
کرتا ہی۔ جوت مارگ میں داخل ہونیکے بعد اِنکے لئے شراب اور گوشت وغیرہ استعمال کرنا روا ہی +
ممالک متحدہ کے مختلف جوگیوں میں بہت کنپھٹے جوگی نظر آتے ہیں جو بعض
شِو مندروں میں پوجا پاٹھ میں لگے رہتے ہیں یا اکٹھے کسی جگہہ پر رہ کر بھیک
مانگکر گذارہ کرتے ہیں یا تیرتھ جاترا کے مقصد سے مختلف ملکوں کی سیر کرتے ہیں +

اگرچہ سنیاسی جوگی شادی نہیں کرتے ہیں تاہم انہیں سے بہتیرے دنیا
کے اور دھندوں میں پھنس جاتے ہیں۔ بنگال میں مہانادنام ایک قصبہ ہی
جہاں اِس سمپردائے کے ایک جوگی راجہ رہتے ہیں۔ اُن کے پاس بہت سا
مال و جائداد ہی جو اپنی فوت کے وقت اپنے چیلوں میں سے کسی کو دے جاتے
ہیں۔ اسی طرح جوگی راجہ کے تخت پر کوئی نہ کوئی بیٹھتا رہتا ہی یہاں چٹیشور
نام ایک شِولنگ ہی جوگی راجہ اُسکی سیوا کرتے ہیں ایک تالاب ہی جسے وششٹ
گنگا کہتے ہیں اور اصلی گنگا کیطرح اسکو مانتے ہیں۔ راجواڑے کی ریاست میواڑ
میں ایکلنگ نام ایک شِو ہی جس کے گوسائیں لوگ اگرچہ شادی نہیں کرتے تو
بھی تجارت وغیرہ کے کاموں میں بہت مشغول رہتے ہیں۔ پہلے زمانے میں
ان کے ماتحتی ہزاروں کنپھٹے جوگی اکٹھے ہو کر بعض وقت جنگ کرنیکو نکلتے تھے +
جس طرح دسنامی سنیاسیونکا لقب گری۔ پوری وغیرہ ہیں۔ اِسی طرح
کنپھٹے جوگیونکا لقب ناتھ ہی مثلاً آدی ناتھ۔ مچھندر ناتھ۔ گورکھ ناتھ وغیرہ جو
لوگ جوگ میں کامل ہوتے ہیں اُن کو سِدّھ جوگی کہتے ہیں اسی طرح یہہ لوگ
چوراسی سِدّھ جوگی کو مانتے ہیں۔ پر بعض جوگی کہتے ہیں کہ اب بھی ایسے ایسے
بہت سے سِدّھ جوگی ہیں پر افسوس کہ اِن سِدّھ جوگیوں کا درشن تو ہم نے

کہیں نہیں پایا (دیکھو اس امر میں مصنف کا جوگ درشن آٹھ مہا سدّھی)

مختلف جوگی

علاوہ کنپھٹے جوگیوں کے اور بھی کئی ایک نام کے جوگی سمپردائے پائے جاتے ہیں مثلاً

اَوگھڑ جوگی اَوگھڑ کے بیان میں جو برہم گری کا ذکر ہوا اُسی کو اَوگھڑ جوگیوں کا بانی قرار دیتے ہیں یہہ لوگ کنپھٹے جوگیوں کی طرح شِیو لنگ پوجتے گلے میں ناد اور سیلی پہنتے پر کان میں مُندرا نہیں پہنتے ہیں +

مچھندر جوگی یہہ لوگ گورکھ ناتھ کے باپ مچھندر ناتھ کو اپنا بانی مانتے ہیں +

بھرتری ہری جوگی یہہ لوگ بھرتری ہری کو اپنے سمپردائے کا بانی قرار دیتے ہیں +

سارنگی ہار جوگی یہہ لوگ سارنگی بجا کر گیت گاتے ہوئے بھیک مانگتے ہیں۔ یہہ لوگ بھیک لیتے وقت بھیرو کا نام لیتے ہیں

ڈوری ہار جوگی یہہ لوگ ڈوری یعنے سوت کے کپڑے بیچتے ہیں اِسلئے اِن کو ڈوری ہار جوگی کہتے ہیں +

کنبیا جوگی وہ لوگ جو سانپ پکڑتے اور تونبڑی بجا کر سانپ دکھاتے ہیں اُن کو کنبیا جوگی کہتے ہیں۔ یہہ لوگ بھی گرو گورکھ ناتھ کو اپنا آد گرو مانتے اور کانوں میں مُندرا اور گلے میں سیلی پہنتے ہیں پر سیلی کے ساتھ ناد نہیں پہنتے ہیں +

اگھور پنتھی جوگی اگھور پنتھیوں میں جو جوگی بنتے اُن کا نام اگھور پنتھی جوگی ہے۔ اگھوریوں کی طرح یہہ ہر طرح کی نجس چیزیں استعمال کرتے اور نجس حرکات کرتے ہیں۔ فرق یہہ ہے کہ کنپھٹے جوگیوں کی طرح اِن کے کان چھدے ہوئے ہوتے ہیں۔ جن میں یہہ لوگ مندرے پہنتے ہیں +

اور بھی بہتیرے جوگی ہیں مثلاً رام پنتھی جوگی۔ سدّھی کرانی جوگی وغیرہ۔ اِسی طرح قریب بارہ یا تیرہ قسم کے جوگی پائے گئے۔ علاوہ ایسے سنیاسیوں کی طرح جوگیوں میں بھی۔ الکھیا موتی۔ ٹھاریشوری۔ بھراری دو دھادھاری وغیرہ مختلف برتی دھاری جوگی نظر آتے ہیں +

گورکھ پور۔ پیشاور۔ دوارکا اور دکھن میں کا جلی۔ اِن چار جگہوں میں جوگیوں کے

چار بڑے استھان ہیں +

جوگنی

عورتیں جس طرح سنیاس منتر لیکر ادھوتانی بنتی ہیں - اُسی طرح جوگ دھرم گرہن کرکے جوگنی بنتی ہیں - اکثر ان کو ناتھنی بھی کہتے ہیں - یہہ جوگیوں کی طرح بھگوے کپڑے پہنتی ہیں - کان چھِدواکر مندرے ڈالتی ہیں - وغیرہ وغیرہ -

سنجوگی

دسنامی گھرباری سنیاسیوں کی طرح گھرباری جوگی بھی ہوتے ہیں - ان کو سنجوگی کہتے ہیں +

تعلیم یافتہ جوگی

جب سے تھیاسفیکل سوسائٹی قایم ہوئی تب سے بعض انگریزی تعلیم یافتہ اشخاص بھی جوگی بنگئے ہیں - مڈم بلوٹسکی اور کرنل آلکٹ - ان جوگیوں کے گرو ہیں - مڈم بلوٹسکی کو بہت عرصہ ہوا کہ گذر گئی - اب اُن کی جگہہ پر انی بسنٹ

براج مان ہیں - انی بسنٹ کو اَن پڑھ لوگ بسنتی مائی بھی کہتے ہیں - ملیکش انگریز کو ہندوؤں کے گرد بنتے دیکھکر گمان ہوتا ہی کہ ہندو مذہب اپنی پرانی بنیاد سے اب اُکھاڑا جاتا ہی اور ایسا دن جلد آویگا جب یونانی رومی وغیرہ قدیم آریا قوموں کے مذہب کی طرح یہہ مذہب بھی جاتا رہیگا +

برہم چاری

برہم چاریوں کو - گری . پوری وغیرہ دسنامیوں کا کوئی لقب نہیں ملتا ہی - اسلئے یہہ لوگ دسنامیوں میں شمار نہیں کئے جا سکتے ہیں - شنکراچارج کے اُتر - دکھن - پورب - پچھم - چار مٹھوں کے چار قسم کے برہم چاری مقرر ہیں - اُتر مٹھ کے برہم چاری کو آنند - دکھن مٹھ کے چیتنیا - پورب مٹھ کے پرکاش اور پچھم مٹھ کے برہم چاری کو سوروپ کہتے ہیں - سو برہم چاریوں کے ساتھ انہیں چار لقبوں میں سے ایک ہوتا ہی - مثلاً پرمانند برہم چاری +

منوسمرتی کے مطابق برہمنوں کی زندگی چار حصوں یا حالتوں میں منقسم ہی جن کو چار آسرم کہتے ہیں - پہلے آسرم کا نام برہم چرج یعنے برہم چاری کی حالت - دوسرے کا نام گارہستیہ یعنے گرہست کی حالت - تیسرے کا نام بان پرستھیہ یعنے جنگل

میں رہنے کی حالت اور چوتھے کا نام بھکشو یعنے فقیری کی حالت۔ ان میں سے پہلی یعنے برہم چاری کی حالت میں برہمن لڑکا اور نوجوان گرو کے گھر میں رہکر دید ابھیاس کرتا تھا برہم چاری کی حالت کے بعد گرو کی اجازت سے یہہ لوگ شادی کرکے گرہست کے آسرم میں داخل ہوتے تھے وغیرہ +

اس زمانے کے برہم چاری کی حالت اُس قدیم طالب علمی کی حالت نہیں ہی۔ یہہ ایک قسم کے شیو فقیر ہیں جو عموماً تنتر کے مطابق چلتے ہیں۔ نروان تنتر میں لکھا ہی کہ برہم چاری گیروا کپڑے پہنے دیوتا کے دھیان میں لگے رہیں اور پھل مول کھاویں اور گائے کا دودھ پیویں۔ اُسی تنتر میں یہہ بھی لکھا ہی کہ برہم چاری ناخن اور بال وغیرہ رکھیں ترسول یا ترمی سکھا دھارن کریں اور کانوں میں تانبے کے ساتھ رُدراکش کا بیج پہنیں +

تنتر کے مطابق گرہست اور فقیر دونوں برہم چاری ہو سکتے ہیں۔ گرہست کے لئے عورت سے ملنا جائز ہی +

برہم چاریوں میں بھی بعض تپسی ہوتے ہیں یعنے کیلوں پر لیٹتے یا اور طرح سے جسم کو دکھ دیتے ہیں +

برہم چاریوں میں بھی کُلاچاری اور پشواچاری۔ دو فریق ہیں۔ ایک

فریق شراب وغیرہ استعمال کرتے اور دوسرے فریق اِن سے پرہیز کرتے ہیں +

اِن دنوں میں جو برہم چاری نظر آتے ہیں اِن میں سے اگرچہ شرابی نہیں توسلفہ باز تو بہت ہوتے ہیں۔ یہہ لوگ شِکھا سوتر رکھتے ہیں۔ بعض سر پر لمبے لمبے جٹا رکھتے اور بعض محض بالوں کو ذرا لمبے رکھتے ہیں۔ بعض برہم چاری شِو مندروں میں پوجاری کا کام کرتے ہیں +

برہم چاری لوگ شِکھا سوتر چھوڑ کر ڈنڈی پرم ہنس وغیرہ بھی بن سکتے ہیں۔ لیکن اکثر برہم چاری عمر بھر برہم چاری ہی رہتے ہیں +

لنگ پوجا

شو اور دیگر دیوتاؤں میں ایک بات میں بڑا فرق پایا جاتا ہی۔ وہ یہہ ہی کہ شوجی کی پوری مورت نہیں بناتے۔ محض اُسکے لِنگ کو لوگ پوجتے ہیں۔ لِنگ پُران میں دو طرح کے شِو کا بیان ہی۔ النگ اور لنگ۔ النگ شِو نرگُن اور اکرتا ہی۔ پر لنگ شِو جگت کا کارن ہی اور لنگ شِو النگ شِو سے نکلا ہی +

لنگ کا مہمہ ظاہر کرنے کے لئے لِنگ پران میں ایک عجیب قصہ پایا جاتا ہی۔

کہتے ہیں کہ پرلے کے سمندر میں ایک مرتبہ برہما اور وشنو میں سخت بحث ہو رہی تھی۔ برہما کہتا تھا کہ میں خلقت کا بانی ہوں۔ وشنو کہتا تھا کہ میں خلقت کا بانی ہوں۔ اس جھگڑے کو رفع کرنے کے لئے ایک نہایت حیرت افزا لنگ ظاہر ہوا جو فنا کرنیوالی آگ کی مانند تھا اور جو ہزارہا شعلوں کی طرح چمک رہا تھا۔ اس لنگ کو دیکھ کر برہما اور وشنو دونوں حیران و پریشان ہوگئے اور اُسکے آد اور اَنت ڈھونڈنے کے لئے وشنو براہ روپ لیکر پاتال کی طرف اُترا اور برہما ہنس روپ لیکر اوپر کیطرف اُڑا۔ پر نہ نیچے نہ اوپر کہیں بھی اُسکا آد انت ملا۔ سو دونوں نہایت پریشان ہوکر واپس آئے اور اُس لنگ کے آگے تھر تھرانے لگے۔ اتنے میں اچانک آکاش بانی ہوئی اوم۔ اوم اور لنگ کے پہلو میں اونکار کے تینوں حروف یعنے ا۔ و۔ م نظر آئے جسکا مطلب یہہ ہے کہ لنگ ہی سرشٹی ستھیتی اور ناش کا بانی ہے +

اہل ہنود شِو اور شکتی دونوں کو اکٹھے ایک جفتی علامت میں پوجتے ہیں یعنے شِو لنگ کے نیچے ایک جونی بناتے ہیں جس پر لنگ کھڑا کیا جاتا ہے۔ چنانچہ لنگ پران میں لکھا ہے کہ لنگ کی ویدی یعنے جونی مہادیوی ہے اور لنگ خود مہیشور ہے۔ سو اس لنگ اور ویدی کی پوجا سے شِو اور شکتی دونوں کی پوجا ہوتی ہے لنگ ارچن تنتر میں لکھا ہے کہ شِو اگر شکتی کے ساتھ ملا نہ رہے تو وہ مانند ایک مردہ کے

ہے شکتی کے ساتھ ملنے سے شِو کرم کرتا ہے۔ سو شکتی کے ساتھ شِو لنگ کی پوجا کرنی چاہیئے +

تنتر میں لنگ کی دو قسمیں بتائی گئی ہیں۔ اصلی اور نقلی۔ اصلی لنگ وہ ہیں جنہیں انسان نے نہیں بنائے یعنے قدرتی پتھر کے ٹکڑے نقلی لنگ وہ ہیں جنہیں لوگ دھات مٹی وغیرہ سے بناتے ہیں +

سکند پران کے کاشی کھنڈ میں بارہ[۱۲] مشہور لنگ کے نام پائے جاتے ہیں جنکو جوتر لنگ کہتے ہیں۔ ان میں سے ایک یعنے شوم ناتھ لنگ کو محمود غزنوی نے توڑ ڈالا تھا (ان بارہ[۱۲] لنگوں کے نام مصنف کے تیرتھ نام رسالہ میں دیکھو) +

بعض علما کہتے ہیں کہ لنگ کی پرستش نہ صرف ہندوستان میں بلکہ قدیم زمانے میں اور ملکوں میں بھی مروج تھی۔ چنانچہ بتاتے ہیں کہ ملک مصر کے بڑے معبود اسیرس کا لنگ بھی بکثرت پوجا جاتا تھا اُسیرس دیوتا اور اُسکی جورو آئسس دیوی کے ساتھ ہندوستان کے شِو اور شکتی کی بہت باتوں میں مشابہت پائی جاتی ہے۔ مثلاً شِو کی شکتی بھگوتی کو پشواروپنی قرار دیتے ہیں۔ مصری لوگ آئسس دیوی کو بھی زمین کے ساتھ موجود مانتے تھے۔ تنتر میں شکتی کی علامت ایک مثلث ہے۔ آئسس کی علامت بھی مثلث ہے۔ شِو کا خاص کام ناش کرتا ہے۔ اُسیرس

دیوتا بھی فنا کرنیوالا ہی۔ شِو کی سواری ایک بیل ہی جس کی بڑی تعظیم ہوتی ہی۔
اُسیرِس دیوتا کے اپیس نام کالے سانڈ کو مصری لوگ بہت پوجتے تھے۔ شِو
اپنے سر پر سانپ کا جٹا پہنتا ہی۔ اُسیرِس کے سر پر بھی سانپ لپٹا ہوا ہی۔
شِو کے ہاتھ میں ترسول ہوتا ہی۔ اسیرس کے ہاتھ میں بھی ویسا ہی ایک ہتھیار
پایا جاتا ہی۔ شِو شیر یا مرگ چھالہ پہنتا ہی بزرگ وِلکنس صاحب کی ایک کتاب
میں اُسیرِس کے کم از کم تینتیس ۳۳ تصویروں میں وہ کھال پہنا ہوا نظر آتا ہی۔
بیل کا درخت شِو کے لئے پاک درخت ہی۔ اُسیرِس دیوتا کے لئے بھی ایسا ہی
ایک درخت تھا جس کے پتے تصویروں میں بیل کے پتوں کی مانند ہیں۔ کاشی
شِو کا خاص دھام ہی میمفِس شہر اُسیرِس کی خاص پاک جگہہ ہی۔ جس طرح
شِو پر دودھ ڈالتے ہیں اُسی طرح جزیرہ فلی میں اُسیرِس دیوتا کے آسن پر ہر روز
۳۶۰ برتن دودھ ڈالتے تھے۔ شِو اور اُسیرِس میں فرق یہہ ہی کہ اُسیرِس کالے
رنگ کا ہوتا تھا۔ شِو سفید رنگ کا ہوتا ہی۔ پر مہا کال نام شِو کالے رنگ
کا ہوتا ہی ✦

ہندوستان کی لنگ پوجا کی طرح مصر میں بکثرت لنگ پوجا ہوتی تھی۔
اِس امر میں ایک قصہ ہی کہ ٹیفون نے جو مصریوں کا شیطان تھا ایک مرتبہ

اُسیرِس کو مار ڈالا اور اُسکے جسم کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا آئیسِس دیوی کو جب
یہہ خبر ملی تو اُس نے اُس کے جسم کے ٹکڑوں کو اکٹھا کر کے ایک جگہہ پر دفنا دیا
پر اُسکو اُسکا لنگ نہ ملا۔ سو اُس نے اُس لنگ کی صورت میں ایک مورت
بنا کر اُس کی پرستش جاری کی مصری کہتے تھے کہ یوں وہاں پر اُسیرِس کے
لنگ کی پوجا ہونے لگی مصر میں کہیں کہیں تو نام ایک مورت نظر آتی ہی
جو اِس ملک کی جونی اور لنگ کی حقیقی علامت کی مانند ہی۔ وغیرہ ✦

ملک یونان میں بھی لنگ پوجا بہت رائج تھی۔ بہت شہروں کے ہر راستہ
میں بہتیرے مندروں میں لنگ کی مورتیں تھیں۔ بعض اوقات اِن لنگوں
کے لئے جلسے ہوا کرتے تھے بیکاس دیوتا کے لئے فیلی فوریا نام ایک بڑا جلسہ
ہوتا تھا۔ جس طرح بنگال میں چڑک پوجا کے موقع پر ناچتے ہیں۔ اسیطرح بیکاس
دیوتا کے جلسے کے موقع پر لوگ بھیڑ کی کھال پہنکر اور بدن پر سیاہی لگا کر ناچتے
تھے اور ایک لمبی لکڑی کے ساتھ ایک چمڑے کا لنگ لٹکا کر رستوں پر
لئے پھرتے تھے۔ اُسوقت یوں دعا مانگتے تھے کہ اے بیکاس دیوتا ہم تیری
ستائیش کرتے ہیں پر تیری ستائیش پاک دامن عورت کے سننے کے قابل
نہیں ہی۔ اِس بیکاس دیوتا کے بیٹے پر اپس دیوتا کی بابت جو بیان ہی

وہ نہایت شرمناک ہی۔ پر توبھی اُس دیوتا کی پوجا میں بہت سی شرمناک رسومات محض عورتوں سے ادا کی جاتی تھیں۔ اُس کی پوجا میں گدھے کی قربانی کی جاتی تھی اور شراب وغیرہ استعمال میں لاتے تھے جو بہت کچھ اس ملک کے بیراجاریوں کی طریق پر تھا ۔ اتھینیوس نام ایک یونانی مصنف کہتے ہیں کہ بیکاس دیوتا کی پوجا کے بعض موقع پر لوگ ایکسو بیس[۱۲۰ فٹ] ہاتھ لمبا ایک سونیکا لِنگ اُٹھا کر لے جاتے تھے +

قدیم زمانے میں اسوریہ اور بابل میں بھی لنگ پوجا ہوتی تھی۔ یہانتک کہ بعض بعض لنگ تین[۳ فٹ] تین[تک] سو[۱۰۰ فٹ] ہاتھ لمبے ہوتے تھے۔ بابل میں جو پیتل کے بنے ہوئے لنگ ملے ہیں۔ اُن کی صورت بالکل ہندوستان کے شولنگ کی مانند ہی۔ بعض علما کہتے ہیں کہ رومیوں میں بھی لنگ پوجا مروج تھی +

کیسی شرم کی بات ہی کہ قدیم زمانے میں لوگ ایسی شرمناک چیز کی پرستش کرتے تھے ۔ ہائے بت پرستی سچ مچ انسان کو حیوان سے بھی بدتر بداخلاقی میں مبتلا کرتی ہی۔ نہیں تو جن چیزوں کے نام تک لینا شرم کا باعث ہی۔ کس طرح لوگ انسان ہو کر اُن چیزوں کی پرستش کر سکتے ہیں؟ +

ناظرین اب اور ملکوں کو چھوڑ کر اپنے ملک کی طرف متوجہ ہوجئے اہل ہنود

کے تمام دیوتاؤں کی پوجا کے لئے پروہت کی نہایت ضرورت ہی۔ جب تک پوجاری برہمن نہ آوے تب تک دیوتا کی پوجا نہیں ہو سکتی۔ پر لنگ پوجا کے لئے یہہ بندش نہیں ہی۔ ہر ذات کے لوگ لنگ پوجا کر سکتے ہیں نہ صرف مردونکو بلکہ عورتونکو بھی لنگ پوجا کا ادھکار ہی۔ چنانچہ کتنی عورتیں ہیں جو ہر روز شیو دوارہ میں جاتی ہیں اور شیو لنگ پر بیل کے پتے اور پانی چڑھاتی ہیں کتنی عورتیں ہیں جو ہر روز اپنے ہی گھر میں مٹی کا لنگ بنا کر اُسکی پوجا کرتی ہیں۔ ای اہل ہنود کب تک تم آپ اس شرمناک معبود کی پرستش میں شریک رہوگے اور اپنی پاک دامن بیویوں کو بھی ایسی ناپاک علامت کی عبادت میں مشغول رکھوگے؟ +

لنگایت یا جنگم

دکھن میں شیو لنگ کی پرستش بہت زیادہ ہی۔ وہاں پر ایک خاص سمپردائے لنگ پوجنے والا پایا جاتا ہی جسے لنگایت۔ لنگونت یا جنگم کہتے ہیں۔ لکھا ہی کہ پیشتر اس ملک میں خصوصاً کلیان پٹن کے راجہ بجل کے ایام میں جین مت

کا بہت زور تھا۔ سنہ ۱۱۶۰ء کے قریب باسب نام ایک جوان برہمن نے جین مت کو نیست اور شیومت کو پھیلانے کی غرض سے جنگم سمپردائے قایم کیا۔ مرہٹہ ملک کے بیلگام ضلع کے بھاگوان گاؤں کے رہنے والے کسی شیئو برہمن کے گھر میں باسب پیدا ہوا اور مذکورہ بالا جنگم سمپردائے قایم کرکے اور اُس سمپردائے کے متعلق مختلف کاموں کو انجام دیکر سنہ ۱۱۶۸ء میں انتقال کر گیا

باسب پران نام ایک کتاب میں اُسکی سوانح عمری اور اُسکی نسبت بہت سے قصہ کہانیاں مندرج ہیں جنگم لوگ اُس پران اور اپنے سمپردائے کی اور اور کتابوں کے مطابق باسب کو شو کی سواری نندی نام بیل کا اوتار قرار دیتے ہیں لکھا ہی کہ جنیوڈالتے وقت سورج دیوتا کی پوجا کرنی پڑتی ہی۔ اِسلئے باسب جنیو پہننے سے انکار کیا اور کہا کہ میں شو کے سوائے اور کسی گرو سے اُپدیش نہیں لونگا +

باسب نے ہندو دھرم کی بہت سی باتوں کو بالکل ترک کیا مثلاً سورج۔ اگنی اور باقی دیو دیویوں کی پوجا۔ ذات پانت آواگون کی تعلیم برہمن برہم سے نکلیں اور پاک لوگ ہیں یہہ باتیں اور لعنت کا خوف پر ائیشچت ۔ تیرتھ۔ جاترا خاص خاص جگہوں کا خاص خاص مہاتم گنگا وغیرہ تیرتھوں کا

جل پینا۔ برہمن بھوجن اُپباس۔ سُتوچ اور اشوچ۔ نیک شگون اور بدشگون سرادھ وغیرہ اِن تمام باتوں کو ترک کیا۔ علاوہ اِن کے اُس نے عورتوں کی بابت کہا کہ اُن کا رتبہ مردوں سے کم نہیں ہی اور عورتوں کو ذلیل حالت میں بھی نہیں رکھنا چاہیئے۔ نزدیک کی رشتہ داری میں شادی کرنا بھی اُسکے خیال میں جائز ہی +

باسب نے چھوٹے چھوٹے لنگ بناکر مرد و عورت دونوں قسم کے چیلوں کے ہاتھ میں اور گلے میں لٹکا لینے کا اُپدیش دیا۔ اُس کی تعلیم کے مطابق گرو۔ لنگ اور جنگم یہہ تینوں پونر پدارتھ ہیں۔ علاوہ اُس لنگ کے جنگم لوگ بھبوت اور رُدراکش بھی دھارن کرتے ہیں +

اِس سمپردائے میں مرد اور عورت دونوں کو گرو بننے کا حق ہی۔ دکشا کے وقت گرو چیلے کے کان میں منتر پھونکتا ہی اور اُس کے گلے یا ہاتھ میں لنگ باندھ دیتا ہی +

باسب نے اپنے سمپردائے میں بیواؤں کی دوبارہ شادی کرنا مروج کیا۔ مُردوں کو جلانے کے عیوض میں مردوں کو دفن کرنیکا دستور جاری کیا۔ وہ عورتیں جو ستی ہوتی تھیں اپنے پتی کے ساتھ جلائی جاتی تھیں۔

باسب کے نئے دستور کے مطابق وہ اِسکے عیوض میں اپنے پتی کے ساتھ جیتے جی دفن ہونے لگیں +

دکھن میں بعض جگہہ شادی کا دستور بہت بُرا ہے شادی توکسی سے ہوتی اور عورت اپنی مرضی کے مطابق اور کسی کے ساتھ رہتی ہے۔ جنگم لوگوں میں بھی ان جگہوں میں یہہ بُرا دستور پایا جاتا ہے +

زمانہ حال کے جنگم لوگ ہر بات میں باسب کے قانون پر عمل نہیں کرتے ہیں۔ اگرچہ باسب نے تیرتھ جاترا کی ممانعت کی تو بھی ان دنوں میں جنگم لوگ شیو تیرتھوں میں جاتے ہیں +

اِن میں سے بعض لوگ دکھن کے بعض شِو مندروں میں پوجاری کا کام کرتے ہیں۔ بعض جنگم محض بھیک مانگ کر گذارہ کرتے ہیں۔ بعض اپنے ہاتھ اور پاؤں میں چھوٹی چھوٹی گھنٹیاں باندھ لیتے ہیں گرہست لوگ ان گھنٹیوں کی آواز سنکر ان کو بلا کر یا خود باہر نکلکر اُن کو بھیک دیتے ہیں۔ کہیں کہیں ان لوگوں کے مٹھ ہیں وہاں بھی یہہ لوگ رہتے ہیں +

شمالی ہندوستان میں یہہ لوگ بہت کم نظر آتے ہیں۔ کاشی کے کدار ناتھ دیوتا کے پانڈے لوگ جنگم ہوتے ہیں۔ وہاں پر یہہ لوگ جہاں

رہتے ہیں اُسے جنگم باری کہتے ہیں +

شمالی ہندوستان میں بعض لوگ کوڑی وغیرہ سے ایک قسم کے سانڈ کو سجا کر دکھاتے پھرتے ہیں یہہ لوگ بھی جنگم ہیں +

بھوپا

یہہ لوگ بھیروؔ کے پرستار ہیں۔ یہہ لوگ اپنے ساتھ بھیروؔ کی مورت رکھتے اور اُس کی پوجا کرتے ہیں یہہ لوگ لمبے بال اور داڑھی وغیرہ رکھتے ہیں پیشانی کو سندھور سے رنگ لیتے ہیں اور کمر میں بڑے بڑے گھونگرو باندھ کر اور پاؤں میں زنجیر پہن کر ناچتے اور بھیروؔ کا گن گا کر بھیک مانگتے ہیں ان میں بھی گھر باری اور فقیر دونوں طرح کے لوگ ہوتے ہیں۔ اکثر ممالک متحدہ میں یہہ لوگ نظر آتے ہیں +

دسنامی بھانٹ

یہہ لوگ دسنامیوں میں شامل نہیں ہیں پر دسنامیوں سے بھیک مانگ کر گذارہ

کرتے ہیں۔ دسنامی کے سوائے اور کسی سے دان نہیں لیتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ
پہلے یہہ لوگ سب سے دان گرہن کرتے تھے پر بتال بھانٹ نام ایک
بھانٹ نے اِس دستور کو موقوف کیا +
دسنامی بھانٹ دسنامی سنیاسیوں کے چیلوں کا سلسلہ حفظ کر کے
رکھتے ہیں اور جب ضرورت ہوتی تو سناتے ہیں۔ یہہ ان لوگوں کا پیشہ ہے
یہہ لوگ شراب بھی پیتے ہیں۔ یہہ لوگ گھر بار رکھتے ہیں اور کبھی کبھی گھوڑے
وغیرہ لیکر تیرتھ جاترا کرتے ہیں۔ یہہ لوگ اگرچہ شِو کے پرستار ہیں تو بھی سرسوتی
کو بہت مانتے ہیں۔ پہلے سرسوتی کی پوجا کرتے بعد کو شِو کی پوجا کرتے ہیں +

چندر بھانٹ

اور ایک قسم کے بھانٹ ہیں جنہیں چندر بھانٹ کہتے ہیں۔ یہہ بھی ایک
قسم کے بھیک مانگنے والے ہیں شِو اور کالی کو پوجتے ہیں۔ یہہ لوگ گرہست
ہوتے ہیں۔ کاشی۔ پٹنہ وغیرہ ضلعوں میں یہہ لوگ رہتے ہیں اور اکثر
جاڑے کے موسم میں اپنے گھر بار اور گائے۔ بھیڑ۔ بکری۔ بندر۔ کتے۔

گدھے اور بعض گھوڑے ساتھ لیکر ملک بملک بھیک مانگتے پھرتے ہیں۔
بعد کو اپنی جگہہ پر لوٹ آتے اور کھیتی باڑی وغیرہ کرتے ہیں۔ یہہ بہت ذلیل
لوگ سمجھے جاتے ہیں۔ شراب وغیرہ بھی استعمال کرتے ہیں۔ نبلادر بکرے
نچاکر بھیک مانگتے ہیں +

شاکت سمپردائے

نام

شکتی کے پرستار کو شاکت کہتے ہیں۔ اہل ہنود کے ہر ایک دیوتا کی
ایک ایک شکتی ہے مثلاً برہما کی سرسوتی۔ وشنو کی لکشمی۔ شِو کی پاربتی
وغیرہ۔ اِن مختلف شکتیوں میں سے محض شِو کی شکتی کے نام ہی سے خاص
سمپردائے قایم ہے اور اُسی سمپردائے کو شاکت سمپردائے کہتے ہیں۔ یعنے
اِن دنوں میں شاکت سے محض شِو کی شکتی کے پرستار سمجھے جاتے ہیں +

شاستر

شاکت سمپردائے کی پرستش ویدک طریق پر نہیں ہوتی ہے۔ انکی
خاص کتابوں کو تنتر کہتے ہیں یہہ تنتر شمار میں بہت ہیں اور بعض
نہایت نئی تصنیف ہیں۔ تانترک لوگ اپنے تنتر شاستر کو پانچواں وید

قرار دیتے ہیں +

شِو شکتی کے نام

کالی - تارا وغیرہ - شو شکتی کے دس نام ہیں جنہیں دش مہاودیا کہتے ہیں - علاوہ اِن کے دُرگا - بھوانی - اوما - پاربتی - ستی - انپورنا - بھگوتی وغیرہ اور بھی بہت نام ہیں اِس امر کا زیادہ بیان دیکھو رسالہ ترموتی بیان شِو +

اِشٹ دیوتا

جس معبود کا نام خصوصیت کے ساتھ مانا جاتا ہی - اُس کو اِشٹ دیوتا کہتے ہیں - اگرچہ عام طور پر شکتی تمام شاکتوں کا اِشٹ دیوتا ہی - تاہم شکتی کے مختلف ناموں کے لحاظ سے اُنکے اِشٹ دیوتا فرق فرق ہیں - مثلاً جس کو کالی نام سے منتر ملتا ہی اُسکا اِشٹ دیوتا کالی ہی - جس کو تارا نام سے منتر ملتا اُسکا اِشٹ دیوتا تارا ہی وغیرہ +

ایک اور بات قابل غور ہی کہ سوا سرادھ کے شاکتوں کی کوئی بھی خاندانی رسم ادا نہیں ہو سکتی تاوقتیکہ پہلے اِشٹ دیوتا کی خاص پرستش ہو سو بیاہ شادی وغیرہ تمام خانگی رسومات میں پہلے دیوی کی پوجا ہوتی بعد کو اور رسومات ادا کی جاتی ہیں +

پوجا کے سامان وغیرہ

تنتر کے مطابق پہلے دیوی کی مورت بنائی جاتی

ہی - اُس مورت کو ایک آسن پر کھڑی کی جاتی اور اسوقت اُس میں پران پرتشٹھا کیا جاتا ہی - جب تک پران پرتشٹھا نہ ہو تب تک وہ مورت محض ایک مردہ مورت ہی - جیسا جلد پران پرتشٹھا کا منتر پڑھا گیا ویسا ہی اُس مورت میں جاگرت دیوی آموجود ہوئی اب دیوی کے استقبال کے لئے - پادیہ یعنے پاؤں دھونے کا جل اور ارگھیہ چڑھائی گئی پھر اُسکو اشنان کے لئے بھی جل دیا جاتا ہی پہننے کیلئے بستر دیا گیا اُسکے سامنے خوشبو بھی جلائی گئی طرح طرح کی چیزیں نیودن کی گئیں جنہیں نیویدیہ کہتے ہیں دیوی کی پوجا میں بلدان ایک ضروری امر ہی - اکثر بکرے بلدان کئے جاتے اور کبھی کبھی بھینس بھی چڑھاتے ہیں - پر بعض اوقات ظاہری بلی کے عیوض مانسک بلی بھی چڑھائی جاتی ہی - بعض اوقات شراب بھی نیویدن کرتے ہیں - علاوہ ان کے دیوی کی ستائش پڑھی جاتی ہی جو چنڈی نام ایک کتاب میں مندرج ہی +

یہہ تو دیوی کی ظاہری عبادت ہی - اس میں بہت کچھ بد حرکات ہم نے نہیں دیکھیں - اور ظاہراً بد حرکات ہو بھی نہیں سکتیں کیونکہ دیوی کی جو مورت بنائی جاتی ہی وہ ایک خوفناک مورت ہی علاوہ اِس کے ہندؤں کے اور دیو دیوی کیسے ہی چال چلن کے کیوں نہ ہوں شو کی شکتی پاربتی نہایت

پاکدامن تصور کی جاتی ہے۔ وشنؤں کے کرشن اور رادھا عاشق اور معشوقہ ہیں۔ ان کے پرستار بھی اُن کی تقلید کرتے ہیں۔ پر شاکتوں کی پاربتی اُن کے تصور میں مان ہے۔ سو شکتی پوجا شاکتوں کی نظر میں ماتری پوجا ہے۔ لہذا نہایت تعظیم کے ساتھ شکتی کی پوجا کی جاتی ہے۔ اسلئے درگا یا کالی پوجا اور ہولی کے تیوہار میں آسمان و زمین کا فرق ہے۔ پر ان دنوں میں انگریزی پڑھکر لوگ جسقدر دیو دیویوں کو ناچیز جاننے لگے اُسیقدر پوجا کے موقع پر بدتہذیب اور بدحرکات دخل پانے لگیں +

گرو اور چیلہ

تنتر کی اُپاسنا میں گرو اور چیلہ لازم ملزوم ہیں۔ اگرچہ بعض تنتروں میں گرو اور چیلہ دونوں کے اچھے اچھے اوصاف لکھے ہیں تاہم نہ ویسے گرو ملتے اور نہ ویسے چیلے ہی نظر آتے ہیں۔ علاوہ اسکے عام طور سے تنتروں کی تعلیم کے مطابق بعض ایسی واہیات حرکات کرنی پڑتی ہیں کہ اُن حرکات کے سیکھنے والوں اور سکھانے والوں دونوں کے لئے نیک اوصاف ہونا دشوار ہے پیشتر بیاں ہوا کہ دیوی کی ظاہری عبادت نہایت تعظیم کے ساتھ کی جاتی ہے۔ پر افسوس یہہ ہے کہ اہل ہنود نے ظاہر و باطن دونوں کو یکساں نہیں رکھا۔ باطنی شکتی پوجا میں ایسی

ایسی واہیات باتیں ہوتی ہیں کہ جنکا بیان کرنا بھی شرمناک ہے۔

منتر

تنتر والوں نے اپنے سادھن کو اوروں پر پوشیدہ رکھنے کی غرض سے اپنے بیج منتروں کو محض چند علامتی حرفوں کو جوڑ جوڑ کر بنائے ہیں۔ سو ان منتروں کے معنے دریافت کرنا دشوار ہے مثلاً کالی بیج کریں بھبنیشوری بیج۔ ہریں لکشمی بیج سرین تارا بیج ہر ہن سترین ہوں پھٹ۔ درگا بیج اوم ہریں دوں درگائے نمہ۔ باگیشوری بیج بد بد باگباونی سوا ہا۔ پاری جات سرسوتی بیج اوم ہرین ہسنؤ اوم ہرین سرسوتئے نمہ وغیرہ ؛

جسطرح دیوی کے مختلف روپ کیلیے مختلف علامتی منتر ہیں اسی طرح مختلف رسوم و حرکات کے لئے بھی مختلف علامتی منتر ہیں سو کمبھو کستوم کو شدھ کرنے کا منتر ملوں سلوں ملوں شبلوں سواہا شراب پر سے برہما کی لعنت ٹالنے کا منتر اوم واں ہیں بوں بیں بوں یہ شراب پر سے شکر کی لعنت ٹالنے کا منتر اوم شاں شیں شوں شیں شنوں شاہ وغیرہ +

چند علامتی نام

بعض معاملات کو پوشیدہ رکھنے کی غرض سے تنتر والوں نے چند علامتی نام ایجاد کئے ہیں بطور نمونہ کے ذیل میں ان میں سے چند ایک نام اقتباس کئے جاتے ہیں +

علامتی نام	عام معنے	تنترک معنے	علامتی نام	عام معنے	تنترک معنے
کھ پشپ	آسمانی پھول	حیض عورت کا خون	کنڈ پشپ	کنڈ کا پھول	خسم والی عورت کا خون
سیمبھو پشپ یا سیمبھو کشم	اپنے آپ پیدا شدہ پھول	حیض عورت کا پہلا خون	گولگ پشپ	گولک کا پھول	بیوہ عورت کا خون
			ببجر پشپ	بجر کا پھول	چنڈالی کا خون

پشواچاری اور بیراچاری شاکت لوگ دو طریق پر اپاسنا کرتے ہیں۔ ایک کو پشو بھاو اور دوسرے کو بیر بھاؤ کہتے ہیں +

سواس سمپردائے کے دو بڑے فریقوں کو پشواچاری اور بیراچاری کہتے ہیں۔ ان دونوں بھاؤ یا اچاروں میں فرق یہہ ہی کہ بیر بھاؤ یا بیراچار میں شراب گوشت وغیرہ کا استعمال ہی اور پشوابھاؤ یا پشواچار میں ان چیزوں کے استعمال کی ممانعت ہی +

کلارنب تنتر میں ان دونوں اچاروں کو سات اچاروں میں تقسیم کیا جس کے نام ۱ ویداچار ۲ وشنواچار ۳ شیواچار ۴ دکشناچار ۵ باماچار ۶ سدھانت

اچار ۷ کئولاچار +

کلارنب تنتر میں لکھا ہی کہ ان میں سے وشنواچار - ویداچار سے اُتّم ہی۔ شیواچار وشنواچار سے اُتم ہی سو دکشناچار شیواچار سے اُتم ہی۔ باماچار دکشناچار سے اُتم ہی۔ سدھانت اچار باماچار سے اُتم ہی اور کئولی اچار سدھانت اچار سے اُتم ہی۔ کئولاچار سے بڑھکر کوئی اچار نہیں ہی دیکھو کلارنب تنتر پانچواں کھنڈ +

ویداچار ویداچار سے ویدک رسوم کی پیروی نہ سمجھنا چاہیئے۔ تانترکوں کا ویداچار نرالا ہی تنتر میں ویداچار کا یوں بیان ہی + ساد ھک (یعنی سادھنے والا) برہم مہورت میں (یعنی علی الصبح) اٹھکر گرو کے نام کے ساتھ آنند ناتھ لفظ بولتے ہوئے اُن کو متھا ٹیکے۔ ہزار دل پدم میں دھیان کر کے پانچ اُپچار (سامان) سے پوجا کرے اور باگ بھیج جپتا ہوا۔ پرم کلا شکتی کی چنتا کرے وغیرہ (دیکھو نیتا تنتر)

وشنواچار اس کی بابت تنتر میں یوں لکھا ہی۔ ویداچار کے مطابق نیم میں لگے رہو (پر) عورت کی صحبت سے پرہیز کرو۔ اس کی بابت سوچا بھی نہ کرو۔ اور ہنسہ نندا۔ کٹھلتا (ریاکاری)۔ مانس بھوجن

رات کو مالا جپنا اور جنتر کو چھونا اِن کو چھوڑ دو۔ دیکھو تنتیا تنتر پہلا پٹل معلوم ہوتا ہی کہ یہہ طریقہ بہت بہتر ہی +

شیو اچار

اس کی بابت لکھا ہی۔ ویداچار کے مطابق شیو اور شاکت کا نیم ٹھیرایا گیا پر شاکتوں کی خاصیت یہہ ہی کہ شاکت لوگ اِس میں پشو ہتیا کریں دیکھو تنتیا تنتر پہلا پٹل +

دکشن اچار

لفظ دکشن کے معنے دھنا دکشن اچار کی بابت یوں لکھا ہی۔ ویداچار کے طریق پر پرمیشوری (یعنے دیوی) کی پوجا کرے اور رات کو گانجا پیکر ایک دل ہو کے منتر جپ کرے دیکھو تنتیا تنتر پہلا پٹل۔

باماچار

یہہ ذرا مستغرق ہی۔ اس کی بابت لکھا ہی پنچ تت اور کہہ پشپ استعمال کرتے ہوئے کُل ستری کی پوجا کرے یہہ کرنے سے بام اچار ہوگا۔ بامانبکر پرماتکتی کی پوجا کرے دیکھو اچار بھید تنتر +

لفظ بام کے معنے بائیں اور باما کے معنے عورت۔ باما چار کے معنے بایاں اچار یا باما اچار۔ اِس اچار میں کُل ستری کی پوجا کرنے کی ہدایت ہی۔ کُل ستری کے عام معنے خاندانی عورت یعنے پاک دامن اور شریف عورت ہی۔ پر تنتر میں کُل ستری کی اور ہی تعریف ہی جسکا بیان آگے کیا جائیگا۔ اس اچار

میں پنچ تت اور کہہ پشپ کے استعمال کا حکم ہی۔ پنچ تت سے شراب گوشت مچھلی۔ شراب کے چاٹ اور عورت سے صحبت۔ یہہ پانچ بات مراد ہیں +

اور کہہ پشپ سے حیض عورت کا پہلا خون مراد ہی (دیکھو اوپر) انسان دھرم کے نام سے کہاں تنگ نظرتی باتوں میں مبتلا ہو سکتے ہیں ان تنترک طریقوں پر غور کرنے سے بخوبی معلوم ہوتا ہی خوشی کی بات یہہ ہی کہ ان دنوں میں یہہ باتیں محض ان کی کتابوں ہی میں لکھی ہوئی ہیں اور اکثر عمل میں نہیں آتی ہیں۔ کہیں کہیں پوشیدگی میں ایسے ایسے کام ہوتے ہیں پر اُن کا شمار آجکل بہت کم ہی +

سدھانت اچار

شدھ اور اشدھ سب کچھ شودھن سے شدھ ہوتا ہی۔ یہی سدھانت اچار کا لکشن ہی دیکھو تنتیا تنتر پہلا پٹل +

لفظ سدھانت کے معنے فیصلہ اِس سے وہ اچار مراد ہی جس میں سب کچھ فیصلہ کر لیا گیا یعنے شدھ اشدھ۔ پاک ناپاک سب ایک کر لیا گیا۔ اِس اچار کی بابت اور ایک مقام پر اس طرح لکھا ہی۔ جو ہر وقت پوجا میں لگے رہکر اور دِن کو وشنو کا بھکت بنکر رات کو مقدور بھر بھکتی سے شراب وغیرہ پیتا اور پلاتا ہی وہ سدھانت اچاری تمام پھل حاصل کرتا ہی دیکھو سمیا چار تنتر دوسرا پٹل +

کئولاچار

کئولاچار کا کوئی نیم نہیں ہی۔ ستھان استھان۔ کال اکال کرم اکرم۔ کسی بات کا بچار نہیں ہی چنانچہ اس اچار کی بابت لکھا ہی +

مہامنتر کے سادھن میں دک (سمت) اور کال کا کچھ نیم نہیں ہی تتھی وغیرہ کا بھی نیم نہیں ہی۔ کہیں شائستہ کہیں ناشائستہ کہیں بھوت اور پشاچ کی طرح کئول لوگ مختلف بھیشوں میں زمین پر پھرتے ہیں۔ کیچڑ اور چندن میں۔ بیٹے اور دشمن میں۔ مسان اور گھر میں سونا اور تنکا میں جس کی اِمتیاز نہیں ہی وہی کئول کہلاتا ہی دیکھو نتیا تنتر تیسرا پٹل +

بلدان

شکتی پوجا میں بلدان ایک ضروری امر ہی۔ پیشتر بیان ہوا کہ بیراچاری شراب گوشت وغیرہ استعمال کرتے ہیں اور پشو اچاری ان سے پرہیز کرتے ہیں۔ لیکن تو بھی پشو کے بلدان کرنے کا حکم دونوں اچاریوں میں پایا جاتا ہی چنانچہ ذیل کے جانور بلدان کرنے کے لائق ہیں +

چڑیا۔ کچھوہ۔ گراہ (ناکو) مچھلی نو قسم کے ہرن۔ بھینس۔ گوہ۔ گائے۔ بکرا۔ نیولا۔ سوئر۔ گینڈا۔ کالا سار۔ ہاتھی کا بچہ۔ سنگھ۔ شیر ببر۔ انسان اور

اپنے جسم کا لہو یہہ چیزیں چنڈکا بھیرو وغیرہ کی بلی ہیں۔ بلی سے مکتی حاصل ہوتی بلی سے سورگ حاصل ہوتا دیکھو کالیکا پران +

اِس شلوک کے مطابق گائے کی قربانی جائز ہی۔ علاوہ اِسکے انسان کی بلی اور دوزندہ جانوروں کی بلی بھی جائز ہی +

بعض تنتر کے مطابق بلی دو قسم کی ہی راجسک یعنے رجُ گُنی بلی اور ساتوِک یعنے ست گنی بلی جس بلی میں خون بہایا جاتا ہی اُسے راجسک بلی کہتے ہیں اور جس بلی میں خون نہیں بہایا جاتا ہی۔ اُسے ساتوِک بلی کہتے ہیں۔ اِس بلی میں مونگ کی دال۔ کھیر۔ گھی۔ شکر۔ شہد وغیرہ چڑھائی جاتی ہیں دیکھو سمیاچار تنتر +

دکشناچاری

دکشناچار کا بیان پیشتر ہوا۔ اب دکشن اچاریوں کی بابت ایک دو بات کہنا ہے۔ اگرچہ تنتر میں مذکورہ بالا سات قسم کے اچاریوں کا بیان ہے پر عموماً شاکتوں میں محض ان اچاروں میں سے دو اچار نظر آتے ہیں یعنے دکشن اچار اور باماچار۔ وہ جو ظاہرا ویداچار کے نیم پر دیوی کی پرستش کرتے ہیں اور بام اچاریوں کی طرح شراب نہیں پیتے بالکل ستری کی پوجا نہیں کرتے اُن کو دکشن

اچاری کہتے ہیں۔ اگرچہ یہہ لوگ شراب نہیں پیتے ہیں تو بھی تھوڑا بہت بلدان کرتے ہیں۔ اِس مت کے برہمن پرستاروں کے لئے خون والی بلی کے عیوض میں ساتوِک بلی مناسب قرار دیا گیا +

باماچاری شراب پینا اور پلانا باماچاریوں کے لئے لازمی ہی۔ پنچ تت کو پنچ مکار بھی کہتے ہیں اِس لئے کہ ان چیزوں کے نام حرف میم سے شروع ہوتے ہیں مثلاً لکھا ہی کہ مدیہ (شراب) مانس (گوشت) متسیہ (مچھلی) مدرا (شراب کا چاٹ) میتھن (عورت کی صحبت) ان پانچ مکار سے مہاپاپ ناش ہوتے ہیں دیکھو شیامارہیا +

ایسے ایسے کام دن کو کریں تو لوگ اِنسے نفرت رکھینگے۔ سو ایسے کام رات کو کرنے کی ہدایت ہی۔ اور اپنے کو لوگوں کے سامنے اور ہی کچھ دکھانے کے لئے ریاکاری کرنے کی بھی ہدایت ہی مثلاً۔ رات کو کَل کریہ کرے اور دن کو ویدک کریا۔ اِسی طرح طرح طرح کے بوگ کرکے جوگی دن رات دیوی کی پرستش کرے (دیکھو نروتر تنتر پہلا پٹل) +

دل میں شاکت ظاہر اشیو اور مجلس میں ویشنو اِسی طرح مختلف روپ سے

کنول لوگ زمین پر پھرتے ہیں (دیکھو شیامارہیا) +

شٹ چکر بھید کہتے ہیں کہ ریڑھ کی دونوں طرف اِڑا اور پنگلا نام دو رگ ہیں اِڑا کے دھنی طرف سے اور پنگلا کے بائیں طرف سے مغز تک سُسمنا نام ایک اور رگ پھیلا ہوا ہی۔ اُس سسمنا رگ کے اندر بجر نام ایک رگ ہی اور پھر اُس بجر کے اندر چترنی نام ایک رگ ہی۔ جسم کے اندر اُس سسمنا رگ میں پروئے ہوئے سات پدم یعنے کنول کے پھول تصور کئے جاتے ہیں۔ اُن سات پدموں کے نام آدھار۔ سوادھس ٹھان۔ منی پور۔ اناہت۔ بشدھ۔ آگیا اور سہسر دل۔ (۱) آدھار پدم گدی سے کچھ اوپر ہی اُسکے چار دل ہیں جن پر چار حروف لکھے ہوئے ہیں یعنے वं शं षं सं اِس پدم میں دھرا چکر نام ایک مربع شکل ہی۔ اُس مربع کے باہر کی طرف آٹھ سول ہیں بیچ میں پرتھوی بیج لَم اور ایک مثلث جنتر ہی۔ اِس پدم میں لنگ روپی مہادیو براجمان ہی اُس لنگ کی امرت نکلنے کی جگہہ پر منہہ لگا کر سانپ کی صورت میں کنڈلنی لٹکتی رہتی ہی (۲) سوادھس ٹھان پدم لنگ کی جڑ میں ہی اُس کے چھ دل ہیں جن پر बं भं मं यं रं लं یہہ چھ حروف لکھے ہوئے ہیں۔ اُس پدم کے بیچ

میں دایرہ کی شکل ورُون منڈل ہے اور پھر اُس منڈل کے بیچ میں ایک نیم چاند ہے اُس نیم چاند پر حرف वं لکھا ہوا ہے۔ اُس پدم میں وارونی شکتی رہتی ہے۔ (۳) منی پور پدم ناف میں ہے اُسکے دس دل ہیں جن پر डं ढं णं तं थं दं धं नं पं फं یہہ دس حروف لکھے ہوئے ہیں۔ اِس پدم کے بیچ میں مثلث شکل اگنی منڈل ہے۔ اُس مثلث کی تینوں طرف تین برامدے کی شکل ہیں جنہیں تین بھوپور کہتے ہیں۔ مثلث کے بیچ میں حرف रं ہے اِس پدم میں لاکنی شکتی رہتی ہے (۴) اناہت پدم چھاتی میں ہے۔ اُسکے بارہ دل ہیں جن پر कं खं गं घं ङं चं छं जं झं ञं टं ठं یہہ بارہ حروف لکھے ہوئے ہیں۔ اس میں چھ کون وایو منڈل ہے جسمیں यं بیج لکھا ہوا ہے۔ اِس پدم میں شو اور کاکنی شکتی براج مان ہیں (۵) وشدھ نام پدم کنٹھ میں ہے اُسکے سولہ دل ہیں جن پر अं आं इं ईं उं ऊं ऋं ॠं लृं लॄं एं ऐं ओं औं अं अः یہہ سولہ حروف لکھے ہوئے ہیں۔ اِس پدم کے بیچ میں دایرے کی شکل چندر منڈل ہے پھر اُس کے بیچ میں دایرے کی شکل نبھو منڈل ہے اُس کے بیچ میں हं بیج ہے۔ اِس پدم کے بیچ میں شاکنی شکتی رہتی ہے (۶) آگیا نام پدم دونوں بھوں کے بیچ میں ہے ۔ اُس کے دو دل ہیں جنپر

हं क्षं یہہ دونوں حروف ہیں۔ اُس کے بیچ میں مثلث شکل شکتی ہے اور اُس شکتی میں شو ہے اِس پدم میں ہاکنی شکتی رہتی ہے۔ اِس پدم سے ذرا اوپر حرف اوم ہے جس میں پرم آتما براج مان ہے اُس کے اوپر بندی ہے۔ اُس پر شنکھنی رگ ہے اور (۷) اُسکے اوپر یعنے سب کے اوپر سہسر دل پدم ہے جس کے پچاس دلوں پر حروف تہجّی کے پچاس حروف معہ بندی کے ہیں۔ اِس پدم میں بھی دایرہ کی شکل چندر منڈل ہے اُس منڈل کے بیچ میں مثلث شکل جنتر ہے اور اُس کے بیچ و بیچ شِو کی جگہہ پرم شِو براج کرتے ہیں +

اب گرو کے اُپدیش کے مطابق سادھنے والا اپنے جسم کی ہوا کے ذریعہ سے اگنی کو چلاکر کُنڈلنی شکتی کو اُسکاتا ہے اسکے بعد ہنون منتر سے اُسکو چیتن کر کے چترنی رگ کے بیچ میں سے آدھار پدم سے لیکر آگیا پدم تک چھئوں پدموں کو اور آدھار اناہت اور آگیا اِن تین پدموں کے تینوں شِئوں کو بھید کرتا ہے اِس کے بعد کُنڈلنی کو سہسر دل کنول میں ستھاپن کر کے وہاں کے پرم شو کے ساتھ ملا دیتا ہے۔ اِس کے بعد ان دونوں کے ملنے سے جو پرم امرت نکلتا ہے اُسے پیکر گل کریا کے ذریعہ سے کُنڈلنی کو پھر اپنی جگہہ پر یعنے آدھار پدم میں اُتار لاتا ہے۔ اِس منترک سادھن کو شٹ چکر بھید کہتے ہیں یعنے

کنڈلنی شکتی کو چھ۶ چکروں کے بیچ سے ساتویں پدم پر لے جانا اور پھر وہاں سے اُس کو اُتار لانا۔ یہہ سب باتیں محض تصور ہیں۔ زمانۂ حال کے علم فزیالاجی میں نہ ایڑا ہی نہ پنگلا ہی نہ سُسمنا ہی اور نہ جسم کے اندر چھ۶ چکر اور سات کنول کے پھول ہی ہیں۔ یہہ سب محض خیالی باتیں ہیں پر ان خیالی باتوں کو عمل میں لانے کے لئے جو کل کریا وغیرہ کی جاتی وہ بیشک خیالی نہیں۔ سو ان رسومات سے اور کچھ کرامت حاصل ہو اور نہ ہو سادھنے والوں کی نفس پرستی تو بخوبی ہوتی ہی +

پوجا دو۲ طرح کی ہوتی ہی۔ ظاہری جس کو بہر جاگ کہتے ہیں اور باطنی جسے انتر جاگ کہتے ہیں۔ جس پوجا میں پھول پتے وغیرہ ظاہری چیزیں استعمال کی جاتی ہیں وہ بہر جاگ ہی۔ مذکورہ بالا شٹ چکر بھید انتر جاگ میں شامل ہی۔ انتر جاگ والوں کے لئے تنتر میں یوں لکھا ہی۔ وہ انتر جاگی جو بھکتی کے ساتھ اپنے ہاتھ سے شراب و گوشت دیتے ہیں وہی پیارے ہیں اُن کے علاوہ اور کوئی پیارا نہیں (کھیو کلارنب تنتر)۔ پھر اُسی تنتر میں لکھا ہی۔ شراب شکتی ہی گوشت شو ہی اور اُنکا بھگت خود بھیرو ہی ان تینوں کی اکیتائی سے آنند مرو یہ موکش برپا ہوتا ہی +

چکر

بیراچاری لوگ کبھی کبھی چکر میں اکٹھے ہو کر خاص خاص سادھن کرتے ہیں۔ یہاں پر ناری چکر کا بیان اقتباس کیا جاتا ہی۔ لکھا ہی کہ ایک ایک مرد اور ایک ایک عورت جوڑے جوڑے ہو کر اُس دائرہ میں بیٹھ جاویں۔ اُس وقت مرد کو بھیرو اور عورت کو بھیروی سمجھنا چاہئے۔ چکر کے بیچ و بیچ ایک عورت کو رکھتے اور اُس کو کالی دیوی تصور کر کے شراب اور گوشت وغیرہ سے اُس کی پوجا کرتے ہیں۔ اُس عورت کو کل ناری کہتے ہیں۔ گپت سادھن تنتر کے پہلے پٹل میں کل ناری کا یوں بیان ہی۔ نٹی[1]۔ کاپالی[2]۔ بیسوا[3]۔ دھوبن[4]۔ نائن[5]۔ برہمنی[6]۔ شودر کی بیٹی[7]۔ گوالے کی بیٹی[8] اور مالی کی بیٹی[9]۔ ان نو قسم کی عورتوں کو کل کنیا کہتے ہیں۔ خاصکر اگر کوئی بھی عورت دوسرے آدمی سے صحبت کرے تو وہ کل ناری ہوتی ہی۔ خوبصورت جوان خوش خلق اور بھاگونتی عورت کی خلقن سے پوجا کرنی چاہئے تو ضرور سدھی حاصل ہو گی +

دیوتی تنتر میں سہ۳ قسم کی کل کنیا کا بیان ہی۔ بعض تنتر میں ان مختلف ذاتوں کی تشریح اور طرح سے کی گئی ہی مثلاً دھوبن کو سنسکرت میں رجکی کہتے ہیں۔ ادھر حیض عورت کے خون کو رج کہتے ہیں۔ سو تنتر والے تشریح کرتے ہیں کہ عورت کسی ذات کی کیوں نہ ہو اگر وہ اپنے تئیں حیض ظاہر کرے تو وہ رجکی ہی

اسی طرح گوپنی کے معنے گوالے کی بیٹی۔ ادھر گوپن لفظ کے معنے پوشیدہ ہی سو تنتر والے گوپنی سے وہ عورت سمجھتے ہیں جو اپنے تئیں گوپن کرتی ہی وغیرہ +

چکر کی کُل عورتیں کُل ناری ہیں۔ کل ناری یا کل کنیا کے اصل معنے پاک دامن عورت ہی۔ پر تنترکوں کی لُغت میں اس کے معنے اِس کے برعکس ہیں۔ کہتے ہیں کہ کل دھرم میں بیاہی پتی پتی نہیں ہی بلکہ غیر آدمی ہی کو پتی ماننا چاہئے +

اُتر تنتر میں لکھا ہی کہ پوجا کے وقت کے سوا اور وقت میں غیر مرد کو دل میں بھی جگہہ مت دو۔ پر پوجا کے وقت بیسوا کی طرح ہر ایک کی خوشی پوری کرو +

نیردتر تنتر میں لکھا ہے کہ آگم میں جس پتی کا بیان ہی سو مانند شو کے ہی۔ وہی گرو ہی۔ وہی پتی کُل ناریوں کا اصل پتی ہی۔ جس پتی سے شادی ہوئی وہ پتی پتی نہیں ہی کُل پوجا میں بیاہی پتی کو چھوڑ دینے میں کچھ عیب نہیں ہی محض ویدک کرم میں بیاہی پتی کو نہیں چھوڑنا چاہئے +

اب بیچ والی کُل کنیا جو کالی مائی تصور کی گئی اُس کی پوجا کے بعد منتر سے شراب کو شدھ کر کے پینے کا حکم ہی ان منتروں کو یہاں پر اقتباس کرنے کی ضرورت نہیں ہی۔ پر ان توشنی تنتر میں لکھا ہی کہ جب تک نظر ڈگمگانے نہ لگے اور دل ٹمٹلانے نہ لگے تب تک پیو +

کلارنبت تنتر میں لکھا ہی۔ سادھنے والا جو کل بھیرو کی مانند ہو شراب پیکر سنوتر پڑھے اور اور کُل ناری کی صحبت کرتا ہوا اُکل کریہ کرتا رہے +

اِس کے بعد چکر کے مرد و عورتیں اِسقدر خوشی کے جوش میں آجاتے ہیں کہ اُسوقت اُن کو کچھ بھی ہوش اور لحاظ نہیں رہتا ہی۔ اُس وقت اُنکی جو کاروائی ہوتی ہی اُن کو چکر کے باہر ظاہر کرنا منع ہی۔ بلکہ لوگوں میں جیسا اور لوگ رہتے ہیں اُسی طرح رہنے کا حکم ہی +

علاوہ ان چکروں کے تنتر میں لتا سادھن وغیرہ چند معلات کا بیان ہی جو اِن سے بھی گھنونے ہیں لتا سادھن میں ایک عورت کو دیوی تصور کر کے شراب وغیرہ سے اُس کو پوجتے ہیں۔ پھر اُس کے بدن کے ہر عضو پر منتر پڑھتے اور اپنے اور اُس کے خاص خاص عضو کی پوجا کرتے اور بعد کو دونوں خاص معملات میں مشغول ہوتے ہیں جس میں نہایت زیادتی دکھائی جاتی ہی۔ ہم کہانتک اِن گھنونی باتوں کا بیان کریں پر جبتک اِن باتوں کو ظاہر نہ کریں تب تک یہہ تنترک مذہب مانند ایک پوشیدہ پھوڑے کے اہلِ ہنود کی اخلاقی صحت بگاڑتا رہیگا اور وہ اپنے شاستروں پر بہت فخر کرتے رہیں گے اور بائبل کی صحت بخش تعلیم کو قبول نہ کریں گے۔ لہذا ہم بطور طبیب کے ان مضامین کے ذریعہ سے

اُس پوشیدہ بھوڑے پر تنتر چلانا چاہتے ہیں - تاکہ ہماری پیاری قوم اِس
بیہودگی کی پیروی سے آزاد ہو کر جس صحت و زندگی بخش نجات کے ہم پیرو
ہوئے اُس کی پیروی کریں +

شب سادھن

علاوہ اِن عورتوں کے معملات کے تنتر میں اور بھی طرح
طرح کے سادھن ہیں - بعض سادھن ایسے بھی ہیں کہ
جن میں انسان کی قربانی وغیرہ بھی روا ہی - خیر یہاں پر ایک اور سادھن کا
تھوڑا سا بیان کرنا ہی جسے لوگ شب سادھن کہتے ہیں +
لفظ شب کے معنے لاش - عام لوگوں میں کہاوت ہی کہ بعض سادھنے والا
مردے پر بیٹھکر منتر جپتا ہی اُس وقت بھوت پریت وغیرہ اُس کو بہت ڈراتے
ہیں - اگر اُن سے نہ ڈرے تو اُس کے منتر سے اُس کے نیچے کا مردہ رفتہ رفتہ
جی اُٹھتا ہی - اگر وہ مردے کو اُٹھتے دیکھکر نہ گھبراوے تو وہ اپنے سادھن میں
سدھ ہو جاتا ہی - پر اگر وہ ڈر جاوے تو فوراً وہ مردہ اُس پر حملہ کر کے اُس کو
مار ڈالتا ہی +
خیر شب سادھن سے مردہ جئے یا نہ جئے - تنتر میں شب سادھن کا بیان
پایا جاتا ہی - پر اِس امر کا بیان ایسا ہی کہ اِس کے سادھنے کے لئے سامان

کا مہیا ہونا نہایت دشوار ہی - سو نہ ایسے سامان ہونگے اور نہ کوئی شب سادھن
ہی کرے گا +
شب سادھن بیر اچاریوں کا سادھن ہی - اشٹمی یا چتردشی تھی یا کرشن
پکش کا منگل بار شب سادھن کے قابل دن ہی - خالی گھر میں یا ندی کے کنارے
پر یا پہاڑ میں یا کوئی ایکانت جگہہ پر یا بیل کے درخت کے نیچے یا مسان میں
یا مسان کے قریب کسی جنگل میں شب سادھن کے لایق جگہہ ہی - سادھنے
والا دو پہر رات کے وقت شراب وغیرہ سامان لیکر سادھن کی جگہہ حاضر ہوتا
ہی - وہاں پہلے گرو گنیش - جوگنی وغیرہ کی پوجا کر کے شب کو لاتا ہی - شب کیسا
ہونا چاہئے اُسکا بھی بیان ہی یعنے اگر کوئی خوبصورت پہلوان جوان ذات کا
چنڈال ہو اور لاٹھی یا سولی یا خنجر سے یا بجلی کے گرنے یا سانپ کے کاٹنے
یا کسی طرح کے غم سے یا پانی کے ڈوبنے سے یا لڑائی سے بھاگتے وقت کسی
کے ہاتھ سے اُس کی موت ہوئی ہو تو اُسی کی لاش شب سادھن کے لئے
لانا چاہئے - ایسا شب کو لاکر پہلے اُسکی پوجا کرنی پڑتی بعد کو اُس شب کے
پیٹھ پر چندن کا لیپ کر کے اُس پر کمبل بچھانا پڑتا - اُس کے بعد ڈاین -
جوگنی وغیرہ بھوت پریت چڑیلوں کی پوجا کر کے سادھنے والا شب پر

چڑھ بیٹھتا ہی اور منتر جپتا ہی۔ اسوقت اُسکو ہمت دلانے کے لئے ایک شخص ہوتا ہی جسے اُتر سادھک کہتے ہیں۔ اُتر سادھک کچھ فاصلہ پر بیٹھ کر ما بھئے ما بھئے یعنے مت ڈر مت ڈر کرکے آواز دیتا رہتا ہی۔ پر سنا گیا کہ ہمت دلانے کی عیوض میں کبھی کبھی اُتر سادھک آپ ہی بھاگ جاتا ہی اور سادھنے والا خوف کے مارے یا تو وہاں ہی مرجاتا یا عمر بھر کے لئے پاگل ہوجاتا ہی۔

شیاما رہسیا میں جو شب سادھن کا بیان ہی وہ نہایت خوفناک ہی۔ مثلاً ہاتھ میں مالا گلے میں منڈ مالا اُسی کے (یعنے جس کے یا جن کے سر کاٹکر گلے میں پہنا گیا) لہو کا تلک دھارن کرکے اور اُسی مردے کی راکھ لیکر بدن پر ملکے سادھنے والا مسان میں بیٹھکر بار بار جپتا رہے تو سرب سدھی پراپت ہوگا گلے میں انسان کے سروں کا ہار پہننا انسان کے لہو سے تلک لگانا اور اُسی حالت میں اندھیری رات کو ایک مردے پر مسان میں بیٹھنا وغیرہ باتیں کیا خوفناک نہیں ہیں؟ پھر لکھا ہی کہ مہا اشٹمی اور نومی دونوں تتھیوں کے میل کے وقت گاؤں سے باہر بکرے بھینس اور بھیڑ کی لاشوں کو اور انسان کے بے سر دھڑ کے ساتھ بتی جلا کر اُن دھڑوں اور اُن کے سروں کو چاروں طرف بکھرا کر اور بیچ میں ایک سر کٹا دھڑ رکھکر اُس پر چڑھ جانا چاہئے اور اُسوقت گندھرب روپ دھارن کرکے اور

آنکھوں میں انجن لگا کر منتر جپنا چاہئے تو سرب سدھی پراپت ہوگا۔

کنچلیا پنتھی

وشنیوں کی طرح یا شیو سنیاسیوں کی طرح شاکتوں کے بہت پنتھ نہیں ہیں۔ شاید اِسکا سبب یہہ ہوگا کہ اُنکی کاروائیاں پوشیدگی میں کرتے ہیں۔ خیر تو بھی کہیں کہیں اِن کے ایک دو خاص پنتھوں کی خبر ملتی ہی۔ سنا گیا کہ جے پور اور جودھپور وغیرہ راجواڑے کی کئی جگہوں میں کنچلیا پنتھی نام ایک سمپردائے ہی اُنکی طور وطریق بہت کچھ باما چاریوں کی مانند ہیں۔ ان کے گرو کو چکریشور کہتے ہیں۔ ہر ایک گرو کا ایک کوتوال اور ایک کوتوال ثانی اور چند چیلے ہوتے ہیں۔ یہہ رات کو کُلاچاریوں کی طرح چکر کرتے ہیں۔ چکر کے لئے کوئی خاص مقرری جگہہ نہیں ہی۔ جب جہاں موقع لگے وہاں چکر کیا جاتا ہی پہلے گرو کا آسن رکھا جاتا پھر اُس کی دہنی طرف کوتوال اور کوتوال کی دہنی طرف کوتوال ثانی کے آسن رکھے جاتے ہیں ان کے سامنے شراب سے بھرا ہوا ایک پیالا اور کوئی بڑا برتن رکھتے ہیں اور وہاں پر ایک خالی گھڑا بھی ہوتا ہی۔ گرو کی بائیں طرف سے لیکر کوتوال کے دہنی طرف تک ایک دائرہ ہوتا ہی اور اُس دائرے میں جوڑے جوڑے بیٹھنے کے قابل آسن رکھے جاتے ہیں۔ معین وقت پر چکریشور کوتوال اور کوتوال ثانی اپنے اپنے آسن پر بیٹھ جاتے

ہیں۔ اُسوقت عورتیں اپنی اپنی کنچولیا اُتار دیتیں جنہیں اکٹھی کر کے کوئی چیلہ
مذکورہ بالا خالی گھڑے میں ڈال دیتا ہی۔ اِس کے بعد کوتوال اپنے سامنے کے
پی پے سے ایک گلاس شراب بھر لیتا ہی اور چکر لیشور مردوں میں سے کسی کو بلاتا
ہے۔ وہ اگر اُس کے بائیں طرف کے آسن پر بیٹھ جاتا ہی۔ اُس کے بیٹھنے کے
بعد کوتوال ثانی گھڑے میں سے ایک کنچولی اُٹھا لیتا ہی تب جس عورت کی وہ
کنچلی ہی اُس کو آنا پڑتا ہی چاہے وہ کسی کی جورو کیوں نہ ہو۔ تب کوتوال ثانی
اُس کی کنچلی اُس کو دیتا ہی اور کوتوال مذکورہ بالا شراب کا گلاس بھی اُسی کو
عنایت کرتا ہی اپنی کنچلی اور شراب کا گلاس لیکر وہ عورت مذکورہ بالا مرد کے
بائیں طرف جا بیٹھتی ہی اسی طرح بذریعہ کنچلیوں کے تمام آسن پر مرد وعورت
جوڑے جوڑے بیٹھ جاتے ہیں۔ اِس حالت میں جسکو جو عورت ملتی ہی
اُسوقت کے لئے وہی اُس کی جورو سمجھی جاتی ہی اور اُسی کے ساتھ شراب
پینا اور اور اور باتیں وقوع میں لانا پڑتا ہی۔ مذکورہ بالا کنچلیوں کی وجہہ سے
اس سمپردائے کا نام کنچولیا پنتھی ہی +

گراری یہہ لوگ دیوی کی کالی چمنڈ اچھمستا وغیرہ ڈراؤنی صورتوں
کے پرستار ہیں۔ یہہ لوگ پہلے زمانے کے کاپالک اور اگھور گھنٹہ کی مانند ہیں

اگھور گھنٹے کا بیاں اگھوری کے بیان میں دیکھو۔ کاپالک کی بابت شنکر بجے میں لکھا ہی کہ اُسکے
بدن پر چتا کی راکھ چڑھائی ہوئی ہی گلے میں انسان کی کھوپڑیوں کی مالا ہی پیشانی
پر کاجل سے لکیریں کھینچی ہوئی ہیں تمام بال جٹا بن گئے کمر میں شیر کی کھال پہنا ہوا
بائیں ہاتھ میں کھوپڑی اور دہنے ہاتھ میں ایک گھنٹہ ہے اور بار بار شمبھو۔ بھیرو
کالیش نام جپ کرتا رہتا ہی۔ پربودھ چندرودے ناٹک میں کاپالک کہتا ہی۔
کہ ہم مغز اور چربی سے تر کئے ہوئے مہاماس سے آگ میں ہوم کرتے ہیں
اور برہمن کی کھوپڑی میں شراب رکھکر اُسے پیکر پارنا کرتے ہیں اور ابھی تازہ
تازہ کاٹے ہوئے انسان کی گردن سے جو لہو کے دھار بہہ رہے ہیں اُس
زبلی سے مہا بھیرو کی پوجا کرتے ہیں۔ اِن دنوں میں کاپالک وغیرہ غائب
ہو گئے ہیں کیونکہ سرکاری قانون کے مطابق انسان کی قربانی منع ہی معلوم
ہوتا ہی کہ گراری بھی اب موجود نہیں کیونکہ اُن کو بھی زبلی چڑھانی پڑتی تھی۔
اِن دنوں میں چند ایسے لوگ نظر آتے ہیں جو اکثر کمینے قوم میں سے ہوتے
ہیں جو بھیک پانے کی خاطر اپنے بدن کو چھری وغیرہ سے چھیدتے ہیں۔
بالو ہے کے کیلوں پر لیٹتے ہیں یا اسی طرح اور حرکات کرتے ہیں۔ شاید یہی
لوگ اب گراریوں میں سے رہ گئے ہیں بنگال میں چڑک پوجا کے ایام میں جنہے

ایسے لوگ دیکھے جو اپنے پہلوؤں کو چھید کر اُس میں رسّی پرو کر ناچتے تھے - پہلے دنوں میں پیٹھ چھید کر اُس میں لوہے کے کانٹے پروتے تھے اور اُنہیں ایک اونچی چرخی پر لٹکا کر چکر دیتے تھے - جس کے سبب سے بہت لوگ مارے جاتے تھے - اب سرکاری قانون سے پیٹھ چھیدنے کی بھی ممانعت ہو گئی - ان دنوں میں پیٹھ چھیدنے کے عیوض میں پیٹھ میں کپڑا البیٹ لیتے ہیں +

بھیروی اور بھیرؤ

وہ شاکت سنیاسن جو بھگوا کپڑے پہنتیں بھبوت لگاتیں رُدراکش دھارن کرتیں پیشانی پر سندور ملتیں اور ہاتھ میں ترشول لیکر پھرتی ہیں اُن کو بھیروی کہتے ہیں - یہہ لوگ شراب گوشت وغیرہ پنچ تت کا اِستعمال رکھتیں اور ساور کلاچار کے طریق پر اور سادھن بھی کرتی ہیں - اِن کے ساتھ اِنہیں کی مانند بھیرؤ بھی ہوتے ہیں - اِن کے چکر کو بھیروی چکر کہتے ہیں جس میں یہہ برہمچاری مردوں کے ساتھ بیٹھکر گُھل کر یہہ میں مشغول ہوتی ہیں بھیروی چکر میں ذات پانت کا کچھ امتیاز نہیں - چنانچہ لکھا ہے کہ بھیروی چکر میں رہتے وقت تمام ذات برہمنوں سے بڑھکر ہے پر بھیروی چکر سے جدا ہو کر ہر ذات علیحدہ علیحدہ ہے +

سیتلا پنڈت

سیتلا کو بھی شیو کی شکتی سمجھتے ہیں - سیتلا چیچک

پھوڑے پھنسی وغیرہ کی دیوی ہے - سو ہندو لوگ اُس سے بہت ڈرتے ہیں خاص اس سبب سے کہ کہیں سیتلا مائی ناراض ہو کر چیچک نہ بھیج دیں - پہلے دنوں میں چیچک کے لئے ٹیکا لگانے کے وقت پر سیتلا کی پوجا ہوتی تھی - اب تو ٹیکا لگانے والے سرکار کی طرف سے بھیجے جاتے ہیں - سو سیتلا کی قدر اب بہت گھٹ گئی - خیر سیتلا کا منتر اوم این کلیں رہیں ہے - بعض رذیل قوم کے لوگ سیتلا کو ایک ہانڈی میں بیٹھا کر بھیک مانگتے پھرتے ہیں انہیں کو سیتلا پنڈت کہتے ہیں - یہہ آپ ہی اپنی دیوی کی پوجا کرتے اور کسی پروہت یا برہمن کے حاجتمند نہیں ہوتے ہیں - اِن کا شمار نہایت تھوڑا ہے +

شاکت سمپرائے تمام شد

سوٗرہ سمپردائے

سورج کے پرستاروں کو سوٗرہ یا سوریت کہتے ہیں۔ سورج قدیم اریا قوم کا ایک مشہور معبود ہے (دیکھو مصنف کا رسالہ رشیوں کا آبائی وطن از مصرف) آریہ قوم بلکہ اور اور قوموں میں بھی سورج کی پرستش مروج تھی۔ قدیم مصری لوگ سورج کو پوجتے تھے اور مصر کے بادشاہ اپنے تئیں سورج بنسی قرار دیتے تھے بابل کے مشہور بعل دیوتا کو بعض سورج تصور کرتے ہیں۔ فنیکیہ کا معبود مالک بھی سورج دیوتا تھا جس کے پیٹ میں ایک بڑا تنور ہوتا تھا جس میں معصوم بچے ڈالے جاتے تھے۔ ہندوستان میں سورج کا ایک مشہور تیوہار اترائن یا مکر سنکرانتی ہے اسی موقع پر بنگالی عورتیں گنگا۔ ساگر میں اپنے معصوم بچوں کو ڈال دیتی تھیں۔ برہمن لوگ ہر صبح اشنان کے بعد سورج کے نام پر منتر پڑھ کے سر جھکاتے ہیں مشہور گائتری منتر بھی سورج ہی کے نام پر ہے وید میں سورج ایک مشہور دیوتا ہے +

ان دنوں میں وشنو۔ شِو اور شِو کی شکتی اِن تینوں معبودوں کے بہت بڑھ جانے سے اہل ہنود کے باقی دیوتا بہت مدھم پڑ گئے۔ اگرچہ وید

میں وشنو سورج دیوتا ہے تاہم موجودہ ہندو مذہب میں وشنو سورج سے ایک متفرق دیوتا بن گیا ہے۔ سو اور دیوتاؤں کے ساتھ سورج کا مرتبہ بھی نہایت گھٹ گیا +

چند صدی پیشتر سوٗرہ سمپردائے ایک مشہور سمپردائے تھا اِس لئے اس سمپردائے کو اہل ہنود کے مشہور سمپردائیوں میں شمار کیا پر ان دنوں میں سوٗرہ سمپردائے کے لوگ عموماً نظر نہیں آتے ہیں۔ موجودہ سوٗرہ لوگ گلے میں بلّور کی مالا پہنتے ہیں پیشانی پر لال چندن سے تلک کھینچتے ہیں یہہ لوگ ہر اتوار اور سنکرانتی کے دن بغیر نمک کے محض ایک دفعہ بھوجن کرتے ہیں۔ یہہ لوگ جبتک سورج نہ دیکھیں تب تک نہ کچھ کھاتے اور نہ پانی تک پیتے ہیں۔ سو برسات کے موسم میں جن دنوں میں سورج نظر نہیں آتا اِن کو بھوکا پیاسا رہنا پڑتا ہے +

گانپتیہ سمپردائے

گنپتی یا گنیش دیوتا کے پرستاروں کو گانپتیہ یا گانپت کہتے ہیں

جہاں کہیں دیوتاؤں کی پوجا ہوتی ہی وہاں پہلے گنیش کی پوجا ہوتی ہی۔ ہندو لوگ جب کوئی خط یا کتاب لکھتے تو پہلے سری گنیشائی نمہ لکھکر شروع کرتے ہیں۔ اِن دنوں میں انگریزی طریق کے بہت زور ہونے سے سری گنیشائی نمہ بھی عنقریب معدوم ہونے پر ہی کسی زمانے میں گنیش دیوتا کے نام سے بھی ایک سمپردائے قائم تھا اور اسلئے یہہ بھی مشہور سمپردایوں میں گردانا گیا۔ پر اِن دنوں میں اسکا محض نام ہی نام رہ گیا۔ گنیش دیوتا کی مورت بیشک بہت جگہہ نظر آتی ہی۔ پر اُس کے پرستاروں کا کوئی خاص سمپردائے تو دیکھنے میں نہیں آتا +

سمپردائے تمام شد